یارب العالمین	**تعارفِ قرآنِ حکیم ۔ زندگی گذا رنے کے قطعی رہنما اصول ، قواعد و ضوابط نصائح ، وصایا ، گذارشات**	یا حی یا قیوم

تعارفِ قرآن بزبانِ قرآن

میرا (البلوشی) کا دعوٰی بلکہ عقیدہ وایمان ہے ۔کہ! انسان کی بہترین زندگی کا کل دارومدار فقط قرآنی تعلیمات اور سنتِ نبویہ ؐ میں مضمر ہے ۔

اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور رحمتِ کاملہ سے مَیں اپنی ذات کے لئے ،اپنی ازواج واولاد ،اعزاء واقربا ،احباب ورفقاء ،معتقدین ومحبین کے لئے چند قرآنی آیات کواس کتاب ''اسرارِ محبوب کامل'' کی زینت بنانے کا شرف اوراعزاز حاصل کررہا ہوں ۔چونکہ ہم پرلازم ہے ۔کہ! ((**اتبعوا ما انزل اللہ** ۔جواللہ تعالیٰ نے اُتارا ۔) کی لازمی اتباع کریں ۔ **وذکر فان الذکری تنفع المؤ منین** ۔اورنصیحت کریں ۔یقیناً نصیحت نفع پہنچاتی ہےمومنوں کو ۔ (القرآن) **ذٰلک الکتاب لا ریب ج فیہ ج ھدی للمتقین** ۔یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی قرآنِ مجید) ہے ۔اس میں قطعاً کوئی شک نہیں ۔اس (کتاب یعنی قرآنِ حکیم) میں ہدایت ہے متقین (پرہیزگاروں) کے لئے ۔(سورہ البقرہ) قرآنِ حکیم سے ہدایت نہ پانے کی ایک بڑی وجہ عدم تقوٰی ہی ہے ۔ (اسی طرح سے قرآنِ حکیم میں آیا ہے ۔کہ!) **اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا کَبِیْرًا لا** ۔یقیناً ! یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے ۔جوسب سے سیدھا ہے ۔اورجومؤمنین اس (قرآن حکیم) پرایمان لاکرنیک اعمال کرتے ہیں ۔ان کو (یہی قرآن) خوشخبری دیتا ہے ۔کہ! ان کے لئے بڑا (عظیم) اجر ہے ۔(سورہ الاسراء ۔آیت نمبر 09) **ان الذین لا یؤ منون باٰیت اللہ لا یھدیھم اللہ و لھم عذاب الیم** ۔جولوگ اللہ تعالیٰ کی (نازل کردہ) آیات پرایمان نہیں رکھتے ۔انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی بھی نہیں ہوتی ۔اوران کے لئے المناک عذاب (تیار) ہیں ۔ **ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** ۔اگرتم (واقعتاً) اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو ۔تو میری اطاعت (یعنی سنتِ نبویہ ﷺ پرعمل) کرو ۔(کیونکہ) اگرتم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو ۔تو میری اتباع کرو ۔(کیونکہ میری اتباع کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا ۔ان شاء اللہ) **یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنو بکم واللہ غفور رحیم** ۔(تو) اللہ تعالیٰ خودبھی تم سے محبت کرے گا ۔(بلکہ) تمہارے گناہ بھی معاف کرے گا ۔(کیونکہ) اللہ تعالیٰ بہت ہی بخشش والا ہے ۔(**من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** ۔جس نے حضرت نبی مکرم ﷺ کی اطاعت (فرمانبرداری) کی ۔توبے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی) اور چند اپنی ذاتی آراء سے چندنصائح ،وصایا اوراحکاماتِ الٰہیہ تحریرکرکے رب متعال سے ثوابِ دارین اورسعادت ابدی حاصل کرنے کا متمنی وملتجی ہوں ۔((اسی طرح سے قرآنِ حکیم میں آیا ہے ۔کہ!) **و کل شیء فصلنا ہ تفصیلا** ۔(ترجمہ) اورہم نے ہرشئے کو (قرآنِ پاک میں) پوری تفصیل کے ساتھ واضح کردیا ہے ۔(سورہ بنی اسرائیل ۔12) جس میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت بڑا اجر اورحضرت رسولِ مکرم ﷺ کی خوشی ہے ۔(کیونکہ بمطابق حدیث) نیکی کی راہ دکھانے والا ایسا ہی ہے ۔جیسے اِس نے (خود) نیکی کی ۔اللہ تعالیٰ کے حق وسچ کلام یعنی قرآنِ حکیم کے مطابق (کیونکہ **ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذب** ۔اس سے بڑھ کرظالم کون ہوگا ۔جواللہ تعالیٰ پرجھوٹ باندھے) (قرآن میں ہے) **اجیبوا دا عی اللہ** ۔(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے منادی کی بات پرلبیک کہو ۔(بمطابق قرآنِ حکیم) **تنزیل الکتٰب لا ریب فیہ من رب العا لمین** ۔(سورہ سجدہ ۔آیت نمبر **02**) اس کتاب (یعنی قرآنِ کریم) کی تنزیل (نزول) بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ۔(بمطابق قرآنِ حکیم) **ھذا بیان للناس وھدی و موعظۃ للمتقین** ۔(سورہ آلِ عمران ۔آیت نمبر **138**) یہ کلام (یعنی قرآنِ کریم) عام لوگوں کے لئے تو (محض ایک) بیان ہے ۔اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ونصیحت ہے ۔(بقولِ قرآن) **ھذا بصآئر للناس وھدی و رحمۃ لقوم یو قنون** ۔یہ قرآنِ حکیم لوگوں کے لئے بصیرت کے بیانات کا مجموعہ ہے ۔اورجولوگ یقیین رکھیں ۔ان کے لئے منزل مقصودتک پہنچانے کا ذریعہ اورسراپارحمت ہے ۔(سورہ جاثیہ ۔آیت نمبر 20) اورجگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔کہ! **یبین اللہ لکم ان تضلوا** ۔اللہ تعالیٰ آپ کے لئے احکامات کی وضاحت کرتا ہے ۔تاکہ تم گمراہ نہ ہوجاؤ ۔(سورہ نساء ۔آیت نمبر 176) اورجگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔کہ! **و انہ لھدی و رحمۃ للمؤ منین** ۔اوریقیناً (یہی قرآنِ حکیم) مومنوں کے لئے ہدایت اوررحمت ہے ۔ **و ذکر فان الذکری تنفع المؤ منین** ۔ اورنصیحت کرتے رہو ۔کہ! نصیحت مومنوں کونفع فراہم کرتی ہے ۔ (یادرہے ۔کہ! سب سے پیاری اوراعلیٰ درجہ کی نصیحت قرآن ہی ہے) **و لقد صر فنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل ز فا بی اکثر الناس الا کفورا** ۔ اورہم نے تواس قرآن میں لوگوں لے سمجھنے کے لئے طرح طرح کی مثالیں (علم وحکمت کے کثیر بیانات) بیان کی ہیں ۔مگر (پھربھی) اکثر لوگ بازنہیں آتے (سورہ اسرائیل ۔آیت نمبر 89) (بمطابق قرآنِ حکیم) **کتٰب انزل الیک فلا یکن فی صدرک حرج منہ لتنذر بہ و ذکرٰی للمؤ منین** ۔(سورہ اعراف ۔آیت نمبر **02**) (اے پیغمبر ﷺ !) یہ کتاب ہے ۔جوتم پراس لئے اتاری گئی ہے ۔کہ تم اس کے ذریعے لوگوں کوہوشیارکرو ۔لہذا اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے دل میں کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیئے ۔اورمومنین کے لئے یہ (قرآنِ حکیم اوراس میں موجودتمام باتیں) ایک نصیحت کا پیغام ہے ۔ **و نزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیء و ھدی و رحمۃ و بشرٰی للمسلمین** ۔اورہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے ۔جس کے اندرہرچیز کا شافی بیان اورہدایت ،رحمت وخوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے ۔ **و اتل ما اوحی الیک من کتاب ربک ۔لا مبدل لکلمٰتہ ۔ولن تجد من دو نہ ملتحدا** o (سورہ کہف ۔ **27**) تیری جانب جوتیرے رب کی کتاب (قرآنِ مجید) وحی کی گئی ہے اسے پڑھتے رہیں ۔اِس کی باتوں کوکوئی بدلنے والانہیں ۔آپ اِس کے سواہرگز ہرگز کوئی پناہ کی

جگہ نہ پائیں گے۔(قرآن میں ہے۔کہ!) ھو للذین اٰمنوا ھدی و شفآء ۔یہ تو ایمان والوں کے لئے ہدایت وشفاء ہے۔(سورہ حم السجدہ۔44) قل لئن ا جتمعت ا لا نس و ا لجن علی ان یا توا بمثل ھذا ا لقرآن لا یا تون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیر ا ۔کہہ دیجئے۔کہ! اگر تمام انسان اورکل جنات مل کراس قرآن کے مثل لانا چاہیں۔تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے۔گو وہ(آپس میں) ایک دوسرے کے معاون بھی بن جائیں۔(قرآنِ حکیم میں آیا ہے) و ما یعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السمآء ولا اصغر من ذٰلک ولا اکبر الا فی کتٰب مبین o (سورہ کہف، آیت نمبر۔61) ترجمہ:اور آپ کے رب سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی غائب (چھپی ہوئی) نہیں، نہ زمین میں نہ آسمان میں۔اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی اور نہ کوئی چیز بڑی،مگر یہ سب (کچھ) کتابِ مبین میں موجود ہے۔(سورہ کہف، آیت نمبر۔61) ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ و کل شیء فصلنا ہ تفصیلا ۔(ترجمہ) اور ہم نے ہر شئے کو(قرآنِ پاک میں) پوری تفصیل کے ساتھ واضح کر دیا ہے۔(سورہ بنی اسرائیل۔12) و لا ر طب و لا یا بس ا لافی کتاب مبین ۔(ترجمہ) روشن کتاب (یعنی قرآنِ حکیم) میں ہر تر وخشک شئے کولکھ دیا گیا۔ ا ن ا لذین یکتمون ما انزلنا من ا لبینٰت وا لھدٰی من م بعد ما بینہ للناس فی ا لکتاب لا اولئک یلعنھم ا للہ و یلعنھم ا للعنون o لا ا لذین تا بوا اصلحوا و بینوا فاولئک اتوب علیھم ج وانا ا لتواب ا لر حیم o ۔(ترجمہ) یقیناً! وہ لوگ جو ہماری نازل کردہ حکموں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں۔باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں۔ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں۔اور اصلاح کرلیں۔اور بیان کردیں۔تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں۔اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر 160 - 159) ھٰذَا بیان للناس و ھدی و موعظۃ للمتقین o عام لوگوں کے لئے تو یہ بیان (یعنی یہ صِرف قرآنِ) ہے۔اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔(سورہ آلِ عمران، آیت نمبر۔138) ان فی ذٰلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید o (سورہ ق۔آیت نمبر۔37) یقیناً! اس (قرآن) میں اس شخص کے لئے بڑی نصیحت کا سامان موجود ہے۔جس کے پاس دل ہو۔یا جو بغور (قرآنِ حکیم کو) سنے۔

سوال۔ قرآنِ حکیم کی آیات کا جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

جواب۔ واغرقنا الذین کذبوا بآ یتنا ط (سورہ اعراف۔آیت نمبر 64) اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔(تو ہم نے) اُن کو غرق کر دیا۔و قطعنا دابر الذین کذبوا بآ یتنا وما کانوا مؤ منین (سورہ اعراف۔آیت نمبر 72) اور ہم نے ان کی جڑ کاٹ دی۔جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔(اسی طرح قرآن میں ہے) والذین کفروا و کذبوا باٰ یتنا اولئک اصحٰب النار.ھم فیھا خٰلدون ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر 39) اور جو (جن وانس یا دیگر مخلوقات) انکار کرکے ہماری آیات کو جھٹلائیں وہ جہنمی ہیں۔اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

سوال۔ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے مطابق تخلیق انسانیت کا مقصد کیا ہے؟

جواب۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون. وما خلقھم للھو س وما خلقھم للعب ما خلقھم للا کل والشرب والنوم والنکاح ۔(ترجمہ) اورانس وجن کو ہم نے (محض) اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔انہیں ہوس،کھیل کود،کھانے پینے اور نکاح کرنے کے لئے پیدا نہیں کیا۔(ایک اور جگہ آیا ہے۔کہ!) وما امروا الا لیعبدو اللہ مخلصین لہ الدین حنفآء ۔(ترجمہ) اور انہیں یہی حکم ہوا۔کہ ہر چیز سے کنارہ کش ہوکر (فقط) اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں۔(سورہء البینہ) و ا صطنعتک لنفسی ۔میں نے تجھے (اے انسان) اپنی ذات کے لئے بنایا ہے۔میرے (البلوشی) کے خیال کے مطابق عبادت کا مفہوم درحقیقت اللہ عزوجل کے ساتھ انتہائی محبت کے ساتھ اُسی ذاتِ اقدس کی حضوری میں پہچان (معرفت) ہی اصل عبادت ہے۔

☆ (مذاہب میں سے صِرف اسلام ہی اللہ کو محبوب ہے) ان الدین عنداللہ الاسلام ۔بیشک! دین تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک (صِرف) اسلام ہی ہے۔(اسی لئے یہ حکم رحمانی ہے۔کہ) ادخلوا فی السلم کا فۃ ۔ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ۔(القرآن) اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے دین کو لے آؤ۔کیونکہ! ویکون الدین کلہ للہ ۔ اور سارا دین (ہر جگہ پر) اللہ تعالیٰ ہی کا ہوجائے۔(سورہ انفال۔39) اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ! ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھوفی الاٰ خرۃ من الخٰسرین ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 85) جو (بھی) شخص اسلام کے سوا اور (کوئی) دین تلاش کرے۔اس کا دین (اللہ تعالیٰ کے ہاں) قبول نہیں کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔(بمطابق حدیث) مسلمان وہ ہے۔جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام مسلمان محفوظ رہیں۔☆ جو مرد عمدہ طریق پر اسلام لایا۔اِس نے تمام لُغویات سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔☆ مسلمان ہوجاؤ۔تاکہ بچ جائے۔☆ حضرت سیدنا عبادہ بن صامتؓ حضرت نبی مکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔کہ! آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ! جس شخص نے گواہی دی (لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ، وان عیسی عبداللہ و رسولہ و کلمۃ القاھا الی مریم وروح منہ ، والجنۃ حق ، والنار حقہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ وحدہ لاشریک ہیں۔حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسولؐ ہیں۔اور حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ، بندے اور کلمہ ہیں۔جو اس نے حضرت مریمؑ کی طرف القاء فرمایا۔اور وہ روح اللہ ہیں۔اور جنت اور جہنم برحق ہیں۔" چاہے اس کے اعمال جیسے بھی ہوں۔(تو) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردیں گے۔(ان شاءاللہ العظیم) (بمطابق حدیث) دین اللہ یسرا ۔ اللہ تعالیٰ کا دین تو (عمل کرنے اور سمجھنے کے لئے بہت ہی) آسان ہے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

☆ (قرضدار کو مہلت دو) وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ۔اگر قرض دینے والا تنگ دَست ہو۔تو اسے کشائش کے حصول تک کی مہلت دو۔

جملہ مصائب اور فتنوں سے نجات کا واحد راستہ قرآن ہے۔ اور قرآن کی بہترین تفسیر قولِ رسول ﷺ اور سنتِ رسول ﷺ ہے۔

جیسے ترمذی اور دارمی وغیرہ نے حارث اعور کے طریق پر حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت کی ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت سید المرسلین خاتم الانبیاء ﷺ سے سنا ہے کہ! ''عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب کہ فتنے برپا ہوں گے۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! پھر ان فتنوں سے نکلنے کا کیا ذریعہ ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! کتاب اللہ (قرآن مجید) اُس میں تم سے قبل کے حالات اور تم سے بعد کی خبریں اور تمھارے مابین (موجودہ امور) کا حکم ہے۔ اور فصل (قولِ فیصل) ہے کوئی ہزل (ظرافت) نہیں جو شخص جبار اسے چھوڑ دے گا رب ذوالجلال اُس کو توڑ ڈالے گا۔ اور جو شخص قرآن پاک کے ماسوا کسی اور کتاب میں ہدایت کو تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو گمراہ کردے گا۔ قرآنِ مجید ہی اللہ تعالیٰ کی استوار رسی ہے۔ وہی ذکر حکیم اور وہی صراط مستقیم ہے۔ قرانِ مجید ہی (وہ واحد ہدایت کرنے والی) چیز ہے کہ جس کو نفسانی خواہشات لغزش میں نہیں لاسکتیں۔ اور زبانیں اس کے ساتھ ملتبس نہیں ہوسکتیں۔ علمائے کرام اُس کے علم سے آسودہ نہیں ہوا کرتے اور باوجود ادھر اُدھر بکثرت پھیرے جانے کے پرانا اور زرد نہیں ہوتا۔ اور اس کے عجائبات ختم ہونے میں نہیں آتے۔ اُس کے مطابق کہنے والا سچا اور اُس پر عمل کرنے والا مستحق اجر ہوجاتا ہے۔ اور اُس کے موافق حکم دینے والا عادل ہوتا ہے اور اُس کی جانب دعوت دینے والا راہ راست کی طرف ہدایت پاتا ہے۔ ☆ دارمی نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ! ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ اِن دونوں میں ہے اُن سب سے قرآن مجید ہی زیادہ محبوب ہے'' ☆ ایک حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔ کہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتے۔ (کہ) جو خود اللہ تعالیٰ (ہی) سے نکلی ہو۔ یعنی قرآن َ ☆ احمد اور ترمذی نے شداد بن اوس ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جو مسلمان لیٹے ہوئے کتاب اللہ کی کوئی سورہ پڑھ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر ایک فرشتہ کو محافظ مقرر کردیتا ہے اور فرشتہ کسی اذیت دینے والی چیز کو اُس کے پاس نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ جس وقت وہ مسلمان بیدار ہوتا ہے اُس وقت وہ فرشتہ بھی اپنی (اُس شخص کی حفاظت کی) خدمت سے سبکدوش ہوجاتا ہے۔'' ☆ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی حدیث سے روایت ہے۔ کہ! ''جس شخص نے قرآن پاک کو پڑھا تو بے شک اُس کے دونوں پہلوؤں کے مابین نبوت کا استدراج ہوگیا مگر فرق یہ ہے اُس پر وحی نہیں بھیجی جاتی، صاحب القرآن کو یہ بات سزاوار نہیں کہ وہ جد کلام اللہ کو اپنے جوف (پیٹ) میں رکھتے ہوئے جد (متانت کا برتاؤ) کرنے والے کے ساتھ جد کرے اور اُسے جہالت کرنے والے کے ساتھ جہالت بھی کرنی چاہیئے۔'' (حاکم) ☆ بزار نے انس ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ اُس (گھر) میں خیر و برکت بکثرت ہوا کرتی ہے اور جس گھر میں قرآنِ پاک نہیں پڑھا جاتا اُس کی خیر و برکت کم ہوجاتی ہے''۔ ☆ ابویعلیٰ اور طبرانی نے ابوہریرہ ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''قرآن مجید میں ایسی تونگری ہے۔ کہ اُس کے بعد فقر ہوتا ہی نہیں۔ اور نہ ہی اُس کے برابر کوئی اور تونگری ہے۔'' ☆ حاکم نے ابوہریرہ ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''قیامت کے دن صاحب قرآن (جب) حشر میں آئے گا تو قرآنِ پاک کہے گا اِس (قرآنِ پاک کے پڑھنے والے شخص) کو لباس آراستہ پہنا دے چنانچہ اُس کو بزرگی کا تاج پہنایا جائے گا پھر قرآنِ پاک کہے گا آپ اِس کو اور زیادہ مرتبہ عطا فرمائیں اور اِس سے راضی ہوجائیں اور خدائے ذوالجلال اُس سے راضی ہوجائے گا اور اُس کو حکم دے گا کہ ایک ورق پڑھ، اور ہر ایک آیت کے عوض اُس کی ایک نیکی بڑھائے گا۔''

جنت الفردوس تک لے کر جانے والے اعمال کون سے ہیں؟ (قرآن حکیم کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ سورہ مومنون کی آیت 1 سے 11 تک میں فرماتا ہے۔ کہ! قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن. الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ. وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّکٰوةِ فَاعِلُوْنَ. وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ. اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ. فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْعٰدُوْنَ. وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ. وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ. اُولٰٓئِکَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ. الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ. (ترجمہ) یقیناً! ایمان والے ہی مراد کو پہنچے۔ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ (یعنی نماز میں خشوع کرنے والے) اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں یا جو ان کے ہاتھ کی مِلک (یا شرعی باندیوں) ہیں۔ کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جو اِن کے سوا کچھ اور چاہے، (یعنی زنا، لواطت یا مشت زنی وغیرہا) وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھنے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ (حقیقی طور پر) وارث ہیں۔ کہ فردوس کی میراث پائیں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ **سورہ مومنون۔**

حضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! مجھ پر دس (ایسی) آیات اُتری ہیں۔ جو اِن پر جم گیا۔ وہ جنتی ہوگیا۔ (اسی طرح سے) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا۔ آنحضور ﷺ کا خلق (درحقیقت) قرآنِ حکیم ہے۔ (اور اسی طرح سے) جامع ترمذی شریف میں حضرت عمر ؓ روایت ہے۔ (حضور ﷺ) فرمایا کہ! مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئیں۔ جس نے اِن پر عمل کیا۔ (وہ) جنت میں داخل ہوجائے گا۔

نیک ، سچے اور متقی لوگ کون ھیں ؟ (قرآن حکیم کی رو شنی میں)

اللہ تعالیٰ قرآنِ حکیم میں حضرتِ انسان سے مخاطب ہے ۔کہ! **ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملکۃ والکتب والنبیین ج واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتٰمی والمسٰکین وابن السبیل لا والسائلین و فی الرقاب ج واقام الصلٰوۃ واتی الزکٰوۃ ج والموفون بعھدھم اذا عٰھدوا ج والصبرین فی الباسآء والضراء و حین الباس ط واولٰئک الذین صدقوا ط واولئک ھم المتقون** ۔(ترجمہ) اچھا شخص تو وہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اور انبیائے کرامؑ پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مساکین، مسافروں اور سائلین کو دینے والا ہو۔ غلاموں کو آزاد کرے۔ نماز کی پابندی کرے۔ زکٰوۃ کی ادائیگی کرے۔ جب وعدہ کرے۔ تو اسے پورا کرے۔ تنگ دستی، دُکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی سچے لوگ ہیں۔ اور یہی (لوگ) پرہیزگار ہیں۔

☆ سچے مومن کون لوگ ہیں؟ **انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم اٰیتہ ذادتھم ایمنا و علی ربھم یتوکلون . الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون . اولئک ھم المؤمنون حقا لھم درجت عند ربھم و مغفرۃ ورزق کریم** ۔ سچے مومن تو وہ (لوگ) ہیں۔کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔ تو ان کے دل کانپ اُٹھتے ہیں۔ اور جب انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات سنائی جائیں۔ تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ (صرف اور صرف) اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔ اور ہم نے جو مال و دولت انہیں دے رکھی ہے۔ اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں۔ جن کے لئے ان کے رب کے ہاں درجات ہیں۔ بخشش ہے۔ اور عزت کی روزی ہے۔

کن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ھے ؟ (قرآن حکیم کی رو شنی میں)

التآئبون العٰبدون الحٰمدون السآئحون الراکعون السجودن الاٰمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحٰفظون لحدوداللہ ط وبشر المؤمنین ۔(سورہ توبہ۔113) وہ ایسے ہیں۔ جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدے کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے، اور بُری باتوں سے باز رکھنے والے، اور اللہ تعالیٰ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اور ایسے مومنین کو (آپ) خوشخبری سنا دیں۔ **والعصر. ان الانسان لفی خسر. الا الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت وتوصو بالحق وتوصو بالصبر** ۔ زمانے کی قسم! انسان خسارے میں ہے۔ بجز اُن کے، جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے۔ اور آپس میں حق بات اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

☆ اور اِسی راوی نے عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''روزہ اور قرآنِ پاک ، یہ دونوں (قرآنِ مجید کے قاری اور روزہ رکھنے والے) بندہ کی شفاعت کریں گے۔'' اور پھر اِسی راوی نے ابی ذرؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''تُم لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس شئے سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہ لے جاؤ گے جو اُسی سے نکلی ہو، اور اُس سے مُراد قرآنِ پاک ہے۔''

☆ کیا (قرآن حکیم کے مطابق) قرآنِ حکیم بہت مشکل اور فہم سے بالا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؟ **ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر** ۔ اور یقیناً! ہم نے قرآن کو سمجھنے (اور نصیحت حاصل کرنے) کے لئے آسان کر دیا ہے۔ (تو) اَب کیا کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا۔ (سورہ القمر۔آیت نمبر 17)

☆ قرآنِ حکیم کو کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ کتنا پڑھا جائے ؟ **فاقرء وا ما تیسر من القرآن** ۔ پس بآسانی جتنا قرآنِ حکیم میں سے پڑھ سکو۔ (تو ضرور) پڑھ لیا کرو۔ (سورہ مزمل۔آیت نمبر 20)

☆ قرآنِ حکیم کے مطابق بات کرنے کا فلسفہ کیا ہے ؟ **یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدا** ۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور سیدھی بات کہا کرو۔ (سورہ احزاب۔70) **وقولوا لھم قولا معروفا** ۔ اور ان سے مناسب انداز (معقول و مناسب اور اچھی) بات کہا کرو۔ (سورہ النساء۔آیت نمبر 05) **فقل لھم قولا میسورا** ۔ ان سے نرمی سے بات کہہ دیا کرو۔ (سورہ الاسراء۔28)

☆ قرآنِ حکیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کن لوگوں کے ساتھ ہے ؟ کفار کے حملے کے وقت اللہ تعالیٰ کا کیا رویہ ہوتا ہے ؟ **وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوۃ واتیتم الزکوۃ وامنتم برسولی** ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یقیناً! میں تمھارے ساتھ ہوں۔ اگر (تم) نماز قائم رکھو گے۔ اور زکات دیتے رہو گے۔ اور میرے (بھیجے ہوئے تمام) رسولوںؑ پر ایمان لاؤ گے۔ (سورہ مائدہ۔آیت نمبر 12) اور جب (خدانخواستہ) کفار ظلم پر اُتر آئیں۔ یا مسلمانوں کے قتل کے درپہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے۔کہ! **لا تحزن ان اللہ معنا** ۔ غم زدہ نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے (سورہ توبہ۔آیت نمبر 40) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **قال لا تخافا اننی معکما اسمع واری** (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ڈریں مَت یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں مَیں سنتا ہوں اور مَیں دیکتا ہوں۔ **(سورہ طٰہٰ. آیت نمبر 46)** **ضمناً!** میں یہ کہتا چلوں۔کہ جب تک ہم حتمی طور پر یہ سوچیں، سمجھیں اور احساس نہ رکھیں۔کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے، ہمیں سنتا ہے اور ہمیں دیکھتا ہے۔ ہمارے اندر تقوی، توکل، راضی برضا اور کیفیتِ احسان پیدا نہیں ہوسکتے۔ اور جب تک کیفیت احسان نہ ہوگی۔ تب تک حضوری، خشوع وخضوع اور لذت بھلا کیونکر پیدا ہوسکتی ہے ؟

☆ اللہ تعالیٰ کِن بندوں کی معاونت (مدد) فرماتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد کیا نتیجہ نکلتا ہے ؟ **وھو یتولی الصلحین** ۔(سورہ اعراف۔آیت نمبر 196) اور وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) نیک بندوں کی مدد کرتا ہے۔ (اور پھر اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے۔کہ!) **ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم** ۔(یعنی کہ) اگر اللہ تعالیٰ تمھاری مدد کرے۔ تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔

☆ مسلمان ممالک کے پاس دنیا کی سب سے زیادہ دولت موجود ہے۔ پھر بھی ہم مسلمان مغلوب ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟ **وانتم الاعلون ان کنتم مؤ منین** ۔ (یعنی کہ) اور تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تم واقعی مؤمن ہو۔ (سورہ آلِ عمران) اس آیت سے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اگر ہمارے اندر ایمان باقی نہیں رہے۔ گا تو ہم کبھی بھی غالب نہیں ہو سکتے۔ چاہے۔ پوری دنیا کی دولت، وسائل، ذرائع ہمارے پاس ہو۔

☆ (دلوں کو چین کیسے مل سکتا ہے) **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** ۔ بیشک! دلوں کا چین (صرف اور صرف) اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے میں ہے۔

☆ (اللہ تعالیٰ کسی پر بھی آزمائش ڈال سکتا ہے) **و لنبلو نکم بشیء من الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس والثمرٰت . و بشر الصّٰبرین** ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر 155) اور ہم کسی نہ کسی طرح تمھاری آزمائش ضرور کریں گے۔ دشمن کے خوف سے، بھوک و پیاس سے، مال و جان سے اور پھلوں کی کمی سے۔ (مگر جو لوگ صبر کرتے ہیں) اِن صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئیے۔ (یعنی کہ) اسی طرح سے اللہ تعالیٰ کی آزمائش پر صبر کرنے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام ہے۔ **اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم و رحمة. واولٰئک ھم المھتدون** ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر 157) اِن پر ان کے رب کی جانب سے نوازشیں اور رحمتیں ہیں۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

☆ (اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا کون) **ان اکرمکم عنداللہ اتقکم** ۔ بے شک! تم میں سے سب سے زیادہ مکرم (عزت والا) وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ (کیونکہ) **فان خیر الزاد التقوٰی** ۔ بے شک تقوٰی ہی (آخرت کی بھلائی کے لئے) بہترین زاد ہے۔ (متقی شیطان سے بھی محفوظ ہیں) **ان عبادی لیس لک علیھم سلطان** ۔ بیشک! میرے (متقی و نیک) بندوں پر تمہارا (اے شیطان) کوئی زور نہیں چلے گا۔ (لیکن) میرے خیال کے مطابق تقوٰی کے حصول میں تین سب سے بڑی رکاوٹیں یہ ہیں۔ نفس، اَنا اور عدمِ اخلاص (یعنی رِیا)

☆ (اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن کسے کہا جاتا ہے؟) **انما المؤ منون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا و جٰھدوا باموالھم و انفسھم فی سبیل اللہ ط اولٰئک ھم الصّٰدقون** ۔ (ترجمہ) مؤمن تو (درحقیقت) وہی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور رسولِ مکرم ﷺ پر ایمان لائے۔ پھر شک میں نہ پڑے۔ اور اپنی جانوں اور مال سے راہِ اللہ جہاد کریں۔ یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں (سورہ الحجرات۔ آیت نمبر 15)

☆ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے مطابق کسی سے حق بات کرنے یا کسی کو نصیحت کرنے کے متعلق کیا حکمِ ربانی : **وذکر فان الذکرٰی تنفع المؤمنین** ۔ البتہ نصیحت کرتے رہو۔ (کہ) نصیحت ایمان والوں کو نفع (فائدہ) دیتی ہے۔ (الذاریات)

☆ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے قطعًا کوئی امید مت رکھو۔ کیونکہ) **قل ارئیتم ما تدعون من دون اللہ ان ارادنی اللہ بضر ھل ھن کٰشفٰت ضرہ او ارادنی برحمة ھل ھن ممسکٰت رحمتہ o قل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون** ۔ کہہ دیجئے۔ بھلا دیکھو۔ تو سہی کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن ہستیوں (بتوں، دیویوں، مزارات والوں) کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ (تو ضرور جان لو۔ کہ) اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا (ہی) چاہے۔ تو کیا وہ (ہستیاں) اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں۔ یا پھر اگر (اللہ تعالیٰ ہی) مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے۔ تو وہ (ہستیاں) اس مہربانی کو روک سکتے ہیں۔ تو بس ان (صاف صاف) سے کہہ دیں۔ کہ میرے لئے (تو صرف اور صرف) اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ (کیونکہ) بھروسہ کرنے والے (تو صرف اسی) اللہ پر ہی بھروسہ (توکل) کرتے ہیں۔ **والذین اتخذوا من دونہ ما نعبد ھم الا لیقربونا الی اللہ زلفٰی** ۔ اور وہ لوگ کہ جنہوں نے (اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے حمایتی بنا رکھے ہیں۔ (تو وہ کہیں گے۔ کہ) ہم ان کی عبادت تو صرف اس لئے کرتے ہیں۔ کہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے اچھی طرح قریب کر دیں۔ **ویعبدون من دون اللہ مالایضرھم ولا ینفعھم ویقولون ھؤلآء شفعآء نا عنداللہ** ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں۔ جو انہیں نہ تو نقصان پہنچاتی ہیں اور نہ ہی انہیں نفع دیتی ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے شفاعت کرنے والے (سفارشی) ہیں۔ **ایاک نعبد وایاک نستعین** ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور ہم (صِرف اور صِرف) تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ (یہاں تک کہ حضور ﷺ کو بھی قطعی حکم ہوا۔ کہ) **قل انی املک لکم ضرا ولا رشدا** ۔ (آپؐ) کہہ دیجئے کہ بلا شبہ مَیں نہ تو تمہارے لئے نہ کوئی نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتا ہوں۔ اور نہ ہی کوئی بھلائی کرنے پر۔

☆ (اس وقت دنیا میں حق والی کون سی جماعت ہے ؟) **ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شیء** ۔ جن لوگوں نے اپنے دین میں بہت سے راستے (فرقے جیسے کہ دیو بندی، بریلوی، اہلحدیث، توحیدی، شیعہ وغیرہا) نکالے۔ اور متعدد ٹکڑوں میں بٹ گئے۔ ان سے آپ کو کوئی سروکار نہیں۔ (اب حق کیا ہے؟) **الحق من ربک فلا تکن من الممترین** ۔ حق (تو صرف اور صرف) وہی ہے۔ جو تمہارے رب کی طرف سے آیا ہے۔ (یعنی کتاب اللہ۔ اور کتاب اللہ کی عملی تفسیر سنتِ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہے) لہٰذا حق والی جماعت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ! **ولا تکن منکم امة یدعون الی الخیر ویا مرون بالمعروف و ینھون عن المنکر. واولٰئک ھم المفلحون** ۔ (سورہ آلِ عمران۔ 104) اور تمھارے درمیان ایک جماعت ایسی (ضرور) ہونی چاہیئے۔ جس کے افراد (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلائیں۔ نیکی کی تلقین کریں۔ اور برائی سے روکیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جو فلاح پانے والے ہیں۔ اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان یہ بھی ہے۔ کہ! **کنتم خیر امة اخرجت للناس تا مرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تؤمنون باللہ** ۔ (سورہ آلِ عمران۔ 110) تم وہ بہترین اُمت ہو۔ جو لوگوں کے فائدے کے لئے وجود میں لائی گئی ہو۔ تم نیکی کی تلقین کرتے ہو۔ برائی سے روکتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

☆ (سچے لوگ اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں) **و کونوا مع الصا دقین** ۔ اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (حق و سچ کا ساتھ دینا ہماری اخلاقی اور دینی ذمہ داری ہے)

☆ (اس فانی دُنیا میں دل مَت لگاؤ) **کل من علیھا فان** ۔زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں۔ **کل نفس ذائقة المو ت** ۔ ہر نفس (یعنی جس میں جان وزندگی موجود ہے) نے موت کا مزہ (بالآخرضرور) چکھنا ہے۔ **(کفٰی با لموت واعظا.** نصیحت (حاصل کرنے کے لئے) موت کافی ہے۔(حدیث) کیونکہ! ہم یہ جانتے ہیں۔کہ! اللہ تعالیٰ کا حکمِ قطعی قرآن میں یہ آیا ہے۔کہ! **ان الی ربک الر جعی** ۔ یقیناً لوٹنا تیرے رب ہی کی طرف ہے۔

☆ (انسان کی فطرت ہے۔کہ! وہ زن، زراورزمین سے بے حد محبت کرتا ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔کہ) **واعلموا انما اموالکم واولاد کم فتنة** ۔ اورجان لو۔تمہارے اموال (مال ودولت وجاگیرواثاثہ) اورتمہاری اولادفتنہ ہیں۔ **اعلموا انما الحیٰوة الد نیا لعب و لھو و زینة** ۔جان لوکہ! دُنیا کی زندگی (تومحض) کھیل کود، تماشااورزینت ہے۔

☆ (اللہ تعالیٰ کسی پراُس کی استطاعت یابرداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا) **لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا** ۔ اللہ تعالیٰ کسی نفس (انسان) پراس کی قوت برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ (اگرکوئی انسان کسی مصیبت یامشکل میں پھنستا ہے۔تو یہ آس کی اپنی ہی کارستانی ہوتی ہے۔کیونکہ) **وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت** ۔ تمہیں جوبھی مصیبت پہنچی ہے۔وہ تمہاری اپنی کمائی کی وجہ سے ہے۔(کیونکہ!) **ولا یظلم ربک احدا** ۔ اورآپ کارب کسی پرظلم نہیں کرتا۔ (سورہ کہف۔آیت نمبر 49)

☆ (معاف کرناایک اچھے مسلمان کی علامت ہے) **وان تعفوا اقرب للتقویٰ** ۔اورتمہارامعاف کردیناتقوٰی سے بہت قریب ہے۔ **اعفوا واصفحوا** ۔ ایک دوسرے کے ساتھ معافی اوردرگزرکامعاملہ کرو۔

☆ مؤمنین (ایمان والے) کون لوگ ہیں ؟ مومنین پراللہ تعالیٰ کے کیا کیا انعامات ہیں ؟ **ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰ خر والملئکة والکتٰب والنبیین** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمر 177) ہاں اصلی نیکی یہ ہے۔کہ! (ایمان والوں کے لئے شرائط ہیں۔کہ) وہ قیامت پر، فرشتوں پر، (آسمانی والہامی) کتب پراورپیغمبروں پرایمان لائے۔ **من اٰمن باللہ والیوم الاٰ خر والعمل صا لحا فلا خوف علیھم ولا ھم یحز نون** ۔(سورہ مائدہ۔آیت 69) جوسچے دل سے اللہ تعالیٰ اورروزِ قیامت پرایمان لائے۔اوراچھے کام کرے۔تو اسے نہ اندیشہ ہے۔اورنہ (ہی) کچھ غم۔ **من اٰمن باللہ والیوم الاٰ خر واقا مة الصّلٰوة وا تی الزکٰوة ولم یخش الا اللہ فعسٰی اولٰئک ان یکونوا من المھتد ین** ۔(سورہ توبہ۔آیت نمبر 18) جو (لوگ) اللہ تعالیٰ پراورروزِ قیامت پرایمان لاتے ہیں۔اورنمازقائم کرتے ہیں۔اورزکات دیتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کے سواکسی سے نہیں ڈرتے۔تو قریب ہے۔کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔ **واللہ ولی المؤ منین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 68) اوراللہ تعالیٰ مومنین کا کارساز (دوست) ہے۔ **وعلی اللہ فلیتو کل المؤ منون** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 122) اورمومنین کواللہ تعالیٰ ہی پربھروسہ رکھنا چاہیئے۔ **ولتھنوا ولا تحزنوا وانتم الا علون ان کنتم مؤمنین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 139) (اے مسلمانو!) تم نہ تو کمزورپڑو۔اورنہ ہی غمگین رہو۔اگرتم واقعی مومن رہو۔تو (تمام دنیا میں ہرمذہب پر صرف) تم ہی سربلندرہوگے۔ **واللہ ذو فضل علی المؤ منین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 152) اوراللہ تعالیٰ مومنین پربڑافضل کرنے والا ہے۔ **لقد من اللہ علی المؤ منین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰ یتٰہٖ ویز کیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمة. وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 164) حقیقت یہ ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ نے مومنین پربڑااحسان کیا۔کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کوتلاوت کرے۔انہیں پاک صاف بنائے۔اورانہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے۔جبکہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔ **واما الذین اٰمنوا وعملو الصّٰلحٰت فیو فیھم اجو رھم** ۔اورجوایمان لائے۔اورانہوں نے نیک کام کئے۔اللہ تعالیٰ ان کا بھرپوراجرعطافرمائے گا۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 57) **وان الذین اٰمنوا وعملو الصّٰلحٰت لھم اجرغیر ممنون** ۔(سورہ سجدہ۔) اورجوایمان لائے۔اورانہوں نے نیک کام کئے۔اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے نہ ختم ہونے والااجر ہے۔ **وان اللہ لا یضیع اجرالمؤ منین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 171) اوراللہ تعالیٰ مومنین کااجرضائع نہیں کرتا۔ **فلا تخا فوھم وخافون ان کنتم مؤ منین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 175) اگرتم سچے مومن ہو۔تو نہ ان (شیاطین اوراس کے ٹولے) سے ڈرو۔اوربس تم (اے مومنین) صرف میراخوف کیا کرو۔ **ومن یعمل من الصّٰلحٰت من ذکر او انثٰی وھو مؤ من فاولٰئک یدخلون الضنة ولا یظلمون نقیرا** ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر 124) اورجوشخص نیک کام کرے۔چاہے وہ مردہو یاعورت۔بشرطیکہ (وہ) مؤمن ہو۔تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔اورکھجورکی گٹھلی کے شگاف برابربھی ان پرظلم نہیں کیا جائے گا۔ **ا لا الذین تا بوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ فاولٰئک مع المؤ منین وسوف یؤت اللہ المؤ منین اجرا عظیما** ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر 146) البتہ جو (لوگ سچی) توبہ کرلیں۔اوراپنی اصلاح کرلیں۔اوراللہ تعالیٰ کا سہارامضبوطی سے تھام لیں گے۔اوراپنے (حق وسچ) دین کوخالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے بنالیں گے۔تو ایسے لوگ مومنین کے ساتھ شامل ہوجائیں گے۔اوراللہ تعالیٰ (یقیناً) مومنین کوضروراجرِ عظیم عطافرمائے گا۔ **قال اتقواللہ ان کنتم مؤ منین** ۔(سورہ مائدہ۔آیت نمبر 112) اوراگرتم مومن ہوتواللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ **یا یھا الذین اٰمنوا اتقواللہ وذروا ما بقی من الرِّبٰوا ان کنتم مؤ منین** ۔(سورہ مائدہ۔آیت نمبر 278) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اگرتم واقعی (سچے) مومن ہو۔تو سودکاجوبھی حصہ (کسی کے ذمے) باقی رہ گیا ہے۔اسے چھوڑدو۔ **فاٰ منوا باللہ ورسلہ . وان تؤمنوا و تتقوا فلکم اجر عظیم** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 179) لہٰذااگر (تم لوگ) اللہ تعالیٰ اوررسولوں ؑ پرایمان رکھوگے۔اور ایمان رکھوگے۔اورتقوٰی اختیارکروگے۔توزبردست ثواب کے مستحق ہوگے۔(قرآن میں ایک اورجگہ آیا ہے۔کہ!) **ا نما المؤ منون الذین اذا ذکر اللہ**

وجلت قلو بھم واذا تلیت علیھم اٰ یتہ زادتھم ایمانا و علی ربھم یتو کلون ۔(سورہ انفال۔02) مومن تو وہ لوگ ہیں۔کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے۔تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔اور جب ان کے سامنے اس (اللہ تعالیٰ کے قرآنِ حکیم) کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور ترقی دیتی ہیں۔اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔

☆ قرآنِ حکیم کی روشنی میں نیک لوگوں کے چند خصائص کا ذکر کریں۔ **اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ. وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ ص وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ . وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ. اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر134-136)

جو لوگ آسانی میں اور سختی کے موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔غصہ پینے والے اور درگزر کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں سے محبت کرتا ہے۔جب ان سے کوئی ناشائستہ فعل سرزد ہو جائے۔ یا (یہ لوگ) کوئی گناہ کر بیٹھیں۔تو فوراً اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم (رکھنے کے) کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔انہیں کا بدلہ (اجر) ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔اور جنتیں ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔(توبہ کے بہت فوائد ہیں) حضرت اغر بن یسار مزنیؓ سے روایت ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو۔کیونکہ! میں دن میں سو مرتبہ اللہ عز وجل سے توبہ کرتا ہوں۔(صحیح مسلم)

☆ اگر کوئی کسی کے لئے جھوٹ بولے یا جھوٹا بیان دے۔ یا کوئی کسی کے گناہ خود پر بھلا کیسے لے سکتا ہے۔ **الا تزر وازرۃ وزرا اُخرٰی** ۔کہ (بروزِ قیامت) کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔(سورہ النجم۔آیت نمبر62)

☆ اگر کوئی کافر اپنے کفر سے باز آ کر اسلام قبول کرلے۔تو اس کے سابقہ گناہوں کا کیا ہوگا ؟ **قل للذین کفروا ان ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف ج** (سورہ انفال۔آیت نمبر38) آپ ان کفار سے کہہ دیجئے۔کہ! اگر یہ لوگ (اسلام لے آئیں اور کفر سے) باز آ جائیں۔تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں۔سب معاف کر دیئے جائیں گے۔

☆ توبہ کرنے کے کیا کیا فوائد ہیں ؟ اور اللہ تعالیٰ کن لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے ؟ اور اللہ تعالیٰ کن لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرتا ؟

یا یھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ تو بۃ نصو حا.عسٰی ربکم ان یکفر عنکم سیاٰتکم و ید خلکم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر ۔(سورہ تحریم۔08) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی جناب میں خالص توبہ کرو۔امید ہے۔(کہ) تمہارا رب تم سے برائیوں کو دور کر دے گا۔اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کر دے گا۔جن کے دامن میں ندیاں بہتی ہیں۔(قرآن میں ہے) **انما التو بۃ علی الذین یعملون السوٓء بجھا لۃ ثم یتوبون من قریب فاولٰئک یتوب اللہ علیھم. وکان اللہ علیما حکیما** ۔(سورہ نسآء۔17) اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں۔پھر جلد اس سے باز آ جائیں۔اور توبہ کرلیں۔تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔(بمطابق قرآن حکیم) **فمن تاب من مبعد ظلمہٖ واصلح فان اللہ یتوب علیہ. ان اللہ غفور رحیم** ۔(سورہ مائدہ۔39) پھر جو شخص اپنی ظالمانہ کاروائی سے توبہ کرلے۔اور معاملات درست کرلے۔تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔(قرآن میں ہے) **ولیست التو بۃ للذین یعملون السیاٰت. حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الئٰن ولا الذین یموتون وھم کفار. اولٰئک اعتد نا لھم عذابا الیما** ۔(سورہ نسآء۔18) ان کی توبہ نہیں۔جو برائیاں کرتے چلے جائیں۔یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے۔تو کہہ دے کہ اَب میں نے توبہ کی۔اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں۔جو کفر پر ہی مرجائیں۔یہی (وہ) لوگ ہیں۔جن کے لئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔(بمطابق قرآن) **ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذٰلک لمن یشآء. ومن یشرک باللہ فقد افترٰی اثما عظیما** ۔(سورہ نساء۔48) بے شک! اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا۔اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے۔اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔(ایک انتہائی ضروری بات،کہ!) ہمارے پاس کونسی قرآنی دلیل موجود ہے۔کہ! جس سے ہمیں یہ پتہ چل سکے۔کہ! اس طرح توبہ کرنے سے ہماری توبہ ضرور قبول ہوگی۔(انشاءاللہ) **الم یعلموا ان اللہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ و یاخذ الصدقٰت وان اللہ ھو التواب الرحیم** ۔کیا وہ نہیں جانتے کہ! اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔اور وہی صدقات (وخیرات) کو قبول فرماتا ہے۔اور یہ کہ! اللہ تعالیٰ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔ (سورہ توبہ۔آیت نمبر104)

☆ توبہ کے کثیر فوائد: **الا الذین تابوا واصلحوا و بینوا فا ولٰئک اتوب علیھم. وانا التواب الر حیم** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر160) مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں۔اور (توبہ کرنے کے بعد اپنی) اصلاح کرلیں۔اور (چھپی ہوئی باتوں کو) بیان کردیں۔تو میں (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں۔اور میں (ہی صرف) توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔(بمطابق قرآن حکیم) **قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ط ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ط انہ ھو الغفور الرحیم** ۔(اے میرے حبیب ﷺ! لوگوں کو میری جانب سے) کہہ دیں۔کہ! اے

میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید (مایوس بالکل بھی) مت ہونا۔ (اور یقین رکھو۔کہ) اللہ تعالیٰ تمام (صغیرہ کبیرہ) گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ (کیونکہ! واقعتًا) وہ بڑی بخشش اور رحمت والا ہے (سورہ الزمر۔آیت نمبر 53) لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرمادیا۔کہ! ''**جمیعا**'' تو اس کا مطلب ہے۔کہ! تمام گناہ (صغیرہ وکبیرہ، دانستہ وغیر دانستہ)۔اور مایوسی تو ویسے بھی گناہ ہے۔ **ومن یقنط من رحمة ربه الا الضا لین** ۔رب تعالیٰ کی رحمت سے مایوس تو (فقط) بھکے ہوئے گمراہ لوگ ہی ہوسکتے ہیں۔(سورہ الحجر۔آیت نمبر 56) **و لا تا یئسوا من روح الله ۔ انه لا یا یئس من روح الله الا القوم الکٰفرون** ۔اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو۔یقیناً رب متعال سے ناامید وہی ہوتے ہیں۔جو کافر ہوتے ہیں۔(سورہ یوسف۔آیت نمبر۔87) (کیونکہ!) **انه لا ییاس من روح الله الا القوم الکٰفرون** ۔بے شک! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے صِرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔(اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے) **وما لکم من دون الله من ولی ولا نصیر** ۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا نہ تو تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ ہی کوئی مددگار۔(کیونکہ!) **وما کان ربک نسیا** ۔اور تیرا رب تجھے بھولنے والا نہیں۔(سورہ مریم۔آیت نمبر 64) اللہ تعالیٰ بندے کو کب بھولتا ہے۔جب! **نسو الله فنسیهم** ۔ وہ (جب مسلسل) اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔تو اللہ تعالیٰ (نے بھی کچھ مختصر عرصے کے لئے) اُنہیں بھلا دیا۔(سورہ توبہ۔آیت نمبر 67) **الا من تاب واٰمن و عمل صا لحا فاولٰئک یدخلون الجنة ولا یظلمون شیئا** ۔(سورہ مریم۔آیت نمبر **60**) مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی۔اور ایمان لائے۔اور (پھر) نیک اعمال کئے۔تو وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔اور ان پر قطعًا کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (بمطابق قرآن حکیم) **والذین عملوا السیئات ثم تابوا من م بعدها واٰمنوا ط ان ربی من م بعدها لغفور رحیم** ۔(سورہ اعراف۔آیت نمبر 153) اور جن لوگوں نے گناہ کئے۔پھر وہ ان (گناہوں) کے بعد توبہ کرلیں۔تو آپ کا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کردینے والا، رحمت کرنے والا ہے۔قرآن میں ہے۔☆ (معافی مانگنے سے اللہ تعالیٰ کا بندوں پر رحم کرنا) **لولا تستغفرون الله لعلکم ترحمون** ۔تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے۔تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔(سورہ النمل۔آیت نمبر 46) تائب شخص کو دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے خوف (قبر وجہنم) سے بچالیتا ہے۔

☆ کیا ہمیں توبہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ؟ **و توبوا الی الله جمیعا. ایه المؤ منون لعلکم تفلحون** ۔(سورہ نور۔**31**) اور تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف (آگے) توبہ کرو۔اے ایمان والو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔(یعنی جو شخص توبہ کرتا رہے گا۔وہ ضرور فلاح پائے گا۔انشاءاللہ) **(حدیث)** آنحضور نبی مکرم ﷺ ستر یا سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کیا کرتے تھے۔حالانکہ وہ ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ ومعصوم اور پاک تھے۔لیکن توبہ کا عمل چونکہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔اسی لئے حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی مزید محبوبیت وقربت کے لئے توبہ کے عمل کو اختیار کئے ہوئے تھے۔ **(حدیث)** آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔(کہ) جو شخص، استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلے۔تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ نکال دیتا ہے۔اور ہر غم و پریشانی سے اسے نجات دیتا ہے۔اور اسے ایسی جگہ سے اور اس طرح سے رزق بہم پہنچاتا ہے۔جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔(اسی ضمن میں مزید عرض ہے۔کہ!) آنحضور نبی مکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھی توبہ واستغفار کرنے کا حکم تھا۔**فسبح بحمد ربک واستغفره. انه کان توابا** ۔(سورہ نصر۔**03**) تو پھر آپ ﷺ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیئے۔اور اس سے مغفرت طلب کیجیئے۔یقیناً وہ بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے عوام الناس کو مخاطب کرتے ہوئے حکم دیا ہے۔کہ! **واستغفروا الله. ان الله غفور رحیم** ۔(سورہ بقرہ۔**199**) اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کی طلب کرتے رہو۔یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

لہٰذا ہماری ہمیشہ یہ دعا ہونی چاہیئے۔ **اللهم انی اسئلک التو بة. اللهم انی اسئلک شهوة التو بة** ۔**(ترجمہ)** یا اللہ تعالیٰ مَیں آپ سے توبہ کا سوال کرتا ہوں۔یا اللہ تعالیٰ میں تجھ سے توبہ کی خواہش کا سوال کرتا ہوں۔ (کیونکہ!) یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رہنی چاہیئے۔کہ توبہ کی توفیق بھی کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میسر ہوتی ہے۔صاحب غنیۃ الطالبین فرماتے ہیں۔کہ! توبہ (توبۃ النصوح) کرنے والے کو اللہ تعالیٰ چار (**04**) انعامات کے ساتھ نوازتا ہے۔ نمبر **01**۔تائب شخص کو گناہ سے ایسے الگ کردیتا ہے۔کہ جیسے اس نے کبھی (کوئی صغیرہ وکبیرہ) گناہ کیا ہی نہ ہو۔ **02**۔تائب شخص کو اللہ تعالیٰ اپنا (خاص الخاص) محبوب بنالیتا ہے۔ نمبر **03**۔تائب شخص پر اللہ تعالیٰ شیطانِ لعین کو مسلط نہیں ہونے دیتا۔بلکہ ہمیشہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے محبت کرتا ہے ؟ اللہ تعالیٰ کو کون سے لوگ پسند ہیں ؟ **ان الله یحب المحسنین** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر **195**) بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ **ان الله یحب التو بین و یحب المتطهر ین** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر **222**) بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔**من اوفٰی بعهده واتقٰی فان الله یحب المتقین** .(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر **76**) جو اپنا (کیا ہوا) عہد پورا کرے۔اور متقی رہے۔تو بے شک اللہ تعالیٰ متقین (پرہیزگاروں) کو پسند کرتا ہے۔**و الله یحب الصّٰبرین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر **146**) اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ **ان الله یحب المتو کلین** ۔(سورہ آلِ عمران۔**159**) بے شک اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ **ان الله یحب المقسطین** ۔(سورہ مائدہ۔**42**) بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔**ان الله یحب المتقین** ۔(سورہ توبہ۔**04**) بے شک اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ **والله یحب المتطهر ین** ۔(سورہ توبہ۔**108**) اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ **ان الله یحب الذین یقا تلون فی سبیله صفا کا نهم بنیان مرصوص** ۔(سورہ صف۔**04**) بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے۔جو اس کے راستے میں صف بنا کر لڑتے ہیں۔جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے دوست کون لوگ ہیں ؟ اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی نشانی کیا ہے ؟ **الله ولی الذین اٰمنوا یخرجهم من الظلمٰت الی**

النور. والذین کفرو اولیئھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمٰت. اولٰئک اصحٰب النار. ھم فیھا خٰلدون ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر **258**) ایمان والوں کا دوست (وکیل و مددگار) اللہ تعالیٰ خود ہے۔ وہ انہیں (ظلمت و تاریکی کے) اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے۔اور کفار کے دوست (وکیل و مددگار) شیاطین ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکال کر (ظلمت و تاریکی کے) اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ لوگ جہنمی ہیں۔ جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی نشانی یہ ہے۔کہ! **الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون.الذین اٰمنوا و کانوا یتقون** ۔(سورہ یونس۔) یاد رکھو! جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ان کو نہ کسی قسم کا کوئی خوف ہوگا۔اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (خوف کسی چیز کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے کی حالت و کیفیت ہوتی ہے۔جبکہ غم کسی واقعے کے وقوعِ پذیر ہونے کے بعد کی حالت و کیفیت کو کہا جاتا ہے۔لہذا یاد رہے۔کہ! خوف وغم سے بَری لوگ اولیاء ہیں) **فا ما یا تینکم منی ھد ی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون** ۔ جب تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے۔تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے۔ان کو نہ کوئی خوف ہوگا۔اور نہ ہی وہ لوگ غمناک ہوں گے۔ **ان ا لذین اٰمنوا و عملوا الصلحٰت و اقاموا الصلوٰۃ و اٰتو الزکوٰۃ لھم اجر ھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون** ۔ جو لوگ ایمان لائے۔اور نیک اعمال کرتے رہے۔اور زکات دیتے رہے۔تو ان کو ان کے ان نیک امور کا اَجر (صلہ) بے شک ان کے رب کریم سے ضرور ملے گا۔اور ان کے لئے نہ کوئی غم اور نہ ان کو کسی قسم کا کوئی خوف ہوگا۔**و ینجی ا للہ ا لذین ا تقوا بمفا ز تھم لا یمسھم ا لسوٓ ء ولا ھم یحزنون** ۔اور جن لوگوں نے تقوٰی اختیار کیا۔اللہ تعالیٰ ان کو نجات عطا فرما کران کو ان کی مراد تک پہنچا دے گا۔اور انہیں کسی بھی بات کا کوئی غم نہیں ہوگا۔**من اٰمن با للہ والیوم الاٰ خر وعمل صا لحا فلھم اجر ھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون** ۔ جو بھی اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان لائے گا۔اور نیک عمل کرے گا۔تو اس کا اَجر اس کے ربِّ کریم کے پاس ہے۔اور ایسے (مومنین) کے لئے کسی خوف اور غم میں مبتلا نہیں ہوں گے۔(اَب ایمان والے کون ہیں؟) **و الذین اٰ منوا اشد حبا للہ** ۔اور ایمان والے تو (اس جہاں میں) سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگ کون کون ہیں؟ **ومن یطع اللہ والرسول فأو لٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھدآء والصلحین و حسن أولٰئک ر فیقا** ۔(سورہ النساء۔**69**)۔اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ (بروزِ قیامت) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔یعنی انبیاءؑ ،صدیقین ،شہداء اور صالحین اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے۔(بمطابق قرآن) **اھدنا الصراط المستقیم.صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآ لّین** ۔(سورہ فاتحہ۔) ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ان لوگوں کی راہ پر کہ جن پر (اے اللہ تعالیٰ) آپ نے انعام کیا۔ان کی نہیں۔کہ جن پر غضب کیا گیا۔اور نہ گمراہوں کی۔

☆ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور نافرمان بندہ کون ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ کون ہیں؟ **کنت احبکم کما اطعتمو نی فلما عصیتمو نی بغضتکم** ۔ جو میری فرمانبرداری کرتا ہے۔اسے (مَیں) دوست رکھتا ہوں۔اور جو نافرمانی کرتا ہے۔اس سے نفرت کرتا ہوں۔**ا لذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکٰظمین الغیظ والعا فین عن الناس ط واللہ یحب المحسنین** ۔ جو خوشی اور غم (دونوں حالتوں میں) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔اور جو غصے کو پی جاتے ہیں۔اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ایسے نیک لوگ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔(سورہ آلِ عمران۔134)

☆ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے محبت نہیں کرتا؟ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے نفرت کا اظہار فرماتا ہے؟ **ان اللہ لا یحب المعتدین** ۔(سورہ بقرہ۔**190**) بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن)**و اللہ لا یحب الفساد** ۔(سورہ بقرہ۔**80**) اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن)**و اللہ لا یحب کل کفار اثیم** ۔(سورہ بقرہ۔**276**) اللہ تعالیٰ ناشکرے گناہ گاروں کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن)**فان اللہ لا یحب الکٰفرین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر **32**) تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن)**و اللہ لا یحب الظا لمین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر **57**) اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن) **ان اللہ لا یحب من کان مختا لا فخورا** ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر **36**) بے شک اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن) **ان اللہ لا یحب کل مختا ل فخور** ۔(سورہ لقمان۔آیت نمبر **18**) یقیناً اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن) **ان اللہ لا یحب من کان خوانا اثیما** ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر **107**) بے شک اللہ تعالیٰ کسی خیانت کرنے والے گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔**لا یحب الجھر بالسوء من القول الا من ظلم و کان اللہ سمیعا علیما** ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر **148**) اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا۔کہ کسی کی برائی اعلانیہ زبان پر لائی جائے۔مگر یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو۔اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور ہر بات کو جانتا ہے۔(بمطابق قرآن)**و اللہ لا یحب المفسدین** ۔(سورہ مائدہ۔آیت نمبر **64**) اللہ تعالیٰ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن) **انہ لا یحب المسرفین** ۔(سورہ انعام۔آیت نمبر **141**) بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن)**ان اللہ لا یحب الخا ئنین** ۔(سورہ انفال۔آیت نمبر **58**) بے شک اللہ تعالیٰ بدعہدی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن)**انہ لا یحب المستکبرین** ۔(سورہ نحل۔آیت نمبر **23**) بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن)**ان اللہ لا یحب کل خوان کفور** ۔(سورہ حج۔**38**) یقیناً اللہ تعالیٰ کسی دغاباز ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔(بمطابق قرآن) **ان اللہ لا یحب الفرحین** ۔(سورہ قصص۔**76**) بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

☆ نیکی اور نیک لوگوں کا قرآنِ حکیم نے کیسے تعارف کرایا ہے؟ **وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ج وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ لا وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا ج وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ** ۔(سورہ البقرہ ۔نمبر 177)

اصل نیکی وہ ہے ۔جو اللہ تعالیٰ پر، روزِ آخرت پر، ملائکہ پر، کتاب پر اور انبیاءؑ پر ایمان لائے ۔اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا دل پسند مال، رشتہ دار یتیموں، مساکین، مسافرین، سائلین، اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے ۔نماز قائم کرے ۔اور زکوٰۃ ادا کرے ۔اور نیک لوگ وہ ہیں ۔کہ جب عہد کریں ۔تو اسے وفا کریں ۔اور تنگی ومصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں ۔یہی لوگ (حقیقتاً) سچے اور پرہیزگار ہیں ۔

☆ (سب سے بڑے گناہ شرک سے بچو ۔کیونکہ) **انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماوٰہ النار** ۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنائے ۔اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرمادی ہے ۔اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے ۔

☆ ہمیشہ نیک امور کے حصول کی کوشش جاری رکھنی چاہیئے ۔ **لیس للانسان الا ما سعی** ۔انسان کے لئے وہی کچھ ہے ۔جس کے لئے وہ کوشاں ہے ۔(لہٰذا انسان کے اچھے عمل اور نیک اعمال ضائع نہیں ہوتے) **ان لا نضیع اجرا من احسن عملا** ۔ ہم اُن کے اجر ضائع نہیں کرتے ۔جن کے اعمال اچھے ہوں ۔(ہدایت وتقویٰ، فضل وکرم اور رحمت طلب کرنا بھی احسن عمل ہے) **والذین جاھدوا فینا لنھد ینھم سبلنا ۔وان اللہ لمع المحسنین** ۔ اور جن لوگوں نے ہماری خاطر کوشش کی ۔ہم انہیں ضرور اپنی طرف (ضرور) راستے دکھائیں گے ۔اور یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔

☆ ہم اتنے عرصے سے نمازیں پڑھ رہے ہیں ۔نیک اعمال بھی کر رہے ہیں ۔مگر ہمیں ہدایت نصیب نہیں ہو رہی ۔ **والذین جاھدوا فینا لنھد ینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین** ۔جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش (جدوجہد اور مجاہدہ) کی ۔ہم انہیں (ضرور بالضرور) اپنے (ہدایت والے) راستے دکھائیں گے ۔اور یقیناً! اللہ تعالیٰ تو نیکی کرنے والوں کے ساتھ (ہمیشہ ہوتا) ہے ۔(سورہ العنکبوت ۔آیت نمبر 69)

حدیث: جو شخص کسی کریم کا دروازہ مسلسل کھٹکھٹا تا رہے ۔بالآخر اس کے لئے دروازہ کھلے گا ۔اور وہ اندر جا سکے گا ۔

☆ توکل اور متوکل کا کیا حکم ہے؟ **وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون** ۔(سورہ مائدہ ۔11) اور مومنوں کو (صرف) اللہ تعالیٰ (ہی) پر بھروسہ کرنا چاہیئے ۔ قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ **فاذا عزمت فتوکل علی اللہ. ان اللہ یحب المتوکلین** ۔(سورہ آلِ عمران ۔159) پھر جب آپ ارادہ کرلیں (کسی امر کا) تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں ۔بے شک! اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔اسی طرح قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ آیا ہے ۔ **و علی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین** ۔(سورہ مائدہ ۔23) اگر تم (واقعی) مومن ہو ۔تو تمھیں (صرف) اللہ تعالیٰ (ہی) پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ۔(اسی لیے) رب متعال متوکلین کو پسند فرماتا ہے ۔ **حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون** ۔ میرے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے ۔(اور یقیناً) توکل کرنے والے (صرف اسی ذاتِ اقدس پر ہی) توکل کرتے ہیں ۔(سورہ الزمر ۔38) **و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ** ۔(سورہ طلاق ۔65) جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے ۔تو اللہ تعالیٰ (متوکل کے امور میں) کفایت کرتا ہے ۔ **وتوکل علی اللہ و کفیٰ باللہ وکیلا** ۔اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں ۔اور اللہ تعالیٰ ہی مطلق کارساز ہے ۔(سورہ النساء ۔آیت نمبر 81) (بمطابق حدیث) لعنتی ہے ۔لعنتی ہے ۔(وہ شخص) جو اپنے جیسی مخلوق پر بھروسہ کرے ۔(یا درہے ۔کہ) توکل کے دو درجات ہیں ۔عمومی توکل دراصل اسباب کے بجائے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا ہے ۔لیکن خصوصی توکل (درحقیقت) دل کا حق تعالیٰ پر توکل کرنا ہے ۔

☆ نیک وبرائی کبھی برابر نہیں ہوسکتیں ۔اور برائی کو نیکی سے دفع کرو) **ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ط ادفع بالتی ھی احسن** ۔ نیکی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی ۔برائی کو بھلائی سے دفع کرو ۔(ہمیں نیکیاں لازمی کرنی چاہئیں ۔کیونکہ) **ان الحسنات یذھبن السیأت** ۔ بیشک! نیکیاں (گذشتہ) گناہوں کو مٹا دیتی ہیں ۔ **للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ** ۔ نیک کام کرنے والوں کے لئے نیکی اور کچھ زائد بھی ہے ۔ **من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا** ۔ جو نیکی لے کر آئے گا ۔تو اس کے لئے اس جیسی دس نیکیاں ہیں ۔ **استبقوا الخیرات** ۔ نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو ۔ (بمطابق حدیث) **أتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا** ۔ گناہ کرنے کے بعد نیکی (ضرور) کرو ۔کیونکہ یہ (یہ نیکی گذشتہ) گناہ کو مٹا دیتی ہے ۔☆ جس نے نیکی کا ارادہ کیا ۔لیکن عمل نہیں کیا ۔(تو) اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کی ایک کامل نیکی لکھ دے گا ۔اور اگر نیکی کا ارادہ اس پر عمل بھی کیا ۔تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض دس سے لے کر سات سو نیکیوں تک دوچند بڑھائے گا ۔ ☆ راضی برضا رہنے میں ہی مسلمان کے لئے عافیت ہے ۔ **وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم انتم تعلمون** ۔(ترجمہ) اور ممکن ہے ۔کہ تمھیں کوئی چیز ناپسند ہو ۔جبکہ وہ تمھارے لئے بہتر ہو ۔اور ممکن ہے ۔کہ! کوئی شئے تمھیں پسند ہو ۔اور وہ تمھارے لئے شر (بدتر ۔نقصان دہ) ہو ۔(کیونکہ) اللہ تعالیٰ (اپنی حکمت کے پیشِ نظر بہتر) جانتا ہو ۔جو (کہ) تم نہیں جانتے ۔(سورہ بقرہ) اسی طرح قرآن میں ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔کہ! **و ما او تیتم من العلم الا قلیلا** ۔اور تمھیں نہایت قلیل علم دیا گیا ہے ۔(سورہ نبی اسرائیل)

☆ جب ہمارے پاس زیادہ مال و دولت ہوگی ۔ تو کیا ہمارے رزق میں وسعت و زیادتی ہوگی ۔ حالانکہ ! اللہ تعالیٰ کا قانون اور واضح حکم تو یہ ہے ۔ کہ ! **لئن شکر تم لازید نکم** ۔ تم (ہروقت اور ہر حالت میں میرا) شکرادا کروگے ۔ تو میں تمہیں مزید (نعمتیں اور رحمتیں) عطا کروں گا ۔ (سورہ ابراہیم ۔ نمبر 07) (کیونکہ) **و قلیل من عبادی الشکور** ۔ میرے بندوں میں سے شکر گزار (بندے بہت) قلیل ہیں ۔ شاکرین کی فضیلت قرآن میں یہ ہے ۔ کہ ! **وسنجزی الشکرین** ۔ اور جولوگ شکر گزار ہیں ۔ ہم جلد ہی ان کو (ان کی شکر گزاری کا) اجر عطا کریں گے ۔

☆ (دوسروں کو نصیحت مگر خود بے عمل) **اتامرون الناس با لبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتٰب افلا تعقلون** ۔ کیا لوگوں کو بھلائی (کرنے) کا حکم کرتے ہو ۔ اور (حالانکہ تم) خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو ۔ باوجودیکہ تم کتاب (بھی) پڑھتے ہو ۔ کیا (تمہیں اتنی سی معمولی) بات بھی سمجھ نہیں آتی ۔

سوال۔ قرآنِ حکیم کے مطابق انسان فلاح کیسے پا سکتا ہے ؟

جواب۔ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ۔ (سورہ بقرہ ۔ آیت نمبر 189) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ۔ تاکہ تم نجات پاؤ ۔ **وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون** ۔ (سورہ مائدہ ۔ آیت نمبر 35) اور اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے میں جہاد کرو ۔ تاکہ تم فلاح پاؤ ۔ **یا یھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والا نساب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوا لعلکم تفلحون** ۔ (سورہ مائدہ ۔ آیت نمبر 90) اے ایمان والو! شراب ، جوا ، بت اور پاسے (یہ تمام) ناپاک کام شیطان کی جانب سے ہیں ۔ سوان سے بچتے رہو ۔ تاکہ (تم) نجات پاؤ ۔ **فاذکروا الآء اللہ لعلکم تفلحون** ۔ (سورہ اعراف ۔ آیت نمبر 69) پس اللہ تعالیٰ کی (عطا کردہ تمام) نعمتوں کو یاد کرو ۔ تاکہ تم فلاح پاؤ ۔ **یا یھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فا ثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون** ۔ (سورہ انفال ۔ آیت نمبر 45) اے ایمان والو! جب تمہارا آمنا سامنا کسی جماعت (کفار یا دشمنانِ اسلام) سے ہوتو (تم پر لازم ہے کہ تم) ثابت قدم رہو ۔ اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو ۔ تاکہ تم فلاح پاؤ ۔ **یا یھا الذین اٰمنوا ار کعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون** ۔ (سورہ حج ۔ آیت نمبر 77) اے ایمان والو! رکوع کرتے رہو ۔ سجود کرتے رہو ۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو ۔ اور نیک کام کرتے رہو ۔ تاکہ تم فلاح پاؤ ۔ **وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المؤ منون لعلکم تفلحون** ۔ (سورہ نور ۔ آیت نمبر 31) اور تم سب اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کرو اے مومنو! تاکہ تم فلاح پاؤ ۔

☆ قرآنِ حکیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کن لوگوں کے اعمال کو ضائع نہیں کرتا ؟ **والذین یمسکون بالکتٰب واقاموا الصلوٰۃ ط انا لا نضیع اجر المصلحین** ۔ (سورہ اعراف ۔ آیت نمبر 170) اور جولوگ کتاب (اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب) کے پابند ہیں ۔ اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ۔ ہم ایسے لوگوں کو ، جو اپنی اصلاح کریں ۔ (اُن کے نیک اعمال کا) ثواب ضائع نہیں کریں گے ۔

☆ فلسفہ دُعا بمطابق قرآن کیا ہے؟ **ادعو نی استجب لکم** ۔ مجھ سے دُعا مانگو ۔ مَیں قبول کروں گا ۔ (دُعا عبادت کا مغز ہے) **اجیب دعوۃ الداع** ۔ مَیں دُعا کرنے والے کی دُعا کو سنتا ہوں ۔ (سورہ نمل) **ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ** ۔ اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ چھپ کر پکارو ۔ (سورہ اعراف) **ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ** ۔ (سورہ اعراف ۔ آیت نمبر ۔55) تم لوگ اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے سے دعا کیا کرو ۔ قرآنِ حکیم میں ہے ۔ کہ! **واذا سالک عبادی عنی فانی قریب. اجیب دعوۃ الداع اذا دعان. فلیستجیبوا لی ولیؤ منوا بی لعلھم یر شدون** ۔ (سورہ بقرہ ۔ آیت نمبر ۔186) اور (اے میرے حبیب ﷺ) جب میرے بندے آپ ﷺ سے میرے متعلق پوچھیں ۔ تو (آپ ﷺ انہیں بتا دیجئے ۔ کہ) میں (تم سے) اتنا قریب ہوں ۔ کہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے ۔ تو میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں ۔ لہذا وہ بھی میری بات دل سے قبول کریں ۔ اور مجھ پر ایمان لائیں ۔ تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں ۔ **امن یجیب المضطر ازا دعا** ۔ ہے کوئی جو مضطر کی دعا قبول کرے ۔ جب وہ اسے پکارے ۔ (کیونکہ) **و نحن اقرب من حبل الو رید** ۔ اور ہم اُس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں ۔ (ایک حدیث میں آیا ہے) **من لم یسال اللہ یغضب علیہ** ۔ جو اللہ سے نہیں مانگتا ۔ اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہوجاتا ہے ۔ (ترمذی) **حدیث** : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ کہ ہمارا پروردگار بلند برکت والا ہے ۔ ہر رات کو اس وقت آسمانِ دنیا پر آتا ہے ۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے ۔ وہ فرماتا ہے ۔ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ۔ کہ میں اس کی دعا قبول کروں ۔ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا ۔ کہ میں اسے عطا کروں ۔ ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ۔ کہ میں اس کو بخش دوں ۔ بخاری (یہی حدیث کتاب صحیح مسلم میں ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ ہے ۔ کہ! ۔۔۔ ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ۔ کہ میں اس کو بخش دوں ۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح فرماتا رہتا ہے ۔ یہاں تک کہ صبح روشن ہوجاتی ہے ۔) صحیح مسلم شریف کی ایک حدیث ہے ۔ کہ! نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے ۔ کہ! مسلمان مرد کی اپنے بھائی کے لئے پس پشت دعا قبول ہوتی ہے ۔ اس (دعا کرنے والے مسلمان) کے سر کے پاس ایک موکل (فرشتہ) موجود ہے ۔ جب یہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے ۔ تو موکل فرشتہ (اس کی دعا پر) آمین کہتا ہے ۔ اور کہتا ہے ۔ کہ! تیرے لئے بھی اس کی مثل ہو ۔ حدیث میں ہے ۔ **الدعا ھو العبادۃ** ۔ (دعا عبادت ہے) حدیث میں ہے ۔ **الدعا مخ العبادۃ** ۔ (دعا عبادت کا مغز ہے) ۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے گزارش کی ۔ کہ! یارسول اللہ ﷺ ! آپ ﷺ میرے حق میں دُعا فرمائیں ۔ کہ! اللہ تعالیٰ میری دُعاؤں کو قبول فرمایا کرے ۔ (تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔ اے سعد رضی اللہ عنہ ! پاکیزہ چیزیں کھایا کرو ۔ حلال لقمہ کھایا کرو ۔ (تو) اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کی دعائیں قبول فرماتا رہے گا ۔ (ان شاء اللہ)

☆ (ہم سب کو اپنے کئے گئے اعمال میں ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہوگا ، کیونکہ) **فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرۃ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا**

یرۃ ۔ پس جو بھی شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا۔تو س (نیکی) کا ضرور اُجر پائے گا۔اور جو شخص ذرہ برابر برُائی کرے گا۔تو اُس کی ضرور سزا پائے گا۔

☆ جو لوگ بحالتِ کفر فوت ہو جائیں۔اِن کے لئے اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے ؟ **الا الذین کفروا وماتوا وھم کفار واولٰئک علیھم لعنة الله والملٰئکة والناس اجمعین** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر **161**) یقیناً جو کفار اپنے کفر میں ہی مَر جائیں ۔اِن پر اللہ تعالیٰ کی ،فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ۔

☆ کیا خلوصِ قلب سے توبہ کرنا ہر کسی کے بَس کی بات ہے ؟ کیونکہ توبہ کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہوا کرتا ہے۔ **و یتوب الله علی من یشآء. والله علیم حکیم** ۔(سورہ توبہ۔آیت نمبر **15**) اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے۔توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔
ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ ذی شان ہے۔کہ! **ثم یتوب الله من م بعد ذٰلک علیٰ من یشآء. والله غفور رحیم** ۔(سورہ توبہ۔آیت نمبر **27**) پھر اس کے بعد (بھی) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے توبہ (کرنے کی سعادت) نصیب فرمائے گا۔جس کو چاہے گا۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

☆(ہر انسان سے بات کا کیا انداز ہونا چاہیئے؟) **قولوا للناس حسنا** . تمام انسانوں سے اچھی بات کہو۔ (سورہ البقرہ۔آیت نمبر **83**)

☆ (جھوٹ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے) **لعنت الله علی الکذ بین** ۔ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ۔(القران) جھوٹ بولنے کے نقصانات کیا کیا ہیں؟ **و قد خاب من ا فتریٰ** ۔جس نے جھوٹ گھڑا۔وہ ناکام ہی رہا۔قرآنِ حکیم میں آیا ہے۔کہ!**فمن ا فتریٰ علی الله ا لکذب من م بعد ذٰلک فا و لٰئک ھم ا لظلمون** ۔پھر ان باتوں کے واضح ہونے کے بعد بھی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھیں ۔وہی لوگ درحقیقت بڑے ظالم ہیں۔

☆ (بوقت پریشانی ومصیبت صبر کرو۔نوافل حاجات پڑھ کر اللہ سے مدد مانگو) **واستعینوا بالصبر والصلٰوۃ** ۔اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کریں۔ (یادرکھو۔کہ نماز کے بہت زیادہ فوائد ہیں) **واقم الصلٰوۃ ط اِن الصلٰوۃ تنھٰی عن الفحشاءِ والمنکر ط** اور نماز کو قائم کریں۔بے شک نماز بے حیائی اور ناشائستہ امور سے روکتی رہتی ہے۔ **واقم الصلٰوۃ لذکری** ۔ نماز میری یاد کے لئے قائم کرو۔ **قد افلح المؤمنون .الذین ھم فی صلا تھم خا شعون.** وہ مومنین فلاح پاگئے۔جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔(نماز کی تاکید کرنا نہایت ضروری ہے۔کیونکہ) **وامر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیھا** ۔ اور اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم دیتے رہا کرو۔اور خود بھی اس کے پابند رہو۔(کیونکہ! نماز قربِ الٰہی کا بہترین وسیلہ بھی ہے) **واسجد واقترب** ۔سجدہ کر کے رب سے قرب حاصل کرو۔(بمطابق حدیث) حضرت ابودرداء[رض] کہتے ہیں۔کہ! میرے خلیل ﷺ نے مجھ کو وصیت فرمائی۔کہ! تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مَت کرنا۔اگرچہ تمھارے ٹکڑے ٹکڑے (کیوں نہ) کر دیئے جائیں۔اور جلا دیئے جاؤ۔اور فرض نماز کو جان بوجھ کر (کبھی بھی) مَت چھوڑنا۔کیونکہ! جس نے جان بوجھ کر اسے (یعنی فرض نماز کو) چھوڑا۔تو اس (بے نمازی) پر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ اُٹھ جائے گی۔اور تم شراب (قطعاً) مَت پینا۔کیونکہ شراب جملہ برائیوں کی کنجی ہے۔(سنن ابن ماجہ) حضرت بریدہ[رض] بیان کرتے ہیں۔کہ! حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔(کہ) ہمارے اور ان (منافقین) کے درمیان نماز عہد ہے۔پس جس نے اسے (یعنی نماز کو) ترک کیا۔تو (گویا) اس نے کفر کیا۔ (ترمذی۔نسائی۔ابن ماجہ)

☆ (نماز نہ پڑھنے کے بہت نقصانات ہیں) **فویل للمصلین o الذین ھم عن صلو تھم ساھون o** ۔ بیشک! ایسے نمازیوں کے لئے تباہی ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔(الحدیث) حضرت سعد[رض] فرماتے ہیں۔(کہ) مَیں نے نبی مکرم ﷺ سے پوچھا۔ **الذین ھم عن صلا تھم سا ھون** ۔ (آیت) کے بارے میں پوچھا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔وہ لوگ جو نماز کو وقت سے مؤخر کرتے ہیں۔ **وأمر اھلک با لصلاۃ واصطبر علیھا** ۔اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرو۔اور خود بھی اس کے پابند رہو۔(سورہ طٰہٰ۔**132**) **ما سلککم فی سقر** ۔(تمھیں کس چیز نے سقر (سقر یعنی جہنم کی جھلستی ہوئی آگ) میں ڈالا؟) **قالوا لم نک من المصلین o ولم نک نطعم المسکین o وکنا نخوض مع الخا ئضین o وکنا نکذب بیوم الدین o حتی ا تٰنا الیقین o** وہ کہیں گے ۔کہ ہم نمازی نہ تھے ۔نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔اور ہم بحث کرنے والے (منکرین) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔ (وہ کہیں گے۔(کیونکہ) ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے)۔(سورہ مدثر۔آیت نمبر **43-42**) **منیبین الیه واتقوه و ا قیموا الصلٰوۃ ولا تکو نوا من المشر کین** ۔مومنو اُسی اللہ کی طرف رجوع کئے رہو۔اور اسی سے ڈرتے رہو۔ اور نماز پڑھتے رہو۔اور مشرکین میں سے مَت ہو جانا۔(ہمیں سوچنا چاہیئے۔کہ! نماز کس لئے ؟ نماز نہ پڑھنے کا نقصان کیا ہے ؟) **اقم ا لصلٰوۃ لذکری** ۔(ترجمہ) میری یاد کے لئے نماز پڑھو۔(سورہ طٰہٰ۔آیت نمبر 14) (**حدیث**) صحیحین میں ہے۔کہ! حضرت عبداللہ بن مسعود[رض] نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا۔کہ! اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا عمل محبوب ہے ؟ (تو آپ ﷺ نے) فرمایا۔اوقات میں نماز (کو قائم کرنا)۔

☆ (ایمان ہر انسان کے لئے اس دُنیا کی سب سے بڑی دولت ہے۔نیک اعمال کرنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔اور بالآخر انسان اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور رحمت سے نیک اعمال کرتا ہوا جنت کا مستحق ہو جاتا ہے)**ان الله یدخل الذین اٰمنوا و عملوا الصلحت جنت تجری** ۔ جو لوگ ایمان لائے۔اور نیک عمل کرتے رہے۔اللہ تعالیٰ ان کو جنتوں میں داخل فرمائے گا۔ (سوال یہ ہے۔کہ صاحبِ ایمان کی نشانی وعلامت کیا ہے؟ متعدد نشانیوں میں دو نشانیاں یہ ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی محبت واطاعت جبکہ دوسری نشانی اس کے رسول ﷺ کی محبت واطاعت) **والذین اٰمنوا اشد حبا لله** ۔اور اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ جدھر دیکھتا ہوں ، ادھر تُو ہی تُو ہے (حدیث میں آتا ہے) جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ودشمنی رکھی۔اس نے اپنے

ایمان کو کامل کرلیا۔(قرآنِ حکیم شاہد ہے) **ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مما تی للہ رب العالمین** ۔ میری نماز، میری عبادت، میرا جینا، میرا مرنا (غرضیکہ میرے جملہ اعمال خالصتاً) اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ **و تبتل الیه تبتیلا** ۔ ہر ایک سے کٹ کر اس (رب) کے ہو جاؤ۔ (الحاصل الکلام) عشقِ الٰہی اور عباداتِ رحمانی ہی ایمان کی اساس ہے۔

☆ (فسادی، ظالم، طعنہ گو اور بُرے القاب سے پکارنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں) **ولا تفسدوا فی الارض** ۔ تم زمین پر فساد نہ پھیلاؤ۔ **لا یفلح الظالمون** ۔ ظالم لوگ کبھی نجات نہیں پائیں گے۔ **ولا تلمزوا انفسکم** ۔ اور تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ مت دو۔ **ولا تنابزو با لالقاب بئس الاسم** ۔ اور ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد مت کرو۔

☆ قرآنِ حکیم کے مطابق ''تقوی کا فلسفہ کیا ہے ؟ **و اتقوا اللہ ربکم** ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جو تم سب کا رب ہے۔ (سورہ طلاق۔ آیت نمبر 1) **یا یها الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقتٰه** ۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ (سورہ آل عمران ۔ آیت نمبر 102) یاد رہے۔ کہ! حضرت رسالت مآب ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی طرح عوام الناس حق تقوی پورا نہیں کر سکتے۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے فرمایا۔ **فا تقوا اللہ ما استطعتم** ۔ پس ڈرو اللہ تعالیٰ سے! جتنی تم میں استطاعت ہے۔ (سورہ تغابن ۔16) کیونکہ (بمطابق قول حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) حق تقوی یہ ہے۔ کہ! **اَنْ یُّطَاعَ فَلا یُعْصٰی وَاِنْ یُّشکَرَ فَلاَ یُکْفر وَاَنْ یُّذْکَرَ فَلَا یُنْسٰی** ۔ اس (رب متعال) کی اطاعت کی جائے۔ اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ اس (حق تعالیٰ) کو یاد رکھا جائے۔ اسے بھلایا نہ جائے۔ اور اور اس کا شکر ادا کیا جائے۔ ناشکری نہ کی جائے۔ (مستدرک حاکم۔ تفسیر ابن کثیر) **ان اکرمکم عنداللہ اتقکم** ۔ یقیناً تم (تمام لوگوں) میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہ ہے۔ جو متقی (تقوی والا) ہے۔ (سورہ الحجرات۔ آیت نمبر 13) **ومن یتق اللہ یجعل له مخرجاو یرزقه من حیث لا یحتسب** ۔ اور جو (شخص) اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔ تو اس (متقی) کے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادے گا۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق ملے گا۔ جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔ (ان شاء اللہ) (سورہ طلاق۔ 02) **ومن یتق اللہ یجعل له من امره یسرا** ۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔ تو وہ اس کے لئے اس کے تمام امور میں آسانی پیدا فرمادے گا۔ (سورہ طلاق۔ آیت نمبر 04) **خذوا ما تینا کم بقوة واذکروا ما فیه لعلکم تتقون** ۔ (ترجمہ) جو ہم نے تمھیں (کتاب کی صورت میں) دیا۔ اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور اس میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کو یاد رکھو۔ تاکہ تمھیں تقوی حاصل ہو۔ (سورہ بقرہ۔63) اس آیت سے واضح طور پر ہمیں یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ! احکاماتِ الٰہیہ کو یاد کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے تقوی کا حصول ممکن ہے۔ **یا یها الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون** ۔ (ترجمہ) اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جیسے کہ تم سے پہلے والے لوگوں لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تمھارے اندر تقوی پیدا ہو۔ (سورہ بقرہ۔183) **البر من اتقٰی** ۔ (ترجمہ) نیکی یہ ہے۔ کہ! انسان تقوی اختیار کرے۔ (سورہ بقرہ۔189) اس آیت میں نیکی کو تقوی کے ساتھ مشروط و مربوط کر دیا گیا ہے۔ **اعدلوا. هو اقرب للتقوٰی** ۔ عدل (انصاف) کیا کرو۔ جو پرہیزگاری کے قریب ہے۔ (سورہ مائدہ۔ 08) **فان خیر الزاد التقوٰی. واتقون یا ولی الالباب** ۔ (ترجمہ) بے شک! بہترین زادِراہ تقوی ہے۔ اور اے عقل والو! میری نافرمانی سے ڈرتے رہو۔ (سورہ بقرہ۔197) اس آیت کا یہ مفہوم ہو سکتا ہے۔ کہ! انسان اس دنیا میں ایک نہایت ہی قلیل و مختصر وقت کے لئے لایا گیا ہے۔ چونکہ اس نے واپس لوٹنا ہے۔ لہٰذا اسے اپنے سفر کے لئے کچھ نہ کچھ زادِراہ بھی تو چاہیئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ! بہترین زادِراہ تقوی ہے۔ **من اٰمن با للہ والیوم الاٰ خر والملٰئکة والکتٰب والنبیین. واٰتی المال علٰی حبه ذوی القربٰی والیتٰمٰی والمسٰکین وابن السبیل. والسآ ئلین وفی الرقاب. واقام الصلوٰة واٰتی الزکوٰة. والموفون بعهدهم اذا عٰهدوا. والصّٰبرین فی البا سآء والضّرّاء وحین الباس. اولئک الذین صدقوا. واولئک هم المتقون** ۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب پر، انبیائے کرامؑ پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت رکھنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سائلین کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرے۔ نماز (کو پابندی کے ساتھ) قائم کرے۔ زکات دے۔ جب وعدہ کرے۔ تو اسے پورا کرے۔ تنگ دستی اور دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر اختیار کرے۔ یہی سچے لوگ ہیں۔ اور یہی متقی (پرہیزگار اور اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرنے والے) لوگ ہیں۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر 177-176) (بمطابق قرآنِ حکیم) **واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا با لعدل** ۔ (سورہ نساء۔ آیت نمبر۔58) اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ ہے۔ کہ! **ان اللہ یا مر با لعدل والاحسان** ۔ (سورہ نحل۔ آیت نمبر۔90) بے شک! اللہ تعالیٰ عدل (انصاف) اور احسان کا حکم دیتا ہے۔ (بمطابق قرآنِ حکیم) **ان اللہ یحب المقسطین** ۔ (سورہ ممتحنہ۔ آیت نمبر۔08) بے شک! اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ ☆ حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے۔ (کہ!) رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ (کہ!) تم کو اپنی ذات سے نہ کسی گورے کے مقابلے میں بڑائی حاصل ہے۔ نہ کسی کالے کے مقابلہ میں۔ البتہ تقوی۔ (مسند احمد)

☆ (تقوی کا فائدہ کیا ہے؟) **ومن یتق اللہ یکفر عنه سیاٰته و یعظم له اجرا** ۔ اور جو (شخص) اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔ وہ اس سے اس کی برائیاں (گناہ) دور کر دے گا۔ اور اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔ **ومن یتق اللہ یجعل له من امره یسرا** ۔ اور جو (شخص) اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس (متقی شخص) کے معاملات (یعنی مصائب و مشکلات کے حل) میں آسانی پیدا فرمادے گا۔ (**بمطابق حدیث**) جو دنیا اور آخرت میں عزت و

بزرگی چاہتا ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ! تقوٰی اختیار کرے۔ ☆ جو شخص یہ چاہے۔ کہ! سب لوگوں میں زیادہ عزت والا ہو۔ اسے چاہیئے۔ کہ تقوٰی اختیار کرے۔ ☆ جن نیک بندوں نے دنیا میں پرہیزگاری اختیار کی۔ ان کا حساب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ شرمائے گا۔ (**بقولِ البلوشی**) جاننا چاہیئے۔ کہ! تقوٰی کی اصل درحقیقت دو باتوں میں پوشیدہ ہے۔ پہلی بات ایک یقینی کیفیت ہے۔ جبکہ دوسری کیفیت ایک یقینی احساس ہے۔ 1۔ اگر اللہ تعالیٰ سب کچھ عطا کرسکتا ہے۔ تو وہ سب کچھ لے بھی سکتا ہے۔ 2۔ رب متعال مجھ سے کیا چاہتا ہے ؟ کہ میں کروں۔ اور رب متعال مجھ سے کیا چاہتا ہے ؟ کہ مَیں نہ کروں۔
☆ اگر کسی کے مقدر میں بے عزتی لکھ دی گئی ہے۔ تو رب متعال پر غصہ دکھاتے ہو۔ منہ بنالیتا ہے۔ **من کان یرید العزة فلله العزة جمیعا** ۔ جو شخص عزت کا طلب گار ہے۔ تو (وہ یہ بات جان لے۔ کہ) عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ (سورہ فاطر۔ آیت نمبر10) **اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاءبیدک الخیر. انک علی کل شیءٍ قدیر** ۔ اے اللہ! تمام تر بادشاہی کے مختارِ کُل! تُو جس کو چاہے۔ بادشاہی بخشے۔ اور جس سے چاہے۔ بادشاہی چھین لے۔ اور (علاوہ ازیں) تُو جس کو چاہے عزت سے سرفراز فرمائے۔ اور تُو جس کو چاہے۔ ذلیل کرے۔ (کیونکہ) بھلائی تو تیرے ہی اختیار میں ہے۔ اور (ویسے بھی) تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (سورہ آل عمران۔26)
☆ کیا دولت مند ہی سب سے زیادہ عزت والا ہے؟ **ان اکرمکم عندالله اتقکم** ۔ یقیناً تم (تمام لوگوں) میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہ ہے۔ جو متقی ہے۔ (سورہ الحجرات۔ آیت نمبر13) برگزیدہ بندوں کی نشانی وعلامت اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتائی ہے۔ کہ! **وممن ھدینا واجتبینا اذا تتلی علیھم ایٰت الرحمٰن خروا سجداو بکیا** ۔ اور یہ ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کو ہم نے ہدایت بخشی اور برگزیدہ کیا۔ ان کا یہ حال تھا۔ کہ جب رحمان کی آیات ان کو سنائی جاتیں۔ تو (یہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے) روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے۔ (سورہ مریم۔ آیت نمبر58) اسی ضمن میں ایک اور جگہ یوں آیا ہے۔ **ومن یاته مؤ منا قد عمل الصّٰلحٰت فاولٰئک لھم الدرجٰت العلٰی** ۔ (سورہ طٰهٰ۔ آیت نمبر75) اور جو اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس ایمان دار ہوکر حاضر ہوگا۔ اور اس نے نیک اعمال بھی کئے ہوں گے۔ اس کے لئے بلند وبالا درجات ہیں۔
☆ (گمراہ لوگو! توبہ کرکے سیدھے راستے پر آجاؤ۔) **ان الذین یضلون عن سبیل الله لھم عذاب شدید م بما نسوا یوم الحساب** ۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اس لئے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے ہیں۔ **ومن اضل ممن ھوٰہ بغیر ھدی من الله** ۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔
☆ (سود سے خود بھی بچیں۔ اور دوسروں کو بھی بچائیں) **یا یھا الذین امنوا اتقوا الله وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مؤمنینo فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله** ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور جو سود باقی ہے۔ اسے چھوڑو۔ اگر تم مومن ہو۔ اگر تم نے یہ نہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے بڑی جنگ کا اعلان سن لو۔ (بمطابق حدیث) جب زنا اور سود کسی آبادی میں عام ہوجاتا ہے۔ تو وہاں کے لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اپنے اوپر خود لے آتے ہیں۔ (ایک اور حدیث) حضرت رسول مکرم ﷺ نے فرمایا۔ سات مہلک گناہوں سے بچتے رہو۔ صحابہ کرام ؓ نے پوچھا۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ (سات تباہ کرنے والے) گناہ کون سے ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ جادو کرنا۔ کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ لڑائی میں سے بھاگ جانا۔ پاک دامن بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر تہمت لگانا۔
☆ (دُنیاوی خواہشات کے پیچھے بھاگنا ایک اچھے مسلمان کی خامی ہے) **ولا تتبع الھوٰی فیضلک عن سبیل الله** ۔ اور خواہشات کی پیروی نہ کر۔ کہیں وہ (خواہشات) تجھے اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکا نہ دیں۔ (لہٰذا نفس (یعنی خواہش) کی حرص سے بچو) **ومن یوق شح نفسه فاولٰئک ھم المفلحون** ۔ اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچالیا گیا۔ تو وہی کامیاب ہے۔
☆ (ہم گناہ گاروں کو چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر سیدھی راہ اپنائیں) **(قل) یٰعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة ط ان الله یغفر الذنوب جمیعا ط انه ھو الغفور رحیم o** ۔ (کہہ دیجئے۔ کہ) اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے (قطعاً) مایوس مت نہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے جملہ گناہ معاف فرمادے گا۔ (کیونکہ) وہ بڑی بخشش والا، بڑی رحمت والا ہے۔ (گناہ کرنے کے باوجود بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے) **توبوا الی بارئکم** ۔ اپنے پیدا کرنے والے (یعنی رب) کی طرف رجوع کرو۔
☆ (بھیک مانگنے والے یا سوال کرنے والے (سائل) کو حقیر مت جانو اور نہ ہی اُسے جھڑکو) **واما السائل فلا تنھر** ۔ اور کسی سائل (سوال کرنے والے یا بھیک مانگنے والے) کو مت جھڑکو۔ (بمطابق حدیث) سائل (سوال کرنے والا یعنی مانگنے والا) اللہ تعالیٰ کا اس کے بندے کی طرف ہدیہ ہے۔
☆ (شیطان کون ہے؟ اور اس کا کیا کام ہے ؟) **ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن. انه لکم عدو مبین. انما یا مر کم بالسوٓء والفحشآء وان تقولوا علی الله مالا تعلمون** ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر169-168) اور شیطانی راہ پر مت چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمھیں صرف برائی اور بے حیائی کا اور اللہ تعالیٰ پر ان باتوں کے کہنے کا حکم دیتا ہے۔ جن کا تمھیں علم نہیں۔ (قرآن حکیم میں ہے۔ کہ) **ان الشیطان للانسان عدو مبین** ۔ (ترجمہ) بے شک! شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔
☆ (شیطان کن لوگوں پر اُترتا ہے ؟) **ھل اُنبئکم علی من تنزل الشیطین تنزل علی کل افاک اثیم** ۔ کیا مَیں تمھیں خبر دوں۔ کہ! شیاطین کس پر اُترتے ہیں۔ وہ ہر جھوٹے (شخص) اور گناہ گار (شخص) پر اترتے ہیں۔

☆ (کیا سارے گناہ ہم سے شیطان کرواتا ہے۔کیا شیطان کا ہم پر بس چل سکتا ہے؟) **ان عبادی لیس لک علیھم سلطٰن الا من اتبعک من الغٰوین** ۔بے شک! جومیرے(مخلص وحقیقی) بندے ہیں۔اِن پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔تیرا بس تو صرف(بھٹکے ہوئے گمراہ) لوگوں پر ہی چلے گا۔(سورہ الحجر۔آیت نمبر42) اسی طرح سے اللہ تعالیٰ کا یہ بھی وعدہ ہے۔کہ! **ان عبادی لیس لک علیھم سلطٰن و کفٰی بربک وکیلا** ۔بے شک! جومیرے(مخلص وحقیقی) بندے ہیں۔اِن پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔اور تیرا پروردگار(ان کی رکھوالی کے لئے) کافی ہے۔(سورہ الاسراء۔آیت نمبر65)

☆ (کیا نیکی ہم خود کرتے ہیں۔جبکہ برائی ہم سے شیطان کرواتا ہے؟) **ما اصابک من حسنة فمن اللہ وما اصابک من سیئة فمن نفسک** ۔اے انسان! تجھے جو بھی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہی سے ہوتی ہے۔اور جو نقصان(یا مصیبت) تجھے پہنچے۔وہ (تیرے ہی شامتِ اعمال یعنی) نفس کی وجہ سے ہے۔(سورہ النساء۔79)

☆ (دین کو ہنسی مذاق بنانے والوں کے ساتھ کیسا سلوک ورویہ رکھنا چاہیئے؟) **یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا** ۔(سورہ مائدہ۔آیت نمبر57) اے اہلِ ایمان! (تم) ان لوگوں کو اپنا دوست مت بناؤ۔جنھوں نے تمھارے(سچے) دین کو ہنسی مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے۔

☆ (کیا حضرت انسان ازخود ہدایت یافتہ بن سکتا ہے؟) **واللہ یھدی من یشآء الٰی صراط مستقیم** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر213) اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے۔سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔ بلکہ قرآن حکیم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کو بھی واضح حکم فرمایا ہے۔کہ! **لیس علیک ھدٰھم ولٰکن اللہ یھدی من یشآء** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر213) (اے نبی مکرم ﷺ) آپ ﷺ کے ذمہ نہیں ہے۔کہ اِن کو ہدایت دے دیں۔بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتا ہے۔جس کو(وہ) چاہتا ہے۔(پھر قرآن میں ہے) **انک لا تھدی من احببت ولٰکن اللہ یھدی من یشآء. وھو اعلم بالمھتدین** ۔(سورہ قصص۔آیت نمبر56) (اے نبی مکرم ﷺ) آپ ﷺ ہدایت نہیں دے سکتے۔جس کو آپ ﷺ چاہیں۔بلکہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے۔جس کو چاہتا ہے۔اور وہ خوب جانتا ہے۔ہدایت پانے والوں کو۔(لہذا) ہدایت بھی طلب کرو۔(حق حاصل ہونے کے بعد ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنا ضروری ہے۔ **اھدنا الصراط المتسقیم** ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔(یعنی ہر وقت ہدایت طلب کرتے رہنا چاہیئے) کیونکہ! **ومن یھد اللہ فھو المھتد** ۔ اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔تو وہی(درحقیقت) ہدایت پر ہے۔ اگر خدانخواستہ **ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد** ۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ (ہی) گمراہ کردے۔تو اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔(لہذا ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل،کرم،رحمت،مغفرت،ہدایت طلب کرتے رہنا چاہیئے۔(قرآن میں ہے۔) **ذٰلک ھدی اللہ یھدی بہ من یشآء ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد** ۔(ترجمہ) یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔جسے چاہے۔راہ دکھائے۔اور جسے چاہے۔گمراہ کردے۔ اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔

☆ (ہدایت حاصل ہوجانے (یا ہدایت ملنے) اور ہدایت سے نہ ملنے کی نشانیاں کیا ہیں؟) **فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام. ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا کا نما یصعد فی السمآء. کذٰلک یجعل اللہ الرجس علی الذین لا یؤمنون. وھٰذا صراط ربک مستقیما. قد فصلنا الاٰیٰت لقوم یذکرون** ۔(سورہ انعام۔آیت نمبر126-125) تو اللہ تعالیٰ جس کسی کو ہدایت سے نوازنا چاہتا ہے۔اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔اور جس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔اس کے سینے کو بالکل تنگ کردیتا ہے گھٹا ہوا۔(وہ ایسی تنگی محسوس کرتا ہے۔کہ) گویا اسے آسمان پر چڑھنا پڑرہا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ناپاکی مسلط کردیتا ہے۔جو ایمان نہیں لاتے۔اور یہ تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے۔ہم نے اپنی آیات خوب تفصیل سے بیان کردی ہیں۔ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہیں۔

☆ (کیا کوئی بندہ دوسرے کو مارپیٹ یا جبر وتشدد سے مسلمان کرسکتا ہے؟ یا کوئی شخص جبر وتشدد اور ظلم سے کسی کو نیک اعمال کرنے(جیسے نماز روزہ وغیرہ) کی تلقین کرسکتا ہے؟) **لا اکراہ فی الدین** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر256) دین میں کوئی جبر(زبردستی) نہیں ہے۔

☆ (دین سے پھر جانے والوں(مرتدین) کے لئے اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟) **ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولٰئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والاٰخرة. واولٰئک اصحٰب النار. ھم فیھا خٰلدون** ۔(سورہ بقرہ۔217) جو کوئی تم میں سے اپنے(حق وسچ) دین سے پھر گیا۔تو یہ وہ لوگ ہوں گے۔جن کے تمام اعمال دنیا اور آخرت ضائع جائیں گے۔اور وہ(مرتد) جہنم والے ہوں گے۔اور اسی (جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے۔(قرآن حکیم میں ایک اور جگہ آیا ہے۔کہ) **یا یھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبو نہ. اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکٰفرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومة لآئم. ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء. واللہ واسع علیم** ۔(سورہ مائدہ۔54) اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے۔تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا۔جو اللہ تعالیٰ کی محبوب ہوگی۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتی ہوگی۔وہ مسلمانوں پر نرم دل ہوں گے۔اور کفار پر سخت اور تیز ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے۔اور کسی بھی ملامت کرنے والے کی پرواہ تک نہیں کریں گے۔یہ ہے اللہ تعالیٰ کا(خصوصی) فضل۔جسے چاہے عنایت فرمائے۔اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور زبردست علم والا ہے۔

☆ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار کون کون لوگ ہیں؟) **ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجٰھدوا فی سبیل اللہ. اولٰئک یرجون رحمت اللہ. واللہ غفور رحیم** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر218) بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے۔جنھوں نے(اپنے دین وجانوں کی حفاظت کے لئے)

ہجرت کی ۔ اور (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) جہاد کیا ۔ تو یہی وہ لوگ ہیں ۔ جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے ۔ قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ آ تا ہے ۔ کہ ! **فمن تاب من م بعد ظلمه واصلح فان الله يتوب عليه. ان الله غفور رحيــم** ۔ (سورہ مائدہ ۔ آیت نمبر ۔ 90) جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کر لے ۔ اور (اپنے تئیں) اصلاح کر لے ۔ تو اللہ تعالیٰ (اپنی وسیع و عریض) رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے ۔ یقیناً ! اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا مہربانی کرنے والا ہے ۔

☆ (ترقی یافتہ ممالک (بالخصوص European Counries) میں جنت کا سا نظارہ دیکھنے کو ملتا ہے ۔ میٹھا پانی، چشمے، مال و دولت کی ریل پیل، سکون اطمینان کی زندگی ہے ۔ جبکہ مسلم مما لک میں غربت و افلاس، فسادات، ناانصافی ظلم و جبر وغیرہ پایا جاتا ہے ۔ یعنی کفار عیش و آرام میں ہیں ۔ جبکہ مسلمان آزمائشوں اور امتحانات سے گزر رہے ہیں ۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟) **زين للذين كفروا الحيوٰة الد نيا و يسخرون من الذين امنوا والذين اتقوا فوقهم يوم القيٰمة. والله يرزق من يشآء بغيير حساب** ۔ (سورہ بقرہ ۔ آیت نمبر 212) کفار کے لئے دنیا کی زندگی خوب زینت دار کی گئی ہے ۔ وہ ایمان والوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں ۔ حالانکہ ! پرہیزگار لوگ قیامت کے دن ان سے اعلیٰ ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ۔ بے حساب رزق دیتا ہے ۔

☆ (اگر کوئی غیر مسلم پوری زندگی بھلائی کے کام کرتا رہے ۔ تو کیا وہ جنتی ہو گا ؟) **ان الـذين كفروا وماتوا وهم كفار فلن تقبل من احد هم ملء الارض ذهبا ولوفتدیٰ به. اولٰئک لهم عذاب ا ليم. وما لهم من نّصرين** ۔ (سورہ آلِ عمران ۔ آیت نمبر 91) ہاں جو لوگ کفر کریں ۔ اور مرتے دَم تک کافر (ہی) رہیں ۔ ان میں سے کوئی اگر زمین بھر سونا دے دے ۔ گو فدیئے میں ہی ہو ۔ تو بھی ہرگز قبول نہ کیا جائے گا ۔ یہی لوگ ہیں ۔ جن کے لئے تکلیف دینے والا عذاب (یعنی جہنم) ہے ۔ اور جن کا کوئی یار و مددگار نہیں ۔

☆ دینِ الٰہی کا وقوف و ادراک اس دنیا اور اُس دنیا کے لئے ضروری ہے ۔ کیونکہ ! **ومـن كان في هذه اعمٰی فهو في الآ خرة اعمٰی واضل سبيلا** ۔ اور جو شخص اس دنیا میں اندھا بن کر رہا ۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا ۔ بلکہ راستے سے اور بھی زیادہ بھٹکا ہوا رہے گا ۔ (سورہ الاسراء ۔ 72)

☆ بوقتِ مصیبت ، تنگ دستی ، مشکل صورتِ حال اللہ تعالیٰ کا قانون اور واضح حکم کیا ہے ۔ کہ ! **لا يـكـلف الـلـه نفسا الا وسـعـهـا** ۔ (یعنی کہ) اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ۔ (سورہ بقرہ ۔ آیت نمبر 286) اور اسی طرح قرآن میں ایک اور جگہ آیا ہے ۔ کہ ! **لا تكلف نفس الا وسعها** ۔ (یعنی کہ) کسی شخص کو اس کی قوتِ برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی ۔ (سورہ بقرہ ۔ ۔ نمبر 233) چاہیئے کہ ! مصائب و مشکلات اور آزمائش کے وقت اُسی زات کو پکارے کو سب سے زیدہ قریب ترین ہے ۔ **و نحن اقرب اليه من حبل الو ريد** ۔ اور ہم اس کے شہ رگ (رگ گردن) سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں ۔ (سورہ ق ۔ آیت نمبر 16) یاد رہے ۔ کہ اکثر اوقات مصیبت کی وجہ انسان خود ہی ہوتا ہے ۔ کیونکہ ! **و مـا اصـا بـكـم من مصيبة فبما كسبت** ۔ تمھیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے ۔ وہ تمھاری اپنی کمائی کی وجہ سے ہے ۔ (لہذا) ہمارا حقیقی اور طاقتور خیر خواہ کون ہے ؟ **و ما لـكـم من دون الله من و لی ولا نصير** ۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا نہ تو تمھارا کوئی دوست ہے ۔ اور نہ ہی کوئی مددگار ۔ (کیونکہ !) **ان يـنـصر كم الله فلا غالب لكم** ۔ (ترجمہ) اگر اللہ تعالیٰ تمھاری مدد فرمائے گا ۔ تو کوئی تم پر غالب نہ ہو گا ۔ (ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ !) **ان تـنـصرو الله ينصر كم و يثبت اقدا مكم** ۔ (ترجمہ) اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے ۔ تو اللہ تعالیٰ تمھاری مدد فرمائے گا ۔ اور تمھیں ثابت قدم رکھے گا ۔

☆ کیا آنکھوں سے بھی گناہ کرنا ممکن ہے ؟ **قل ا للمؤ منين يغضوا من ابصا رهم** ۔ اے محبوب ! مومنین سے کہیں ۔ کہ اپنی نظریں جھکائے رہیں ۔

☆ صبر اور معاف کرنے کا اجر ؟ **ولـمن صبر و غفر ان ذلک لمن عزم الامور** ۔ اور جو شخص صبر کر لے ۔ اور معاف (بھی) کر دے ۔ (تو) یقیناً ! یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے ۔

☆ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو سخت سزا دیتا ہے ؟ **ومـن يشا قق الله ورسوله فان الله شد يد العقاب** ۔ (سورہ انفال ۔ آیت نمبر 13) اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے ۔ سو بے شک ! اللہ تعالیٰ (ایسے دشمن کو) سخت سزا دینے والا ہے ۔

☆ انسان جھگڑالو کیوں ہے ؟ **اولم یرالانسان انا خلقنه من نطفة فاذا هو خصيم مبين** ۔ کیا انسان کو اتنا بھی معلوم نہیں ۔ کہ ! ہم نے اسے نطفے سے خلق کیا ہے ؟ پھر یکا یک وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا ۔ (انسان کے جھگڑالو ہونے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے ۔ کہ) **وكان الا نسان عجو لا** ۔ اور انسان جلد باز واقع (پیدا) ہوا ہے ۔

عشق آں شعلہ اَست کہ چوں بروخت ہر کہ جز معشوق ، باقی جملہ سوخت

☆ نصیحت کون لوگ قبول کرتے ہیں ؟ **انـمـا يتذ كر او لوا الباب** ۔ بے شک ! نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں ۔ جو عاقل ہیں ۔ کیونکہ ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ کہ ! **ان هذه تذكرة ج فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا** ۔ یقیناً یہ تو نصیحت ہے ۔ پھر جو کوئی چاہے ۔ اپنے رب کی جانب (قرب، وصل ولقا کے قصد سے) راستہ بنا لے ۔

☆ دو لوگ یا دو گروہ یا دو خاندان آپس میں چھوٹی بڑی بات پر دست و گریبان ہو جاتے ہیں ۔ اس بارے میں کیا حکمِ رحمانی ہے ؟ **فـلا جـنـاح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير** ۔ تو نہیں گناہ ان دونوں پر کہ وہ آپس میں صلح کر لیں ۔ (کیونکہ) صلح بہتر ہے ۔ (سورہ النساء ۔ 128)

☆ لوگ سمجھتے ہیں۔کہ! یہ نعمتیں ہماری محنت، کمائی اور کوشش کا نتیجہ ہیں۔حالانکہ **وما بکم من نعمة فمن الله** ۔تمھیں جو بھی نعمت حاصل ہوتی ہے۔وہ(صرف اور صرف)اللہ تعالیٰ ہی طرف سے ہے۔(سورہ النحل۔آیت نمبر53) **انعمت علیھم** ۔کی قرآنِ حکیم کی تفسیر کے مطابق: **و من یطع الله والرسول فا و لئک مع الذین انعم الله علیھم من النبیین و الصد یقین و الشھداء و الصا لحین و حسن اولئک رفیقا . ذٰلک الفضل من الله و کفٰی با لله علیما .** (سورہ النساء) ۔اور وہ(خوش نصیب)لوگ، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے۔تو وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔یا اُن لوگوں میں سے ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ نے(اپنا خصوصی)انعام کیا۔یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔اور یہ لوگ(یقیناً)بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔یہ فضل(فقط)اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔اور اللہ تعالیٰ کافی ہے جاننے والا۔(اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر نیکی کا بھرپور اجر ہے) **ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت لھم اجر غیر ممنون** ۔یقیناً! جو لوگ ایمان لائیں۔اور بھلے کام کریں۔تو ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔(سورہ حم السجدہ۔) اور اللہ تعالیٰ اچھے اعمال والے کو چیک بھی کرتا ہے۔ **ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت انا لا نضیع اجر من احسن عملا** ۔یقیناً! جو لوگ ایمان لے آئے۔اور بھلے کام کئے۔ہم ان کے اچھے اعمال کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

☆ لوگ جب کسی معاملے یا مسئلے میں پھنس جاتے ہیں۔تو وہ کسی سے پوچھنے کے بجائے اپنی عقل و دانائی اور علم کو استعمال کرتے ہیں۔حالانکہ! **فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون** ۔اگر تم لوگ(کوئی بھی بات)نہیں جانتے۔تو(اہلِ علم)سے پوچھ لو۔(سورہ النحل۔آیت نمبر43)

☆ (دنیا کی مرغوب چیزوں زن، زر اور زمین وغیرہ سے محبت رکھنا کیسا ہے؟) **زین للناس حب الشھوٰت من النسآء والبنین والقنا طیر المقنطرة من الذھب والفضة والخیل المسومة والانعام والحرث. ذٰلک متاع الحیوٰة الدنیا. والله عندہ حسن المآب** ۔(سورہ اٰل عمران۔آیت نمبر14) مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لئے مزین کردی گئی۔جیسے عورتیں، بیٹے، سونے اور چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانے(اس کے ساتھ ساتھ)شاندار گھوڑے، چوپائے اور کھیتی۔یہ سب دنیاوی زندگی کا سامان ہے۔(لیکن)ابدی انجام کا حسن تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

☆ جب کوئی صاحب ثروت(حامل مال و دولت)کسی پر اپنے مال و دولت اور اثر و رسوخ کے بل بوتے پر کسی پر ناجائز ظلم کرتا ہے۔تو وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔حالانکہ! اللہ تعالیٰ کا قانون اور واضح حکم تو یہ ہے۔کہ! **یا یھا الناس انتم الفقراء الی الله والله ھو الغنی الحمید** ۔اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو۔اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار ہے۔(سورہ فاطر۔آیت نمبر15) اگر جنہوں نے ظلم کیا۔تو شاید ہم بخشے نہیں جائیں گے۔ **الا من ظلم ثم بدل حسنا بعد سوء فانی غفور رحیم** ۔ہاں! جس نے ظلم(کوئی بہت برا گناہ یا کوئی قصور)کیا۔پھر اس برائی کے بعد نیکی سے(اس گناہ، ظلم و قصور)کو بدل دیا۔تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔(سورہ النمل۔آیت نمبر11) ظالم لوگوں نے آخرت بھلادی ہے۔ **یا یھا الناس انما بغیکم علی انفسکم متاع الحیوٰة الدنیا مرجعکم فننئکم بما کنتم تعلمون** ۔لوگو! تمہاری یہ سرکشی درحقیقت خود تمہارے اپنے خلاف پڑتی ہے۔اَب تو دنیوی زندگی کے مزے اُڑالو۔آخر کو ہمارے پاس ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔اس وقت ہم تمہیں بتائیں گے۔کیا تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔(سورہ یونس۔آیت نمبر23)

☆ لوگ سمجھتے ہیں۔کہ! اگر کوئی برا ہے یا گناہ گار ہے۔تو اس کی غیبت کرتے ہیں۔حالانکہ! اللہ تعالیٰ کا قانون اور واضح حکم تو یہ ہے۔کہ! **لا یحب الله الجھر بالسوء من القول** ۔اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا۔کہ! کوئی کسی کو اعلانیہ بُرا کہے۔(سورہ النساء۔آیت نمبر148)

☆ **لوگ سمجھتے ہیں۔کہ!** بار بار گھر والوں کو نماز کا کہیں گے۔تو وہ ناراض ہوجائیں گے۔ اس کا حل کیا ہے؟ **وامر اھلک بالصلوٰة واصطبر علیھا** ۔اور اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم دیتے رہا کرو۔اور خود بھی اس کے پابند رہو۔(سورہ طٰہٰ۔نمبر132)

☆ **لوگ سمجھتے ہیں۔کہ!** آج امریکہ یا یورپی ممالک بہت زیادہ طاقتور ہیں۔اور اُن کا(توبہ نعوذ باللہ)اللہ تعالیٰ کا قادر ہونے سے ایمان و یقین ختم ہوگیا ہے۔اور لوگ اُن سے خوف زدہ ہیں۔حالانکہ! اللہ تعالیٰ کا قانون اور واضح حکم تو یہ ہے۔کہ! **ان ینصر کم الله فلا غالب ۔ وان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من م بعدہ ط و علی الله فلیتو کل المؤ منون** ۔اگر اللہ تعالیٰ تمھاری مدد کرے۔تو کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں ہے۔اور اگر وہ تمھیں تنہا چھوڑ دے۔تو کون ہے؟ جو اس کے بعد تمھاری معاونت کرسکے۔اور ایمان والوں کو(تو)چاہیئے۔کہ! وہ(صرف اور صرف)اللہ تعالیٰ ہی پر توکل(کامل بھروسہ)کریں(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر160)

☆ شیطان متقی لوگوں کو ذکر الٰہی کی وجہ سے گمراہ نہیں کرسکتا۔کیونکہ! اللہ تعالیٰ کا قانون اور واضح حکم تو یہ ہے۔کہ! **ان الذین اتقوا اذا مسھم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذا ھم مبصرون** ۔جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے۔انہیں جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آکر چھوتا بھی ہے۔تو وہ(اللہ تعالیٰ کو)یاد کرلیتے ہیں۔چنانچہ اچانک اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔(سورہ اعراف۔آیت نمبر201)

☆ لوگ گناہ کرتے وقت یا کسی کے بارے میں غلط سوچتے وقت بھول جاتے ہیں۔حالانکہ! اللہ تعالیٰ کا قانون اور واضح حکم تو یہ ہے۔کہ! **واعلموا ان الله یعلم ما فی انفسکم فاحذروہ ۔ ان الله غفور حلیم** ۔اور جان لو۔کہ! جو کچھ تمھارے قلوب میں ہے۔اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے۔(لہذا)اُس سے ڈرتے رہو۔یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بڑا بردبار ہے۔(سورہ البقرہ۔آیت نمبر235)

☆ کسی کو نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے ماسوا کوئی پہنچانے پر قدرت نہیں رکھتا۔کیونکہ! **لا املک لنفسی نفعا و لا ضرا الا ماشاء الله** ۔جب تک

اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔میں (محمد ﷺ) خود اپنے آپ ﷺ کو (بھی) کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا۔(سورہ اعراف۔آیت نمبر188)

☆ کوئی کسی کو مصیبت نہیں پہنچا سکتا۔کیونکہ! **قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا و علی اللہ فلیتو کل المؤمنون** ۔کہہ دیں۔کہ! ہمیں کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی بجز اس کے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے۔(کیونکہ) وہی ہمارا مولیٰ کارساز) ہے۔اور مومنوں کو (تو صِرف) اللہ تعالیٰ ہی پر توکل (بھروسہ) رکھنا چاہیئے۔(سورہ التوبۃ۔آیت نمبر51)

☆ اللہ تعالیٰ کی آزمائش: **وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو۔وان یمسسک بخیر فھو علٰی کل شیء قدیر** ۔اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کسی آزمائش میں ڈالے۔تو اس کے سوا (اُس آزمائش کو) دور کرنے والا کوئی نہیں۔اور اگر وہ تمھیں کوئی بھلائی سے بہرہ مند فرمائے۔تو وہ (ویسے بھی) ہر چیز پر (مکمل طور پر) قادر ہے۔(سورہ انعام۔آیت نمبر17) اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے۔کہ! **وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو ۔وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشآء من عبادہ وھو الغفور الر حیم** ۔اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کسی آزمائش میں ڈالے۔تو اس کے سوا (اُس آزمائش کو) دور کرنے والا کوئی نہیں۔اور اگر وہ تمھیں کوئی بھلائی سے بہرہ مند فرمائے۔تو اس کے فضل کو پھیرنے والا کوئی نہیں۔وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے۔اپنے فضل سے نوازتا ہے۔اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔(سورہ یونس۔آیت نمبر107) **و بلو نھم با لحسنات والسیئات** ۔(ترجمہ) اور ہم نے انہیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا۔ **ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ** ۔(ترجمہ) کوئی بھی مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آتی۔(سورہ تغابن۔آیت نمبر18)

☆ کیا بوقتِ گناہ اللہ تعالیٰ نہیں دیکھ رہا۔ **ایحسب ان لم یرہ احد** ۔کیا اُسے یہ گمان ہے۔کہ! کسی نے اُس کو نہیں دیکھا۔(سورہ البلد۔آیت نمبر07) قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ آتا ہے۔کہ! **من یعمل سوء ایجز بہ** ۔(ترجمہ) جو برائی کرے گا۔اس کا بدلہ پائے گا۔

☆ اگر کسی بات کی سمجھ نہ آئے۔تو پریشان نہ ہونا چاہیئے۔کیونکہ! **فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ ولرسول ان کنتم تؤمنون با للہ والیوم الآخر ذٰلک خیر واحسن تا ویلا** ۔اگر تم میں کسی بات پر اختلاف واقع ہو جائے۔تو اگر (تم) اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔تو اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ (کے حکم اور اطاعت) کی طرف رجوع کرو۔یہ بہت اچھی بات ہے۔اور اس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔(سورہ النساء۔آیت نمبر59) کیونکہ! ہر مسئلے کا حل اور ہر بات کا جواب قرآن حکیم اور سنتِ نبوی ﷺ میں موجود ہے۔

☆ جب کوئی بندہ تقوٰ یا اختیار کر کے توکل واخلاص کی طرف کوشاں ہوتا ہے۔تو اُسے صرف یہ خیال آتا ہے۔کہ! **الذی خلقنی فھو یھدین** ۔(ترجمہ) جس نے مجھے پیدا کیا۔وہی مجھے ہدایت (بھی) دے گا۔(کیونکہ) حقیقت تو یہ دراصل دل کے اعمال سے ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اترانے والے کی پکڑ: **حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذ نا ھم بغتۃ** ۔(ترجمہ) جب وہ ہماری عطا کردہ نعمتوں پر اترانے لگے۔تو ہم نے انہیں دبوچ لیا۔ **وما بکم من نعمۃ فمن اللہ** ۔جو (بھی لاتعداد) نعمتیں تمہیں میسر ہیں۔سب منجانب اللہ ہیں۔(سورہ نحل۔53)

☆ اللہ تعالیٰ کی مثال: **لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر** ۔اُس کی مثل کوئی چیز نہیں۔وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

☆ شیطان کو کھلا چیلنج: **ان عبادی لیس لک علیھم سلطان** ۔(ترجمہ) میرے (متقی ومخلص) بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔

☆ لوگوں کے نیک اعمال کی وجوہات اور اُن کا واحد حل: **منکم من یر ید الدنیا و منکم من یر ید الآ خرۃ** ۔(ترجمہ) تم میں سے کوئی دنیا کا طلب گار ہے۔اور کوئی آخرت کو چاہنے والا ہے۔(مگر انعام یافتہ کون لوگ ہیں) **یریدون و جھہ** ۔(ترجمہ) انہیں صِرف رضائے الٰہی کی جستجو ہے۔(کیونکہ! وہ جانتے ہیں۔کہ!) **فھنا لک الو لا یۃ للہ الحق** ۔(ترجمہ) یہاں (صِرف اور صِرف) اللہ تعالیٰ ہی کی ولایت ہے۔جو کہ حق ہے۔

☆ تقدیرِ الٰہی کے ہر فیصلے میں ہمارا یہ ایمان ہونا چاہیئے۔کہ! **لا یسئل عما یفعل و ھم یسئلون** ۔(ترجمہ) اور وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) جو کچھ کرتا ہے۔اس سے نہ پوچھا جائے گا۔اور لوگوں سے (اُن کے تمام امور کے بارے میں ضرور) پوچھا جائے گا۔

☆ نیکی اور بدی کا تصور۔ **فا لھمھا فجو رھا و تقو ھا . قد افلح من ز کھا** ۔(ترجمہ) پھر الہام کیا بدکاری سے بچنے اور تقوٰی (کے اختیار کرنے) کی۔جس نے اسے پاک کیا۔وہ کامیاب ہوا۔(مفہومِ آیت) یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرتِ انسان کو بدکاری وتقوٰی کی شناخت کا شعور الہام فرمایا۔تو جس نے بدی کو نیکی سے اور نیکیوں کو اخلاص کے ساتھ پاک کیا۔وہ یقیناً فلاح پا گیا۔

☆ کیا طاقتور لوگ غالب ہیں؟ **ان حزب اللہ ھم الغا لبون** ۔(ترجمہ) بے شک! اللہ والے ہی غالب ہیں۔

☆ شکر گزار اور ایماندار بننے کا فائدہ: **وسنجزی الشاکرین** ۔اور شکر گذاروں کو ہم بہت جلد صلہ دیں گے۔(سورہ آل عمران۔آیت نمبر145) **ما یفعل اللہ بعذا بکم ان شکر تم وامنتم** ۔(ترجمہ) اگر تم شکر گزار اور ایمان دار بنو۔تو اللہ تعالیٰ (کے جیسی نہایت ہی رحمان ورحیم ہستی) نے تمھیں عذاب دے کر کیا لینا ہے۔(سورہ النساء)

☆ بندہ کا ایک دل ہے۔لہذا دنیا اور آخرت ایک ساتھ ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔اگر دو دل ہوتے تو یہ شاید ممکن ہوتا۔مگر قانونِ الٰہی تو یہ ہے۔کہ! **ما جعل اللہ لر جل من قلبین فی جو فہ** ۔(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے کسی سینے میں دو قلوب نہیں بنائے۔(سورہ احزاب)

☆ ایمان والوں کے جان و مال سے جنت کی خریداری: **ان اللہ اشترٰی من المؤ منین انفسھم وامو الھم بان لھم الجنۃ** ۔(ترجمہ)

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے ان کی جانیں اور مال کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔(سورہ توبہ)

☆ اللہ تعالیٰ ظاہری اعمال کو نہیں دیکھتا۔ **لن ینال اللہ لحو مھا و لا دمآ ؤھا ولکن ینا لہ التقوٰی منکم** ۔(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو ان کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے۔لیکن اللہ تعالیٰ کو تمھارا تقوٰی پہنچتا ہے۔(سورہ الحج)

☆ اللہ تعالیٰ کا علمِ لامحدود : **واللہ یعلم وانتم لا تعلمون**۔(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو علم ہے۔اور تم کو علم نہیں۔

☆ اپنی حالت بدلنے کے لئے خود کوشش کرو۔کیونکہ! **ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما با نفسھم** ۔(ترجمہ) بے شک! اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا۔جب تک کہ وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔(سورہ رعد) بقولِ شاعر!

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی ‏ ‏ نہ ہو خیال جس کو خود اپنی حالت بدلنے کا

☆ دُنیا کی زندگی کی زینت کس لئے ہے ؟ **زھرۃ الحیٰو ۃ الدنیا لنفتنھم فیہ** ۔(ترجمہ) دنیا کی زندگی کی زینت محض ان کی آزمائش کے لئے ہے۔(سورہ طٰہٰ) **اعلموا انما الحیٰو ۃ الدنیا لعب و لھو و زینۃ** .(ترجمہ) جان لو۔کہ! دنیا کی زندگی (تو محض) کھیل کود، تماشا اور زینت ہے۔(سورہ الحدید) **ارضیتم بالحیٰو ۃ الدنیا من الآ خرۃ** ۔(ترجمہ) کیا تم نے دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی کے بدلے پسند کر لی۔ایک جگہ پر ہے۔کہ! **فا ما من طغٰی و اثر الحیٰوۃ الد نیا فان الجحیم ھی الماوٰی** ۔(ترجمہ) تو وہ جس نے سرکشی کی۔اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔تو بے شک جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔(بقول **البلوشی**) ترجیح اول ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور ترجیح دوئم رسول اللہ ﷺ ہونے چاہئیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے مدد مانگنا کیسا ہے ؟ **الیس اللہ بکا ف عبدہ** ۔(ترجمہ) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔(یادرہے۔کہ!) اسی لئے ہمیں سکھایا گیا ہے۔کہ! **ایاک نعبد وایاک نستعین** . ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔اور تجھی سے ہی مدد مانگتے ہیں۔اور قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ! **ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا** ۔تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن جن کو دعا کے لئے پکارتے ہو۔وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔(سورہ الحج۔آیت نمبر 73۔)(لہذا) اُمید صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ سے: **وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر** ۔(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمھارا نہ (تو) کوئی حمائتی ہے اور نہ ہی کوئی مددگار۔(لہذا میرے خیال میں اس کا جواب یہ ہوگا) **ففروا الی اللہ** ۔(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔(میرے خیال میں اس کا جواب یہ ہوگا) **فقد فاز فو زا عظیما**۔(ترجمہ) پس اس نے بڑی کامیابی پائی۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ہاں کثرت عبادت والوں کی تعریف وتوصیف : **کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون و بالا سحار ھم یستغفرون** ۔(ترجمہ) وہ راتوں میں نہایت کم سوتے ہیں۔اور رات کے پچھلے پہر استغفار کیا کرتے ہیں۔(سورہ الذاریات)

☆ جنتی کون ہیں ؟ **الذین اٰمنوا با یتنا و کا نوا مسلمین**۔وہی جنتی ہیں۔جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے۔اور مسلمان ہوئے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں : **انتعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوا ھا** ۔(ترجمہ) اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو۔تو شمار نہیں کر سکتے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا شانِ فضل : **ان اللہ لذو فضل علی الناس** ۔(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔(ایک اور جگہ آیا ہے) **ذٰلک فضل اللہ یؤ تیہ من یشآء** ۔(ترجمہ) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔جسے چاہے عطا فرمائے۔(اسی طرح ایک اور جگہ آیا ہے) **واللہ ذو الفضل العظیم** ۔(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔(یادرہے۔کہ!) صبر کی وجہ سے سلامتی میسر آتی ہے۔قرآنِ حکیم میں آیا ہے۔کہ! **سلٰم علیکم بما صبر تم** ۔(ترجمہ) سلامتی ہو تم پر تمھارے صبر کا بدلہ۔(سورہ رعد۔آیت نمبر 24)

☆ اللہ تعالیٰ کو بھولنے کا انجام : **نسو ا اللہ فنسیھم** ۔(ترجمہ) وہ اللہ تعالیٰ کو بھول بیٹھے۔اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بھلا دیا۔

☆ (ہمارا صدقہ، خیرات وغیرہا کیسے قبول ہوگا) **لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون** ۔ جب تک (کہ) تُم اپنی پسندیدہ چیز سے (یا چیز میں سے خالصتاً) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے۔ ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔ (بمطابق حدیث) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا۔جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے۔جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔(احسان جتلانا بھی بُری خصلت ہے۔) **لاتبطلوا صد قٰتکم بالمن والاذٰی** ۔اپنے صدقات (مستحقین کو دیتے وقت) احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر ضائع مَت کرو۔ **وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا با ید یکم الی التھلکۃ ج واحسنوا ج ان اللہ یحب المحسنین** ۔(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور نیکی کرو۔بے شک ! اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر 286)

☆ عبرت پکڑو : **فا عتبروا یا اولی الابصار** ۔(ترجمہ) اے نگاہ والو ! عبرت پکڑو۔

☆ اللہ تعالیٰ کی مدد : **یا یھا الذین اٰمنوا ان تنصروا اللہ ینصر کم و یثبت اقدا مکم** ۔(ترجمہ) اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے۔تو وہ بھی تمھاری مدد کرے گا۔اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔(سورہ محمد۔آیت نمبر 07)

☆ فسادی لوگوں کو سخت تنبیہ : **لا تفسدوا فی الارض** ۔(ترجمہ) زمین پر فساد نہ کرو۔(کیونکہ قرآنِ حکیم میں واضح طور پر آیا ہے۔کہ) **ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظا لمون ط انما یؤخر ھم لیوم تشخص فیہ الابصار لا** ۔(ترجمہ) (اے مومنو!) تم ہرگز یہ مت سوچو۔کہ یہ ظالم جو عمل (ظلم وستم اور حق تلفی) کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ اِن (کے برے اعمال) سے بے خبر ہے۔وہ (تو) ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے۔جس میں ان کی

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گیں۔(سورہ ابراہیم۔آیت نمبر 42) پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے۔کہ! **واصبر حتی یحکم اللہ ج وھو خیر الحاکمین ع** ۔(ترجمہ) (مصائب ومشکلات پر) صبر کریں۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آجائے۔اور وہ (یقیناً) سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔(سورہ یونس۔آیت نمبر 109) قرآن میں ہے۔کہ! **ام حسب الذین یعملون السیأت ان یسبقونا ط ساء ما یحکمون** ۔کیا وہ لوگ جو بُرے کام کرتے ہیں۔کیا وہ یہ سمجھتے ہیں۔کہ! ہم جیت جائیں گے۔ان کا بہت بُرا اندازہ ہے۔جو وہ لگا رہے ہیں۔(سورہ العنکبوت۔آیت نمبر 04) سب سے آخری فیصلہ کس کے اختیار میں ہے؟ **و الی اللہ عاقبۃ الامور** ۔اور تمام معاملات کا آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔(سورہ لقمان۔22)

☆ تمام امور کس کے دائرہ اختیار میں ہیں؟ **بل للہ الامر جمیعا** ۔اور سب کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔**اللہ یفعل ما یشاء** ۔اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے،کرتا ہے۔**و کل امر مستقر** ۔اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔**وما تشآؤن الا ان یشآء اللہ رب العالمین** ۔اور تمھارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔جب تک اللہ رب العالمین نہ چاہے۔**و ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو ط وان یمسسک بخیر فھو علی کل شیء قدیر** ۔اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی سختی (تکلیف) پہنچائے۔تو اس (رب) کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں۔اور اگر تمھیں اللہ تعالیٰ کوئی نفع (خیر،نعمت،راحت) عطا کرے۔(تو کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔کیونکہ) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

☆ انسان اشرف الخلوقات! **و لقد کرمنا بنی اٰدم** ۔اور حقیقت تو یہ ہے۔کہ! ہم نے بنی آدم (حضرت آدمؑ کی اولاد) کو عزت و بزرگی عطا کی۔(قرآن میں ہے) **و فضلنا ھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا** ۔اور ہم نے اپنی جمیع مخلوقات میں (بنی آدم) کو نمایاں فوقیت بخشی۔

☆ عبادات (یعنی قرآن،اذکار و وظائف پڑھنے یا نماز ادا کرنے) سے پہلے خود کو مزین کرنا کیسا ہے؟ **یبنی اٰدم خذ و ازینتکم عند کل مسجد** ۔اے حضرت آدمؑ کے بیٹو و بیٹیو! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو۔(اسی لئے) لازمی ہے۔کہ! کپڑوں کا پاک ہونے کے ساتھ ساتھ صاف وخوشبودار رہونا بھی مستحسن عمل ہے۔لوگ اس بات کا خیال نہیں رکھتے۔

☆ برائیاں دور کرنے کا آسان ترین نسخہ! **ان الحسنات یذھبن السیات** ۔درحقیقت نیکیاں،برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔**ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم و ند خلکم مد خلا کریما** ۔اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے۔کہ جن سے تمھیں منع کیا گیا ہے۔تو ہم تم سے تمھارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے۔اور تمھیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔(سورہ النساء۔آیت نمبر 31)

☆ نیک اعمال والوں کے لئے کیا خوش خبری ہے؟ **ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعلمون** ۔اپنے اعمال کے ذریعے جنت میں داخل ہو جاؤ۔(کیونکہ نیک اعمال سرانجام دینے والے اللہ تعالیٰ کے قہر سے محفوظ ہیں۔جیسا کہ قرآن حکیم میں آیا ہے) **و عملوا الصلحت** ۔(سورہ العصر)

☆ خوشحالی کیسے! **الذین اٰمنوا و عملوا الصلحت طو بیٰ و حسنِ مآب** ۔جو لوگ ایمان لائے۔اور نیک کام بھی کئے۔اِن کے لئے خوشحالی بھی ہے۔اور بہترین خزانہ۔(لیکن بمطابق قرآن) **واذا مسہ الخیر منو عا** ۔اور جب خوشحالی آتی ہے۔تو (بندہ) بہت بخیل بن جاتا ہے۔

☆ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دائمًا ہدایت طلب کرتے رہنا چاہئے۔کیونکہ! **و من یضلل اللہ فما لہ من ھاد** ۔اور جس کو (خدانخواستہ) اللہ تعالیٰ ہی گمراہ کر دے۔تو اس کو راہ دِکھانے والا کوئی نہیں۔**و من یرد اللہ فتنتہ فلن تملک لہ من اللہ شیئا** ۔اور جس کو اللہ تعالیٰ (ہی خود) گمراہ کرنے کا ارادہ کر لے۔تو اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے کچھ اختیار نہیں رکھتا۔

☆ حق کیا ہے؟ **الحق من ربک فلا تکن من الممترین** ۔حق (تو صرف اور صرف) وہی ہے۔جو تمھارے رب کی طرف سے (قرآنِ حکیم میں) آیا ہے۔لہٰذا شک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا۔(سورہ آل عمران۔آیت نمبر 60)

☆ حق پر کون ہے؟ **ان الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعا لست منھم فی شیء ط** جن لوگوں نے اپنے دین میں بہت سے راستے (فرقے) نکالے۔اور متعدد ٹکڑوں میں بٹ گئے۔ان سے آپ کو (ان سے) کوئی کام نہیں۔(سورہ انعام۔آیت نمبر **159**) ایک اور جگہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔کہ!**ولا تکون کالذین تفرقوا واختلفوا من م بعد ما جاءھم البینٰت ط و اولئک لھم عذاب عظیم** ۔(ترجمہ) اور تم ان لوگوں کی طرح مَت ہو جانا۔جو تفرقہ میں پڑ گئے۔باوجودیکہ! ان کے پاس روشن دلیل آئی۔لیکن پھر بھی انہوں نے اختلاف کیا۔اور ان کے لئے بڑا عذاب (تیار) ہے۔ اس ضمن میں یہ فقیر حقیر (البلوشی) قارئین کی خدمت میں نہایت ادب اور تاسف سے عرض گزار ہے۔کہ! آج ہمارے ہاں لوگ خود کو دیوبندی،بریلوی،اہلِ حدیث کہلوانا نہ صرف پسند کرتے ہیں۔بلکہ اس بات پر بے حد فخر بھی محسوس کرتے ہیں۔

☆ خواہشات کا فلسفہ! **و غرتکم الامانی حتی جآء امر اللہ** ۔اور جھوٹی تمناؤں نے تمھیں دھوکہ میں ہی رکھا۔یہاں تک کا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آگیا۔(خواہشات کے پیچھے جانا کیسا) **لا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللہ** ۔(ترجمہ) اور خواہش کے پیچھے مت جانا۔کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دے گی۔(زمین پر کیا باقی رہے گا؟) **کل من علیھا فان** ۔ہر چیز جو زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے۔(صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدس ہی باقی رہے گی) **و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام** ۔اور آپ کے رب کی جلال والی،فضل و کرم والی ذات ہی باقی رہے گی۔(سورہ الرحمٰن۔آیت نمبر 27)۔(اور یہ بھی یاد رکھو۔تا کہ دُنیا کی محبت تمھارے قلوب سے ختم ہو جائے)! **ان الیٰ ربک الرجعیٰ** ۔یقیناً لوٹنا تیرے رب (ہی) کی طرف ہے۔

☆ اندازِ کلام! **و قل لعبادی یقولوا التی ھی احسن** ۔اور میرے بندوں سے کہہ دیں۔کہ وہ لوگوں سے ہمیشہ اچھی باتیں کیا کریں۔

☆ نیک اعمال کی جزا ؟ **ادخوا الجنة بما کنتم تعملون** ۔تم لوگ اپنے اعمال کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جو تم کیا کرتے تھے۔

☆ اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے۔تو ؟ **و اما ینز غنک من الشیطٰن نزغ فا ستعذ با لله ط انه هو السمیع العلیم** ۔اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے۔تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔یقیناً! وہ بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

☆ زور سے یا بآوازِ بلند بولنا کیسا ہے؟ **و اغضض من صو تک** ۔اور اپنی آواز دھیمی رکھا کرو۔

☆ ہدایت کس کیلئے؟ **و یهدی الیه من ینیب** ۔اور (اللہ تعالیٰ تو اُن لوگوں کو) راہ دکھاتا ہے۔جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔(لیکن یاد رہے۔کہ) ہمیں رجوع کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی لازمی کرنی چاہیئے۔کیونکہ! **الله یجتبی الیه من یشآء** ۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔چُن کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔کیونکہ! فلسفہءِ ہدایت بھی فضلِ ربی پر منحصر ہوتا ہے۔ **و لو شئنا لا تینا کل نفس هد لها** ۔اگر ہم چاہتے۔تو ہر نفس کو ہدایت نصیب فرما دیتے۔(سورہ سجدہ۔32) **وما یتذ کر الا من ینیب** ۔نصیحت تو (صرف) وہی حاصل کرتا ہے۔جو (اخلاص اور کوشش سے اللہ کی طرف) رجوع کرتا ہے۔(سورہ غافر۔آیت نمبر13)

☆ صبر کا صلہ،اَجر اور بدلہ کیا ہے ؟ **انما یو فی الصابرون اجر هم بغیر حساب** ۔(ترجمہ) صبر کرنے والوں کو اُن (کے صبر پر قائم رہنے) کا بے حساب اجر ملے گا۔(39 .10) ایک اور جگہ پر آیا ہے۔کہ! **ان الله مع الصا برین** ۔(ترجمہ) بے شک! اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔اسی طرح ایک اور جگہ پر آیا ہے۔**والله یحب الصا برین** ۔(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا دوست ہے۔ **و لمن صبر و غفر ان ذلک لمن عزم الامور** ۔(ترجمہ) اور جو صبر کرلے۔اور معاف کر دے۔یقیناً! یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

☆ قرآن میں اخلاص کو کیسے بیان کیا گیا ہے؟ **فمن کان یر جوا لقآء ربه فلیعمل عملا صا لحا و لا یشرک بعبادة ر به ا حدا** ۔جو شخص اپنے رب سے ملنے کا امیدوار ہو۔تو اسے چاہیئے۔کہ! نیک عمل کیا کرے۔اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔(کہف۔110)

☆ اللہ تعالیٰ کا اختیارِ کلی : **و لله ملک السمٰوٰت والارض ط یغفر لمن یشآء و یعذب من یشآء ط و کان الله غفورا رحیما o** ۔اور زمین و آسمان کی سلطنت اللہ ہی کی ہے۔(تو وہ) جسے چاہے بخش دے۔اور جسے چاہے۔عذاب دے۔اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

☆ دورانِ تبلیغ غیر مسلموں کو،عیسائیوں کو،یہودیوں وغیرہا کو قرآنِ حکیم کی کس آیت سے تبلیغ یا دعوتِ اسلام شروع کرنی چاہیئے؟ **یا اهل الکتٰب تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا الله ولا نشرک به شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله ط** (سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر20) اے اہلِ کتاب! ایسے کلمے کی طرف آؤ۔جو ہمارے اور تمھارے مابین یکساں ہے۔اور وہ (کلمہ یا بات) یہ ہے۔کہ! ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں۔اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔اور ہم میں کوئی ایک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو (اپنا) رب نہ بنائے۔

☆ کسی کا مذاق اُڑانا،کسی پر ہنسنا،آپس میں طعنہ زنی کرنا برے نام رکھ کر پکارنے والوں کی قرآنِ حکیم میں مذمت : **یا یها الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منهم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منهن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک هم الظٰلمون** ۔اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں۔ہوسکتا ہے۔وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں۔اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں۔ہوسکتا ہے۔وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔اور آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو۔اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے۔اور جو توبہ نہ کریں۔تو وہی ظالم ہیں۔(سورہ الحجرات۔آیت نمبر18)

☆ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے مطابق مشکل حالات میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے ؟ **تبارک الذی بیده الملک وهو علی کل شیء قدیر .** کہہ دو میرے ان بندوں سے،کہ جنھیں حالات ناممکن لگ رہے ہیں۔میں ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہوں۔(سورہ ملک۔آیت 01)

☆ ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ریکارڈ: **ان کان مثقال حبة من خردل ا تینا بها ط و کفٰی بنا حٰسبین** ۔اور اگر (کسی کا کوئی نیک و بد عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا۔تو ہم اسے (بروزِ قیامت سامنے) لے آئیں گے۔اور حساب کتاب لینے کے لئے ہم (اکیلے ہی) کافی ہیں۔

☆ عزت کا حصول کیسے ؟ **من کان یرید العز فلله العزة جمیعا ۔ الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یر فعه** ۔ جو کوئی عزت چاہتا ہے۔(تو وہ لازمی طور پر یاد رکھے۔کہ) تمام تر عزت اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے۔اُس کے ہاں جو چیز اوپر چڑھتی ہے۔وہ صِرف پاکیزہ قول ہے۔اور عملِ صالح اس کو اوپر چڑھاتا ہے۔(سورہ فاطر۔آیت نمبر10)

☆ قرآنِ حکیم میں مال اور اولاد کے بارے میں حکم: ۔ **واعلموا انما اموالکم والولادکم فتنة ط وان الله عنده اجر عظیم** ۔(سورہ انفال۔آیت نمبر28) اور تم اس بات کو جان لو۔کہ تمھارے اموال (جو کہ تمھیں غافل کر دیں) اور تمھاری اولاد (کہ جس کی محبت اللہ و رسولؐ پر غالب آجائے) ایک آزمائش (بمثل فتنہ) کی چیز ہے۔اور اس بات کو بھی جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بھاری اَجر ہے۔

☆ کسی مسلمان کے غیر مسلم بہن بھائیوں کے متعلق کیا قرآنی حکم ہے؟ **یا یها الذین اٰمنوا لا تتخذوا ابآ ء کم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ط ومن یتو لهم منکم ط فأ و لٰئک هم الظلمون** ۔(سورہ توبہ۔23) اے ایمان والو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست مت بناؤ۔اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔تم میں سے جو بھی ان (کافر و مشرک باپ و بھائیوں) سے محبت رکھے گا۔وہ پورا گناہ گار اور ظالم ہے۔

اسلام کے اوائل میں آنحضور نبی مکرم ﷺ نے جب کفار کو دعوت دینا شروع کی ۔ تو جن لوگوں نے دعوتِ اسلام قبول کی ۔ اِن کی وجہ سے ان کے والدین اور بہن بھائی ان کے جانی دشمن ہو گئے ۔ حتیٰ کہ بعض غزوات میں بھائی نے اپنے سگے بھائی اور باپ کا بطور دشمن سامنا بھی کیا ۔

☆ قرآنِ حکیم کا منافقین کے بارے میں حکمِ قرآنی کیا ہے؟ منافق مرد اور منافق عورتوں کی کیا پہچان ہے ؟ **المنٰفقین والمنٰفقٰت بعضھم من بعض ۔ یامرون بالمنکر و ینھون عن المعروف و یقبضون ایدیھم ط نسوا اللہ فنسیھم ط ان المنٰفقین ھم الفٰسقون ۔ وعداللہ المنٰفقین والمنٰفقٰت والکفار نار جھنم خٰلدین فیھا ط ھی حسبھم ج ولھم عذاب مقیم** ۔ (سورہ توبہ ۔ 68-67) تمام منافق مرد و عورت آپس میں ایک ہی ہیں ۔ یہ بُری باتوں کا حکم دیتے ہیں ۔ اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں ۔ اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں ۔ (یعنی بخل کرتے ہیں) یہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھلا دیا ۔ بے شک منافق ہی فاسق و بدکردار ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں اور عورتوں سے آگ کا وعدہ کر چکا ہے ۔ جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔ وہی انہیں کافی ہے ۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے ۔ اور انہیں کے لئے اللہ تعالیٰ کا دائمی عذاب ہے ۔ (یاد رہے ۔ کہ!) منافق یہ سمجھتا ہے ۔ کہ! وہ جو کچھ سوچتا اور کرتا ہے ۔ کسی کو معلوم نہیں ۔ حالانکہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ! **ربکم اعلم بما فی نفو سکم** ۔ تمھارا رب خوب جانتا ہے ۔ کہ تمھارے قلوب میں کیا ہے ۔ (سورہ بنی اسرائیل ۔ 25) احادیث میں منافق کی چار علامات بیان کی گئی ہیں ۔ خائن ۔ جھوٹا ۔ وعدہ خلاف اور بوقت جھگڑا گالی بکنے والا ۔ (الحدیث) یاد رہے ۔ کہ! زبان و دل کا یکساں نہ ہونا نفاقِ عملی کہلاتا ہے ۔ دل میں کچھ زبان پر کچھ، یہ دوغلی پالیسی منافقت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ۔ جو کہ آج کل عام ہے ۔

☆ اچھا ٹھکانہ کہاں ہے؟ **واللہ عندہ حسن المآب** ۔ اور اچھا ٹھکانہ تو (صرف) اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے ۔

☆ کسی کو معاف کرنے اور معاملات کو درست رکھنے یا کرنے کا کیا فائدہ ہے ؟ **فمن عفا و اصلح فا جرہ علی اللہ** ۔ پس جو معاف کرے ۔ اور اور اصلاح سے کام لے ۔ (تو) اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے ۔ (سورہ الشوریٰ ۔ آیت نمبر 40)

☆ عبادتِ الٰہی کیسے کی جائے؟ **و اعبد ربک حتی یا تیک الیقین**. عبادتِ ربی (اس طرح) کرو ۔ حتیٰ کہ یقین (موت) آجائے ۔ (سورہ الحجر ۔ 99)

☆ ہدایت کیسے نصیب ہوسکتی ہے ۔ **ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم** ۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا ۔ وہ (یقیناً) ہدایت پا گیا ۔ (سورہ آلِ عمران ۔ آیت نمبر 101) لیکن کوشش میں اخلاص ہونا ضروری ہے ۔ کیونکہ! **یعلم ما تکسب کل نفس** ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ۔ کہ! ہر شخص کیا کچھ کر رہا ہے ۔ (سورہ الرعد ۔ آیت نمبر 42)

☆ احسان کا بدلہ : **ھل جزآء الاحسان الا الاحسان** ۔ سوائے احسان کے ، کیا احسان کا کچھ اور بدلہ بھی ہے ؟ کیونکہ! اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ۔ کہ! **واحسن کما احسن اللہ الیک** ۔ اور احسان کرو ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے ۔ (سورہ القصص)

☆ احسان کس کس پر ؟ **واعبدا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا و بالوالدین احسانا و بذی القربیٰ والیتٰمی والمسٰکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصا حب بالجنب وابن السبیل لا وما ملکت ایما نکم ط ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخور ا** ۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو ۔ اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ ۔ اور ماں باپ ، قرابت والوں ، یتیموں محتاجوں ، رشتہ داروں و ہمسایوں ، اور اجنبی ہمسائیوں اور رفقائے پہلو (پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو (بھی) لوگ تمھارے قبضے (ماتحت) ہوں ۔ سب کے ساتھ احسان کرو ۔ کیونکہ! اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔ اور تکبر کرنے (بڑائی والوں) کو کبھی دوست نہیں رکھتا ۔ **واما بنعمۃ ربک فحدث** ۔ اور ہر حال میں اپنے رب کے احسان کا ذِکر کرتے رہو ۔ (سورہ ۔ آیت نمبر 11) کیونکہ! اللہ کا ذکر کرنے ، شکرادا کرنے ، احسان یاد کرنے کا نہ صرف اجر و ثواب ہے ۔ بلکہ دینی و دنیاوی فائدہ بھی ہے ۔

☆ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ کے ہاں مذمت : **ویل للمطففین** ۔ بڑی خرابی میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی ۔

☆ کیا بروزِ قیامت کوئی بندہ اپنی نیکی کسی کو دے کر بچا پائے گا یا کوئی اس جہاں میں کسی کی خاطر جھوٹ بول کر یا بددیانتی کر کے اگلے جہاں خود کو چھڑا پائے گا ؟ **الا تزروازرۃ وزرا اخری**. (ترجمہ) کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھا پائے گا ۔ (سورہ نجم ۔ آیت نمبر 62)

☆ کیا ۔ ہم مسلمانوں کی ایک بہت بڑی خامی یہ بھی ہے ۔ کہ! قرآنِ حکیم کے کچھ حصہ پر ایمان رکھتے ہیں ۔ جبکہ کچھ حصہ کا انکار کرتے ہیں ۔ جیسا کہ نماز تو ہم پڑھتے ہیں ۔ مگر سود بھی کھاتے ہیں ، جھوٹ بھی بولتے ہیں ، صلہ رحمی بھی نہیں کرتے ۔ حالانکہ! قرآنِ حکیم میں رب متعال کا بالکل واضح حکیم ہے ۔ کہ! **افتؤمنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض ج فما جزآء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ج و یوم القیمۃ یردون الی اشد العذاب ط وما اللہ بغافل عما تعملون** ۔ کیا تم کتاب (احکاماتِ قرآنی کے) بعض حصوں پر تو ایمان رکھتے ہو ۔ جبکہ بعض کا انکار کرتے ہو ۔ پس تم میں سے جو شخص ایسا کرے ۔ اس کی اور کیا سزا ہو سکتی ہے ماسوائے اس کے ، کہ! دنیا کی زندگی میں (احکاماتِ قرآنی کے منکر شخص) کو ذلت و رسوائی ہو ۔ اور بروزِ قیامت اسے سخت عذاب کی طرف لوٹایا جائے ۔ اور (تم ہمیشہ یہ بات یاد رکھو ۔ کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے جملہ کاموں سے باخبر ہے ۔ (سورہ بقرہ ۔ آیت نمبر 85)

﴿اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ۔ کہ! وہ ذاتِ بابرکات اپنے خصوصی فضل و کرم اور عزت و رفعت اور اپنے حبیبِ صادق پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے تصدق و توسل سے میری یہ سعی (سوالاتِ انسانی معہ جواباتِ رحمانی) اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرمائے ۔ اور اس کتاب کو میرے لئے ، میرے اہلِ خانہ ، عزیز و اقارب ، دوست و احباب ، تمام مسلمانوں کے لئے مفید و نافع بنائے ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ۔ آمین ثم آمین﴾

سوالاتِ انسانی و جواباتِ رحمانی از قرآنِ حکیم

سوال۔ حکمِ الٰہی و حکمِ رسولؐ میں فرق! قرآنِ حکیم کے ہوتے ہوئے آنحضور ﷺ کے قول و فعل کی اہمیت!

جواب۔ من يطع الرسول فقد اطاع الله ۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی۔ (تو) یقیناً اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ (اسی طرح قرآن میں ہے) **فلا وربک لا يؤمنون حتّٰى يحكموک فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا فى انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما** ۔ (سورہ نساء۔ آیت نمبر **75**) تو (اے محبوب ﷺ) آپ ﷺ کے رب کی قسم! وہ لوگ (اُس وقت تک) مسلمان نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک کہ وہ (تمام لوگ) آپ ﷺ کو ہر اس جھگڑے میں حاکم نہ مانیں۔ جو ان کے درمیان پیدا ہو۔ اور پھر اپنے قلوب میں ہر اس فیصلے سے کوئی تنگی نہ پائیں۔ جو (کہ) آپ ﷺ نے کیا۔ اور (آنحضور نبی اکرم ﷺ کے ہر فیصلے کو) بخوشی دل سے مان لیں۔ (کیونکہ) سیرت الرسولؐ عین قرآن کی تفسیر ہے۔

سوال۔ وہ کون لوگ ہیں۔ جن پر کوئی اداسی یا غم نہیں ہوتا؟

جواب۔ من اٰمن بالله واليوم الاٰخر وعمل صالحا فلهم اجرهم عند ربهم. ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر **62**) جو (لوگ) اللہ تعالیٰ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے۔ اور نیک عمل کرے۔ تو اُن کے اجر ان کے رب کے پاس ہیں۔ اور ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ (کسی قسم کی کوئی) اُداسی ہے۔

سوال۔ جب ہم پر کوئی مصیبت یا آزمائش آئے۔ تو ہمیں کیا کہنا چاہیئے؟

جواب۔ الذين اذا اصابتهم مصيبة. قالوا انا لله وانا اليه راجعون ۔ (سورہ بقرہ۔ **156**) **ترجمہ**۔ جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت پیش آتی ہے۔ تو (وہ لوگ) کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔ اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سوال۔ تعلیماتِ قرآنی کی روشنی میں قصاص لینا کیسا ہے؟

جواب۔ يايها الذين اٰمنوا كُتِبَ عليكم القصاص فى القتلٰى. الحر بالحر والعبد بالعبد والاُنثٰى بالاُنثٰى. فمن عفى له من اخيه شىء فاتباع م بالمعروف واداء اليه باحسان. ذٰلک تخفيف من ربكم ورحمة. فمن اعتدٰى بعد ذٰلک فله عذاب اليم. ولكم فى القصاص حيٰوة يآولى الالباب لعلكم تتقون ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر **179-177**) اے ایمان والو! تم پر مقتولین کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ (مگر) ہاں! جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے۔ (تو) اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہیئے۔ اور آسانی کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہیئے۔ تمہارے رب کی جانب سے یہ تخفیف اور رحمت ہے۔ اس کے بعد بھی جو سرکشی کرے۔ اسے دردناک عذاب ہوگا۔ (اے عقل مندو) قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے۔ اس باعث کہ تم (کسی کے قتلِ ناحق سے) رُک جاؤ۔

سوال۔ ہمیں روزے کس فائدے کے حصول کے لئے رکھنے چاہئیں؟ اور اگر کوئی شخص روزے نہ رکھ سکتا ہو تو اس کے لئے قرآنِ حکیم میں کیا حکم ہے؟

جواب۔ يايها الذين اٰمنوا كُتِبَ عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون. اياما معدودٰت. فمن كان منكم مريضا او على سفر فعدة من ايام اُخر. وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين. فمن تطوع خيرا فهو خيرله. وان تصوموا خيرلكم ان كنتم تعلمون ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر **184-183**) اے ایمان والو! تم پر (رمضان کے) روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر (روزے) رکھنا فرض کیا گیا تھا۔ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند ہی دن ہیں۔ لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو۔ یا سفر میں ہو۔ تو وہ اور دنوں میں گنتی پورا کرلے۔ اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا (کھلا) دیں۔ پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے۔ وہ اسی کے لئے بہتر ہے۔ لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہے۔ اگر تم جانتے ہو۔ اسی طرح رمضان کے روزوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک آیا ہے۔ کہ! **فمن شهد منكم الشهر فليصمه. ومن كان مريضا او علٰى سفر فعدة من ايام اخر. يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر ولتكملوا العدة ولتكبروا الله علٰى ما هدٰكم. ولعلكم تشكرون** ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر **185**) تم میں سے جو اس مہینے کو پائے۔ اسے روزے رکھنے چاہئیں۔ ہاں جو بیمار ہو۔ یا مسافر ہو۔ اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے۔ سختی کا نہیں۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) چاہتا ہے۔ کہ تم گنتی پوری کرلو۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائی بیان کرو۔ اور اس کا شکرادا کرو۔

سوال۔ شراب اور جوئے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قرآن حکیم میں کیا حکم ہے؟

جواب۔ يسئلونک عن الخمر والميسر. قل فيهما اثم كبير و منافع للناس. واثمهما اكبر من نفعهما ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر **219**) لوگ آپ ﷺ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیئے۔ (کہ) ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔ اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے کہیں زیادہ ہے۔

سوال۔ صلوٰۃ وسطیٰ (نمازِ عصر) کی ادائیگی کا کیا حکم منجانبِ الٰہی آیا ہے؟

جواب۔ حافظوا على الصلوٰة الوسطٰى ۔ (سورہ بقرہ۔ **238**) نمازوں کی حفاظت کرو۔ بالخصوص نمازِ وسطیٰ (یعنی نمازِ عصر) کی۔ (یاد رہے۔ کہ!) کچھ علماء کے نزدیک نمازِ وسطیٰ سے مراد نمازِ فجر ہے۔ اور وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ! اگلے دن کا آغاز غروبِ آفتاب سے ہوتا ہے۔ نہ کہ رات

12:00AM یا طلوعِ آفتاب سے۔ کیونکہ! ماہِ رمضان کا آغاز بھی غروبِ آفتاب سے ہوجایا کرتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سوال۔ اگر کوئی شخص فقر و افلاس سے تنگ آکر بے حیائی کا راستہ اختیار کر لے۔ تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے ؟

جواب۔ الشیطٰن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشآء. واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا. واللہ واسع علیم ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر **268**) شیطان لعین تمھیں فقیری سے ڈراتا دھمکاتا ہے۔ اور (اس فقیری و افلاس سے نکلنے کے لئے بطور تدبیر) بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔ (جبکہ) اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ (بے شک) اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔

سوال۔ حکمت کا عطا کیا جانا کیا فائدہ رکھتا ہے ؟

جواب۔ یؤتی الحکمۃ من یشآء. ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا. وما یذکرو الا اولوالالباب ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر **269**) وہ جس کو چاہتا ہے۔ حکمت عطا فرماتا ہے۔ اور جسے حکمت دی گئی۔ اسے تو خیر کثیر (بہت بڑی بھلائی) عطا کی گئی۔ اور نصیحت صرف ہوش مند (عقل والے) ہی حاصل کرسکتے ہیں۔

سوال۔ صدقہ خیرات کرنے اور پوشیدہ طور پر مساکین کی مدد کرنے والوں کو کیا حاصل ہوگا ؟

جواب۔ انما تبدوالصدقٰت فنعما ھی. وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھوخیرلکم. ویکفر عنکم من سیاٰتکم. واللہ بما تعملون خبیر ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر **271**) اگر تم صدقے خیرات کو ظاہر کرو۔ تو وہ بھی اچھا ہے۔ اور اگر تم اسے پوشیدہ (طور پر) مسکینوں کو دے دو۔ تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔ (اس صدقے وخیرات اور مساکین کی مدد کے عوض) اللہ تعالیٰ تمھارے گناہوں کو مٹا دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمھارے تمام اعمال کی خبر رکھنے والا ہے۔

سوال۔ کیا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کسی سے ادھار او رلین دین کے معاملہ کو لکھنا درست ہے ؟

جواب۔ یا یھا الذین اٰمنوا اذا تدا ینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ. ولیکتب بینکم کاتب بالعدل ۔ (سورہ بقرہ۔ **281**) اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک میعادِ مقررہ تک اُدھار کا معاملہ کرو۔ تو اسے لکھ لیا کرو۔ اور چاہیئے۔ کہ (کوئی) کاتب عدل (انصاف) سے لکھ لیا کرے۔

سوال۔ کسی کو بادشاہی وسلطنت دینا یا اس سے چھین لینا اور کسی کو عزت دینا یا عزت چھین لینا کس ذات کا امر ہے ؟

جواب۔ قل اللھم مٰلک الملک تؤتی الملک من تشآء وتنزع الملک ممن تشآء. وتعز من تشآء وتذل من تشآء. بیدک الخیر. انک علی کل شیء قدیر ۔ (ال عمران۔ آیت **26**) آپ ﷺ کہہ دیجیئے۔ اے تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے۔ اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے۔ اور تو جسے چاہے عزت دے۔ اور جسے چاہے ذلت دے۔ تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

سوال۔ اگر کوئی شخص مومنین کے بجائے کفار سے دوستی کر لے۔ تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

جواب۔ لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیآء من دون المؤمنین. ومن یفعل ذٰلک فلیس من اللہ فی شیء ۔ (سورہ ال عمران۔ آیت نمبر **29**) مومنوں کو چاہیئے۔ کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا یار و مددگار نہ بنائیں۔ اور جو ایسا کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

سوال۔ کیا اللہ تعالیٰ کی اطاعت و تابعداری کے لئے آنحضور نبی مکرم ﷺ سے محبت بھی شرط ہے ؟

جواب۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنو بکم. واللہ غفور رحیم ۔ (سورہ ال عمران۔ آیت نمبر **31**) آپ ﷺ کہہ دیجیئے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری تابعداری کرو۔ (مجھ سے محبت اور میری پیروی کے عوض) اللہ تعالیٰ خود تم سے محبت کرے گا۔ اور (آپ ﷺ کی خاطر) ان کے گناہ معاف کردے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ (قران میں ہے) **من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** ۔ (سورہ نساء۔ آیت نمبر **80**) جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے۔ (تو گویا) اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

محمد ﷺ کی محبت، دین کی شرطِ اول ہے — اگر نہ ہو یہی تو، دین ہی نامکمل ہے

سوال۔ غیبت کرنے اور بدگمانی کرنے والوں کے بارے میں قرآنِ حکیم کی کیا تعلیمات ہیں ؟

جواب۔ یا یھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن. ان بعض الظن اثم ولا تجسسو ولا یغتب بعضکم بعضا. ایحب احد کم ان یا کل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ. واتقواللہ. ان اللہ تواب رحیم ۔ (سورہ حجرات۔ آیت نمبر **12**) اے ایمان والو! بہت سے بدگمانوں سے احتراز کرو۔ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو۔ اور نہ (ہی) کوئی کسی کی غیبت کیا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا۔ کہ (وہ) اپنے مَرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے ؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کروگے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا بہت مہربان ہے۔

سوال۔ ایمان والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ کی نظر میں اہمیت ہے ؟

جواب۔ واما الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت فیو فیھم اجو رھم. واللہ لا یحب الظّٰلمین ۔ (سورہ آلِ عمران۔ **57**) لیکن ایمان والوں اور نیک اعمال سرانجام دینے والوں کو اللہ تعالیٰ ان کا پورا پورا ثواب عطا فرمائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

سوال۔ اللہ تعالیٰ کے گھر (بیت اللہ شریف) کن خصائل کا حامل ہے ؟

جواب۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبٰرکا وھدی للعٰلمین ۔ (سورہ آلِ عمران۔ آیت نمبر **96**) اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو

لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا۔ وہی ہے۔ جو مکہ (معظمہ) میں ہے۔ جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے۔

سوال۔ کیا ہمیں ہمیشہ مسلمان (اسلام پر قائم رہنے) کی دعا کرنی ضروری ہے؟

جواب۔ یا یھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقٰتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 102) اے ایمان ولو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو۔ جتنا اس سے ڈرنا چاہیئے۔اور دیکھو۔مرتے دَم تک مسلمان ہی رہنا۔

سوال۔ سود کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ یایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربٰوا اضعافا مُضٰعفة. واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 130) اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تاکہ تمھیں نجات مِل سکے۔

سوال۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کا حق دار کون ہے؟

جواب۔ واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 132) اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی (کامل) فرمانبرداری کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

سوال۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سے سب سے زیادہ مکرم (عزت وعظمت اور وقار کا حامل) کون ہے؟

سوال۔ کیا قلب کی پاکیزگی لازمی ہے؟ فلاح کس نے پائی؟ مومنوں نے فلاح کیسے پائی؟

جواب۔ قد افلح المؤمنون یقیناً! ایمان والوں نے فلاح پائی **الذین ھم فی صلاتھم خٰشعون**۔ جو نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں **والذین ھم عن اللغو معرضون**۔ اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں **والذین ھم للزکٰوۃ فٰعلون**۔ اور جو زکوۃ ادا کرتے ہیں **والذین ھم لفروجھم حٰفظون**۔ اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ **قد افلح من زکھا. وقد خاب من دسھا**۔(سورہ شمس۔**9-10**) بے شک (وہ شخص) کامیاب ہوا۔جس نے اس (دل) کو پاک کرلیا۔اور یقیناً (وہ) ناکام ہوا۔جس نے اس (دل) کو گندگی سے آلودہ کرلیا۔ (یہاں پر تزکی سے مراد تزکیہ نفس ہے۔یعنی جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ کرلیا۔وہ مراد (فلاح) کو پہنچ گیا) بقولِ قرآن! **قد افلح من زکھا** ۔یقیناً! وہ فلاح پا گیا۔جس نے (اپنے) نفس کا تزکیہ کیا۔ (بقولِ قرآن) **قد افلح من تزکی** ۔(سورہ اعلیٰ۔آیت نمبر **14**) بے شک وہ شخص کامیاب ہوا۔جس نے (اپنے دل کو) پاک کرلیا۔(بقولِ قرآنِ حکیم) **یوم لا ینفع مال و لا بنون۔ الا من اتی اللہ بقلب سلیم**۔جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا نہ اولاد۔(مگر) ہاں جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آئے گا۔(صرف اُسی کو نجات ملے گی)(سورہ الشعراء۔آیت نمبر 89-88)

بضمن **قلبِ سلیم!** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! **الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب الا وھی القلب الاوھی القلب**۔خبردار! اور بے شک انسان کے بدن میں گوشت کا ایک لوتھڑا (ٹکڑا) ہے۔(اگر) جو وہ ٹھیک ہوگیا۔تو تمام بدن ٹھیک ہوگیا۔اور اگر وہ بگڑ گیا۔تو تمام بدن بگڑ گیا۔سنو! وہ دل ہے۔سنو! وہ دل ہے۔سنو! وہ دل ہے۔(اسی طرح سے ایک اور حدیث میں آیا ہے۔کہ!) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! بندے کا عمل اس وقت درست نہیں ہوسکتا۔جب تک اس کا دل درست نہ ہو۔اور اس کا دل اُس وقت تک درست نہیں ہوسکتا۔جب تک (کہ) اس کی زبان درست نہ ہو۔ احادیث میں ہے۔ **قال رسول اللہ ﷺ اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا**۔(ترمذی شریف۔حدیث حسن) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ! ایمان میں سب سے کامل مومن وہ ہے۔جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو۔ **قال رسول اللہ ﷺ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم** ۔(ترمذی شریف۔نسائی شریف۔بیہقی۔شعب الایمان) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے۔جس کے ہاتھ اور زبان (کی ایذاء سے) مسلمان محفوظ رہیں۔اور مومن وہ ہے۔(کہ) جس سے لوگ اپنی جان اور مال کو مامون سمجھیں۔ **قال رسول اللہ ﷺ لا یزنی الزانی حین یزنی. وھو مؤمن. ولا یشرب الخمر حین یشرب. وھو مؤمن. ولا یسرق حین یسرق. وھو مؤمن. ولا ینتھب نھبة یرفع الناس الیہ فیھا ابصارھم حین ینتھبھا. وھو مؤمن** ۔(صحیح بخاری شریف) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔زانی مومن رہتے ہوئے (کبھی بھی) زنا کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ شرابی مومن رہتے ہوئے (کبھی بھی) شراب نہیں پی سکتا۔ چور مومن رہتے ہوئے (کبھی بھی) چوری کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ لٹیرا ڈاکو مومن رہتے ہوئے (کبھی بھی) لوٹ مار ڈاکہ ڈالنے کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اُٹھی ہوئی ہوں۔اور وہ لوٹ رہا ہو۔ **قال علی ؓ والذی فلق الحبة برأ النسمة انہ لعھد النبی الامی ﷺ الی. أن لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق** ۔(صحیح مسلم شریف) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا۔(کہ) قسم ہے اس ذات کی (کہ) جس نے دانہ کو پھاڑا۔اور ذی روح کو پیدا کیا۔درحقیقت حضرت نبی امی ﷺ نے مجھے یقین دلایا تھا۔کہ جو (کامل) مومن ہوگا۔وہ مجھ سے (یعنی حضرت علی بن ابی طالب ؓ) سے محبت رکھے گا۔اور جو منافق ہوگا۔وہ مجھ سے (یعنی حضرت علی المرتضیٰ ؓ) سے عداوت رکھے گا۔

سوال۔ غزوہ اُحد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟

جواب۔ ولیعلم اللہ الذین اٰمنوا ویتخذ منکم شُھدآء واللہ لا یحب الظّٰلمین ۔(سورہ آلِ عمران۔**140**) درحقیقت (غزوہ اُحد کی پریشانی) اس لئے تھی۔کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ظاہر کردے۔اور تم میں سے بعض کو درجہ شہادت پر فائز فرمادے۔اور (یقیناً) اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

سوال۔ شکر کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ کی نظر میں کیا درجہ و مقام ہے ؟

جواب۔ واشکرولی ولا تکفرون ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر 1152) اور میرا شکرادا کرو۔اور میری ناشکری نہ کرو۔ **ان اللہ لذو فضل علی الناس ولٰکن اکثرالناس لا یشکرون** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر 243) حقیقت یہ ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت فضل فرمانے والا ہے۔لیکن اکثر لوگ (اللہ تعالیٰ کا) شکرادانہیں کرتے۔ **فاتقواللہ لعلکم تشکرون** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 123) لہذا (اگرتم لوگ صرف) اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ توتم شکرگزار ہوگے۔ **و سیجزی اللہ الشّٰکرین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 144) عنقریب اللہ تعالیٰ شکرگزاروں کو نیک بدلہ عطا فرمائے گا۔ **و سنجزی الشّٰکرین** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 145) جولوگ شکرگزار ہیں۔ان کو ہم (اللہ تعالیٰ) جلد ہی نیک بدلہ عطا کریں گے۔ **ما یفعل اللہ بعذا بکم ان شکر تم وامنتم. وکان اللہ شاکرا علیما** ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر 147) اگرتم (اللہ تعالیٰ کے شکرگزار) بنو۔اور (صحیح معنوں میں) ایمان لے آوٴ۔تو اللہ تعالیٰ تمھیں عذاب دے کرآخر کیا کرے گا ؟ اللہ تعالیٰ بڑا قدردان ہے۔اور خوب جاننے والا ہے۔ **کذٰلک یبین اللہ لکم اٰیتہ لعلکم تشکرون** ۔(سورہ مائدہ۔89) اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں کھول کھول کرتمھارے سامنے واضح کرتا ہے۔تا کہ تم شکرادا کرو۔ **لئن شکر تم لا زید نکم ولئن کفر تم ان عذابی لشدید** ۔(سورہ ابراہیم۔07) اگرتم (واقعی) اللہ تعالیٰ کا (خلوصِ دل سے) شکرادا کرو۔تو مَیں تمھیں اور (بھی) زیادہ دوں گا۔اور اگرتم نے (میری) ناشکری کی۔تو (یقین جانو کہ) میرا عذاب بڑا سخت ہے۔ **واللہ اخر جکم من م بطون امّھٰتکم لا تعلمون شیئا. و جعل لکم السمع والابصار والافئدة. لعلکم تشکرون** ۔(سورہ نحل۔78) اور اللہ تعالیٰ نے تمھاری ماوٴں کے پیٹ سے (تم لوگوں) کو ایسی حالت میں نکالا۔کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے۔اور تمھارے لئے کان، آنکھیں اور دل پیدا کئے۔تا کہ تم (اللہ تعالیٰ کا ہر وقت) شکرادا کرو۔ **واشکرو انعمت اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون** ۔(سورہ نحل۔آیت نمبر 114) اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکرادا کرو۔اگرتم واقعی اسی (وحدہ لاشریک) کی ہی عبادت کرتے ہو۔ **ومن رحمتہ جعل لکم الیل والنھار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون** ۔(سورہ قصص73) یہ تو اسی (ذاتِ برحق) نے اپنی (وسیع وعریض) رحمت سے تمھارے لئے رات بھی بنائی اور دن بھی۔تا کہ تم اس میں آرام وسکون کرو۔اور اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔تا کہ تم شکر (بھی) ادا کرو۔

سوال۔ کیا وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی کے مقابلے میں محبوب سمجھتے ہیں۔ان کو ہدایت نصیب ہوتی ہے؟

جواب۔ ذٰلک با نھم استحبوا الحیٰوة الد نیا علی الاٰ خرة وان اللہ لا یھدی القوم الکٰفرین ۔(سورہ نحل۔107) یہ اس لئے کہ ایسے لوگوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں زیادہ محبوب سمجھا۔اور اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ ایسے ناشکرے لوگوں کو ہدایت تک نہیں پہنچایا کرتا۔

سوال۔ کیا کسی کے کہنے سے کوئی جی یا مرسکتا ہے۔جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل حال نہ ہو ؟

جواب۔وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتٰبا مؤجلا ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 145) اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی جاندار مَر نہیں سکتا۔(کیونکہ! ہر جان کے مرنے کا اللہ تعالیٰ کی) کتاب میں مقرر وقت لکھا ہوا ہے۔

اسی طرح سے اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔کہ! **ان ینصر کم اللہ فلا غالب لکم. وان یخذ لکم فمن ذالذی ینصر کم من م بعدہٖ. وعلی اللہ فلیتو کل المؤ منون** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 160) اگر اللہ تعالیٰ تمھاری مدد کرے۔تو تم پر کوئی بھی غالب نہیں آسکتا۔اور اگر وہ تمھیں چھوڑ دے۔تو اس کے بعد کون ہے؟ جو تمھاری مدد کرے۔ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر (ہمیشہ) بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

سوال۔ آنحضور نبی مکرم ﷺ کا اپنی اُمت کے ساتھ معاملہ کیسا ہے؟ قرآن کیا کہتا ہے ؟

جواب۔فبما رحمة من اللہ لنت لھم. ولو کنت فظا غلیظ القب لا نفضوا من حولک. فا عف عنھم واستغفر لھم وشاور ھم فی الامر. فاذا عزمت فتو کل علی اللہ. ان اللہ یحب المتو کلین ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 159) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ﷺ ان پر نرم دل ہیں۔اور اگر آپ ﷺ تندمزاج اور سخت دل ہوتے۔تو یہ سب (لوگ) آپ ﷺ کے پاس سے چھٹ جاتے۔سو آپ ﷺ ان سے درگزر فرمائیں۔اور ان کے لئے استغفار کریں۔اور ان کے ساتھ (کسی) اَمر میں مشورہ (صلاح) کیا کریں۔پھر جب آپ ﷺ کا پختہ ارادہ ہو جائے۔تو اللہ تعالیٰ پر (کامل) بھروسہ کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

سوال۔ شہید کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے ؟

جواب۔ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات. بل احیاء و لکن لا تشعرون ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر 154) اور اللہ تعالیٰ کی راہ کے شہیدوں کو مُردہ مَت کہو۔وہ زندہ ہیں۔لیکن تم اس (بات کا) شعور نہیں رکھتے۔اسی طرح قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ! **ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا. بل احیآء عند ربھم یرزقون** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر 169) جولوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کئے گئے۔ان کو ہرگز مُردہ نہ سمجھیں۔بلکہ وہ زندہ ہیں۔(اور یقیناً وہ) اپنے رب کے پاس سے رزق دیئے جاتے ہیں۔

سوال۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور اَجر کے سلسلے میں قرآنی تعلیمات کیا ہیں ؟

جواب۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرة. وان تک حسنة یضعفھا ویوت من لد نہ اجرا عظیما ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر 40) بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔اور اگر (کسی کی) نیکی ہو۔تو اسے دوگنی کر دیتا ہے۔اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے۔کہ! فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره. ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره ۔(سورہ زلزلۃ۔آیت نمبر08-07) چنانچہ جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی۔وہ اسے دیکھ لے گا۔اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی۔وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا۔

سوال۔ جیسا کہ حضرت خضرؑ کے بارے میں مشہور ہے۔کہ انہیں لمبی عمر عطا کی گئی ہے؟ کیا وہ بھی انتقال فرمائیں گے؟ موت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا واضح وصریح حکم بیان کریں۔

جواب۔ **کل نفس ذآئقة الموت** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر185) ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اسی طرح قرآنِ پاک میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ! **این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة** ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر78) تم جہاں کہیں بھی ہو۔موت تمھیں (یقیناً) آپکڑے گی۔ چاہے تم مضبوط قلعوں میں ہی کیوں نہ ہو۔

سوال۔ کیا اللہ تعالیٰ ہماری (جان و مال واولاد سے) آزمائش کرے گا؟

جواب۔ **لتبلون فی اموالکم وانفسکم** ۔(سورہ آلِ عمران۔آیت نمبر186) یقیناً (اللہ تعالیٰ) تمھارے مالوں اور جانوں سے تمھاری آزمائش کرے گا۔اور قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔کہ!**ونبلوکم بالشر والخیر فتنة** ۔(سورہ انبیاء۔آیت نمبر35) اور ہم (یعنی اللہ تعالیٰ خود) تمھیں آزمانے کے لئے بری اور بھلی حالتوں میں مبتلا کرتے ہیں۔اور قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔کہ! **واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنة** ۔(سورہ انفال۔آیت نمبر08) اور یہ بات سمجھ لو۔کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش (آزمائشی فتنہ) ہیں۔اور قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔کہ!**وجعلنا بعضکم لبعض فتنة** ۔(سورہ فرقان۔آیت نمبر20) اور ہم نے تم لوگوں (اے حضرت انسان) ایک دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے۔اور قرآنِ حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔کہ! **انما اموالکم واولادکم فتنة** ۔(سورہ تغابن۔آیت نمبر15) بے شک! تمھارے مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش (آزمائشی فتنہ) ہیں۔

سوال۔ یتیموں کا مال ناحق طریقے سے ظلم کر کے کھانے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا کیا فیصلہ ہے؟

جواب۔ **ان الذین یاکلون اموال الیتٰمٰی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا. ویصلون سعیرا** ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر10) یقیناً جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں۔وہ اپنے (ہی) پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔

سوال۔ وراثت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قرآنی فیصلہ کیا ہے؟ کس کو کتنی وراثت ملے گی؟

جواب۔ **یُوصِیکُمُ اللّٰهُ فِیٓ أَوْلاَدِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَیَیْنِ فَإِن کُنَّ نِسَاء فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ وَإِن کَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلأَبَوَیْهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ إِن کَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ یَکُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن کَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُوصِی بِهَا أَوْ دَیْنٍ آبَآؤُکُمْ وَأَبناؤُکُمْ لاَ تَدْرُونَ أَیُّهُمْ أَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعاً فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْما حَکِیْما** ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر11) اللہ تعالیٰ تمھیں تمھاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے۔کہ! ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے برابر ہے۔اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں۔اور دو سے زیادہ ہوں۔تو انہیں مال متروکہ کا دوتہائی حصہ ملے گا۔اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے۔اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے۔اور اگر اس (مرے ہوئے) کی اولاد ہو۔اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہیں۔تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ ہے۔ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں۔تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے۔یہ (تمام مذکورہ) حصے اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہیں۔جو مرنے والا کر گیا ہو۔یا ادائے قرض کے بعد۔تمھارے باپ ہوں یا تمھارے بیٹے،تمھیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمھیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے۔یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔

سوال۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق مرد وعورت کا وراثت میں کتنا کتنا حصہ ہے؟

جواب۔ **یو صیکم الله فی اولادکم ق للذکر مثل حظ الا نثیین**. اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے۔تمھاری اولاد کے بارے میں (کہ) بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے مساوی ہے۔(سورہ النساء۔آیت نمبر11)

سوال۔ کیا کسی مسلمان مرد وعورت کا کسی دوسرے ہندو یا مشرک مرد یا عورت سے نکاح جائز ہے؟ **جواب**۔ **ولا تنکحوا المشرکٰت حتّٰی یؤمن** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر221) اور شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں۔تم (ان سے) نکاح نہ کرو۔ **ولا تنکحوا المشرکین حتّٰی یؤمنوا** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر221) اور شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں عورتوں کو نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔

سوال۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق کن کن سے نکاح شرعاً جائز نہیں؟ **جواب**۔ **حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ أُمَّهَاتُکُمْ وَبَنَاتُکُمْ وَأَخَوَاتُکُمْ وَعَمَّاتُکُمْ وَخَالاَتُکُمْ وَبَنَاتُ الأَخِ وَبَنَاتُ الأُخْتِ وَأُمَّهَاتُکُمُ اللاَّتِیٓ أَرْضَعْنَکُمْ وَأَخَوَاتُکُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَآئِکُمْ وَرَبَائِبُکُمُ اللاَّتِیْ فِیْ حُجُورِکُم مِّن نِّسَآئِکُمُ اللاَّتِیْ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَکُونُواْ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْکُمْ وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ أَصْلاَبِکُمْ وَأَن تَجْمَعُواْ بَیْنَ الأُخْتَیْنِ إَلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوراً رَّحِیْماً** ۔(سورہ نساء۔آیت نمبر23)

حرام کردی گئیں تم پر تمھاری مائیں اور تمھاری لڑکیاں اور تمھاری بہنیں، تمھاری پھوپھیاں، اور تمھاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہو اور تمھاری دودھ شریک بہنیں اور تمھاری ساس اور تمھاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمھاری گود میں ہیں۔ تمھاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ ہاں اگر تم نے ان کے ساتھ قربت نہ کی ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور تمھارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمھارا دو بہنوں کا جمع کرنا۔ ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بہت مہربان ہے۔

سوال۔ کسی مومن کو قتل کرنے کی کیا سزا ہے؟

جواب۔ ومن یقتل مؤ منا متعمدا فجز آئہ جہنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما ۔(سورہ نسآء۔ آیت نمبر 93) اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے۔ (تو) اس کی سزا دوزخ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ قرآن میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ! **فکا نما قتل الناس جمیعا. ومن احیا ھا فکا نما احیا الناس جمیعا** ۔(سورہ مائدہ۔ آیت نمبر۔32) جو شخص کسی کو قتل کر ڈالے۔ گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے۔ تو گویا اس نے تمام لوگوں کو حیات دی۔

سوال۔ حضرت عیسیٰؑ کو (نعوذ باللہ) خدا سمجھنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ کیا ہے؟

جواب۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم ۔(سورہ مائدہ۔ آیت نمبر۔17) بے شک! وہ لوگ کافر ہو گئے۔ جنہوں نے کہا۔ کہ! خدا ہی مسیح ابنِ مریم ہے۔

سوال۔ عیسائی عقائد کا حضرت عیسیٰؑ کے مصلوب کئے جانے کے بارے میں قرآن حکیم کا کیا فیصلہ ہے؟

جواب۔ وقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ. وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ. ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن. وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ. وکان اللہ عزیزا حکیما .(سورہ نسآء۔ آیت نمبر 158-157) اور یوں کہنے کے باعث کہ! ہم نے اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو قتل کر دیا۔ حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا۔ اور نہ ہی سولی پر چڑھایا۔ بلکہ ان کے لئے ان (حضرت عیسیٰؑ) کی شبیہ (ہم شکل) بنا دیا گیا۔ یقین جانو۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں (خود بھی) شک میں ہیں۔ انہیں اس کا کوئی یقین نہیں۔ بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے۔ (بہر حال یہ وقعتاً ایک حقیقت ہی ہے۔ کہ) انہوں نے انہیں قتل نہیں کیا۔

سوال۔ عہد و پیمان پورا کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟

جواب۔ یا یھا الذین اٰمنوا اوفوا با لعقود ۔(سورہ مائدہ۔ آیت نمبر 1) اے ایمان والو! (اپنے) عہد و پیمان پورے کرو۔ قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ ہے۔ **من اوفٰی بعھدہ وا تقی فان اللہ یحب المتقین** ۔(سورہ آلِ عمران۔ آیت نمبر 76) جو اپنا اقرار (عہد) پورا کرے۔ اور پرہیز گاری (اختیار) کرے۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے۔

سوال۔ لوگوں کی کس موقع پر مدد کرنا مستحسن اور کہاں پر ممنوع ہے؟

جواب۔ وتعاونوا علی البر والتقوٰی۔ ولا تعاونوا علی الا ثم والعدوان ۔(سورہ مائدہ۔ آیت نمبر 02) اور نیکی و پرہیز گاری کے امور میں ایک دوسرے کی معاونت کرو۔ (لیکن) گناہ اور ظلم (وزیادتی) میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

سوال۔ نیک اعمال (نیکی کرنے والوں کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کا کیا وعدہ ہے؟

جواب۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت. لھم مغفرۃ و اجر عظیم ۔(سورہ مائدہ۔ آیت نمبر۔9) اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جو ایمان لائیں۔ اور نیک اعمال کریں۔ ان کے لئے وسیع مغفرت اور بہت بڑا اجر وثواب ہے۔

سوال۔ چوری کرنے والے یا چوری کرنے والی کی اسلام میں کیا سزا مقرر و متعین ہے؟

جواب۔ والسارق والسارقۃ فا قطعا اید یھما جزآء بما کسبا نکالا من اللہ ۔(سورہ مائدہ۔ آیت نمبر۔38) چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔ یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا۔ عذاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

سوال۔ یہود و نصاریٰ سے دوستی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصٰرٰی اولیآء۔ بعضھم اولیآء بعض۔ ومن یتو لھم منکم فا نہ منھم ۔(سورہ مائدہ۔ آیت نمبر۔51) اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو (اپنا) دوست مت بناؤ۔ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے۔ وہ بے شک انہی میں سے ہے۔

سوال۔ نیکی پر اللہ تعالیٰ کا انعام اور برائی پر اللہ تعالیٰ کی معمولی سی سرزنش پر قرآنِ حکیم کیا فرماتا ہے؟

جواب۔ من جآء با لحسنۃ فلہ عشر امثا لھا. ومن جآء با لسیئۃ فلا یجزیٰ الا مثلھا و ھم لا یظلمون ۔(سورہ مائدہ۔ آیت نمبر۔160) جو شخص نیک کام کرے۔ اس کو اس کے دس گنا ملیں گے۔ اور جو شخص بُرا کام کرے گا۔ اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی۔ اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا۔

(اسی ضمن میں آنحضور نبی مکرم ﷺ کی صحیح بخاری شریف میں یہ حدیث ہے ۔ کہ!) انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔کہ جب (ایک) بندہ مسلمان ہو جائے۔اور اس کا اسلام (بھی) عمدہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو جو اس نے (اسلام قبول کرنے سے پہلے) کئے۔معاف فرما دیتا ہے۔اور اب اس کے بعد کے لئے بدلا (اجر) شروع ہو جاتا ہے۔(یعنی) ایک نیکی کے عوض دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک (ثواب منجانب الٰہی دیا جاتا ہے) اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق (بدلا دیا جاتا ہے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس برائی سے بھی در گزر کرے۔

سوال۔ قیامت کے روز کون کامیاب اور کون خسارے میں ہوگا ؟

جواب۔ والوزن یو مئذ ن الحق. فمن ثقلت موازینہ فاو لٰئک ھم المفلحون. ومن خفت موازینہ فاولٰئک الذین خسروا انفسھم بما کانوا باٰیتنا یظلمون ۔(سورہ اعراف۔آیت نمبر۔**09-08**) اور اس روز (بروزِ قیامت) وزن بھی برحق ہے۔پھر جس شخص کا پلا بھاری ہوگا۔سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے۔اور جس شخص کا پلا ہلکا ہوگا۔سو یہ وہ لوگ ہوں گے۔جنہوں نے اپنا (ہی) نقصان کر لیا۔بسبب اس کے کہ! ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے۔

سوال۔ لوگ رزق کے حصول کے لئے سرگردان پھرتے رہتے ہیں۔اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا واضح قانون کیا ہے ؟

جواب۔ وما من دا بۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھاویعلم مستقرھا و مستو دعھا ۔اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا (جن وانس، چرند و پرند وحیوان ایسا بالکل) نہیں۔مگر اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔وہ جہاں رہتا ہے۔اسے بھی جانتا ہے اور جہاں (اُسے اُس کے حصے کا رزق) سونپا جاتا ہے۔اُسے بھی۔(سورہ ہود۔آیت نمبر 06) اسی طرح سے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے۔کہ! **ذٰلکم یو عظ بہ من کان یؤ من با للہ والیوم الآ خر ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا لا و یر زقہ من حیث لا یحتسب ط و من یتو کل علی اللہ فھو حسبہ** ۔ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے۔(کہ) جو اللہ تعالیٰ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ (ہر قسم کے رنج و غم، مصائب و مشکل سے) نکلنے (کی یقینی صورت ضرور بالضرور) پیدا فرما دے گا۔اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا۔جہاں سے (ایسا ایمان رکھنے والے اور تقوٰی اختیار کرنے والے کو وہم و) گمان بھی نہ ہو۔اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ (توکل) کرے گا۔تو وہی اس کو کفایت کرے گا (سورہ طلاق۔آیت نمبر 3-2)

سوال۔ اللہ تعالیٰ نے مایوسی کی کن الفاظ میں مذمت فرمائی ہے ؟

جواب۔ و لا تا یئسوا من روح اللہ . انہ لا یا یئس من روح اللہ الا القوم الکٰفرون ۔(سورہ یوسف۔آیت نمبر۔**87**) اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مَت ہو۔یقیناً رب متعال سے ناامید وہی ہوتے ہیں۔جو کافر ہوتے ہیں۔

سوال۔ اگر مومنین کسی تکلیف یا مشکل میں پڑ جائیں۔تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو کیا مژدہ سنایا ہے ؟

جواب۔ و لا تھنوا ولا تحز نوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤ منین ۔ اور سست نہ پڑو۔اور غمگین مَت ہو۔اگر تم واقعہ مومن رہو۔تو تم ہی سربلند رہو گے۔(سورہ آلِ عمران۔**139**) **فان مع العسر یسرا** ۔ پس بے شک! مشکلات کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے۔(سورہ الشرح۔**05**)

سوال۔ رحمتِ الٰہی کن لوگوں کے قریب ہے ؟

جواب۔ ان رحمت اللہ قر یب من المحسنین ۔(سورہ اعراف۔نمبر **56**) بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے۔

سوال۔ فلاح پانے والے اور نجات یافتہ کون لوگ ہیں ؟

جواب۔الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنا ھم ینفقون. والذین یؤ منون بما انزل الیک وما انزل من قبلک. وبا لاٰ خرۃ ھم یوقنون. اولئک علیٰ ھدی من ربھم. واولئک ھم المفلحون ۔(سورہ بقرہ **3-5**) جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔اور نماز کو قائم کرتے ہیں۔اور ہمارے عطا کردہ (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں۔اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔اس پر جو آپ کی طرف اُتارا گیا۔اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا۔(یعنی آسمانی صحائف کی صورت میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف احکامات کو لوگوں کی ہدایت کے لئے اتارا گیا) اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔اور یہی لوگ فلاح پانے والے اور نجات پانے والے ہیں۔

سوال۔ قرآنِ حکیم کا قیامت کے وقوع پذیر ہونے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

جواب۔ یسئلونک عن الساعۃ ایان مر سھا ط قل انما علمھا عند ربی ج لا یجلیھا لو قتھا الا ھو ط ثقلت فی السمٰوٰت والارض ط لا تا تیکم الا بغتۃ ط یسئلونک کا نک حفی عنھا ط قل انما علمھا عنداللہ ولکن اکثرالناس لا تعلمون ۔(سورہ اعراف۔آیت نمبر 187) یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔کہ اس کا وقوع کب ہوگا ؟ آپ فرما دیجئے۔کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی پاس ہے۔اس کے وقت پر اس کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا۔وہ آسمانوں اور زمینوں میں بڑا بھاری ہوگا۔وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں۔جیسے گویا آپ اس کی تحقیق کر چکے ہیں۔آپ فرما دیجئے۔کہ اس کا علم خاص اللہ تعالیٰ (ہی) کے پاس ہے۔لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

سوال۔ قرآنِ حکیم میں مومنین (ایمان والوں) کی کیا کیا نشانیاں ہیں ؟

جواب۔ انما المؤ منون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلو بھم واذا تلیت علیھم ایٰتہٗ ذادتھم ایمانا وعلیٰ ربھم یتو کلون ۔(سورہ

انفال۔آیت نمبر 02) پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں۔کہ جب (اِن کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے۔تو اِن کے قلوب ڈر جاتے ہیں۔اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں۔اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

سوال۔ قرآنِ حکیم کے مطابق ایک انسان بزدل کب اور کیسے ہوتا ہے ؟ **جواب۔ واطیوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم واصبروا ط ان اللہ مع الصا برین** ۔(سورہ انفال۔آیت نمبر 46)اور اللہ تعالیٰ واس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے رہو۔آپس میں اختلاف نہ کرو۔ورنہ (تم لوگ) بزدل ہو جاؤ گے۔(کیونکہ اسی بزدلی کی وجہ سے) تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔اور صبر سہارا رکھو۔یقیناً! اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہے۔

سوال۔کیا اللہ تعالیٰ نے جہاد کی ترغیب دی ہے؟ اور اگر بفرضِ محال مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلے میں کم ہو تو اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے ؟

جواب۔یا یھا النبی حرض المؤ منین علی القتال ط ان یکن منکم عشرون صٰبرون یغلبوا مائتین ج وان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا با نھم قوم لا یفقھون ۔ الٰئن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا ط فان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ ط واللہ مع الصّٰبرین ۔(سورہ انفال۔آیت نمبر 66-65) اے نبیؐ ! ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلائیں۔اگر آپ میں سے (صرف) بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے۔تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے۔اور اگر تم میں سے ایک سو ہوں گے۔تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب رہیں گے۔اس واسطے کہ وہ لوگ (کفار) بے سمجھ ہیں۔اچھا! اَب اللہ تعالیٰ آپ کا بوجھ ہلکا کرتا ہے۔وہ خوب جانتا ہے۔کہ! آپ میں ناتوانی ہے۔پس اگر آپ میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے۔تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے۔اور اگر آپ میں سے ایک ہزار ہوں گے۔تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔(کیونکہ!) اللہ تعالیٰ (تو ہمیشہ سے) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سوال۔ قرآنِ حکیم نے کفار کی کیا عادت بیان فرمائی ہے ؟ کہ جس سے کسی (مسلم) ملک میں فتنہ وفساد پیدا ہو جائے۔

جواب۔ والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض ط الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر ۔(سورہ انفال۔آیت نمبر 73) اور جو لوگ کافر ہیں۔اور وہ ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں۔اگر تم (بھی ان کفار کی) حمایت نہیں کرو گے۔تو ملک میں فتنہ وفساد برپا ہو جائے گا۔(قرآن میں آیا ہے) **ولن ترضٰی عنک الیھود ولا النصٰرٰی حتی تتبع ملتھم ط قل ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ ط ولئن اتبعت اھواء ھم بعدالذی جآ ءک من العلم لا مالک من اللہ من ولی ولا نصیر** ۔(سورہ بقرہ۔آیت نمبر 120) اور تم سے یہود ونصاریٰ (عیسائی) کبھی راضی نہیں ہوں گے۔جب تک کہ تم ان کے راستے (یعنی مذہبِ یہودیت وعیسائیت والے) پر نہ چلنے لگو۔(تم) ان سے کہہ دو۔کہ! راستہ تو صرف وہی ہے۔جو اللہ تعالیٰ نے (صراطِ مستقیم) بتایا ہے۔ورنہ اگر اس علم (قرآن وسنتِ قولی وفعلی) کے بعد، جو تمہارے پاس آچکا ہے۔تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی۔تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے سے بچانے والا تمہارے ہاں کوئی دوست اور مددگار نہیں ہوگا ۔

آیاتِ قرآنی کے انوارات: (علمِ لدنی کا ایک عظیم ترین باطنی راز)

سیدی عبدالعزیز الدباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! قرآنی آیات کے انوارات دراصل تین اقسام پر مشتمل ہیں۔سفید ، سبز اور زرد۔

☆ **سفید رنگ کا تعلق اُن آیات کے ساتھ ہے**۔جن کے بندے قائل ہیں۔ ☆ **سبز رنگ کا تعلق اُن آیات کے ساتھ ہے**۔جن کا قائل اللہ تعالیٰ خود ہے۔ ☆ **زرد رنگ کا تعلق اُن آیات سے ہے**۔جو کفار (اور مشرکین) سے متعلق ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔ اب اگر ہم **سورہ فاتحہ** کا جائزہ لیں۔تو ہمیں یہ معلوم ہوگا۔کہ! ''**الحمد للہ**'' میں سبز رنگ (اخضر) پایا جاتا ہے۔ ''**رب العالمین**'' سے لے کر'' **انعمت علیھم (غیر)** '' تک سفید رنگ (ابیض) پایا جاتا ہے۔

اور'' **(غیر) المغضوب** '' سے لے کر'' **علیھم ولا الضا لین**'' میں زرد رنگ (اصفر) پایا جاتا ہے۔

جیسے یہ تینوں انوارات'' **سورہ فاتحہ** '' میں پائے جاتے ہیں۔اِسی طرح باقی تمام قرآنی سورتوں میں بھی یہ تینوں انوارات پائے جاتے ہیں۔گویا کہ یہ تینوں انوارات قرآنِ مجید کی تمام سورتوں میں بھی موجود ہیں۔البتہ بعض اوقات کوئی ایک رنگ کسی ایک سورت میں کم اور دوسری میں زیادہ پایا جاتا ہے۔جس طرح کہ تم نے سورہ فاتحہ میں ملاحظہ کرلیا۔اِن تینوں قسموں کے انوارات کے درمیان اختلاف کی وجہ یہ ہے۔ کہ لوحِ محفوظ کے تین حصے اور رُخ ہیں۔(جن کی تفصیل یہ ہے) ☆ ایک حصے کا رُخ دنیا کی طرف ہے۔جس میں دنیا کے متعلق تمام تر معلومات، احوال وصفات درج ہیں۔ ☆ دوسرے حصے کا رُخ جنت کی طرف ہے۔جس میں جنت اور اہلِ جنت کے متعلق تمام تر معلومات، احوال وصفات درج ہیں۔ ☆ تیسرے حصے کا رُخ جہنم کی طرف ہے۔جس میں جہنم اور اہلِ جہنم کے متعلق تمام تر معلومات، احوال وصفات درج ہیں۔

یاد رہے کہ زرد نور درحقیقت سیاہ نور ہے۔مگر مومن کی نگاہ کو یہ نور زرد نظر آتا ہے۔کیونکہ جب اس کا نورِ بصیرت سیاہ رنگت پر پڑتا ہے۔تو اسے اس کی نگاہ میں زرد بنا دیتا ہے۔حتّی کہ مومن جب محشر میں کھڑا ہوگا۔تو اس کو اس کی لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق نور ملے گا۔ اور اس سے دور ایک کافر ہوگا۔ جسے بہت بڑی سیاہی اور تاریکیوں نے گھیرا ہوا ہوگا۔تو وہ کافر مومن کو زرد دکھائی دے گا۔جس سے کہ مومن سمجھ جائے گا۔کہ یہ کسی کافر ہی کا وجود ہے۔حضرت سیدی دباغؒ نے مزید فرمایا کہ کافر کوئی چیز نہیں دیکھ سکے گا۔کیونکہ وہ تاریکی اور نورِ سیاہ جس نے اُس کافر کو چاروں اطراف سے گھیرے میں لے رکھا ہوگا۔اُس کے لئے حجاب (پردہ) کا کام دے گا۔لہذا اُنہیں (کفار) کو تاریکی میں رنگتِ سیاہ کے ماسوا کچھ بھی نظر نہیں آسکے گا۔

یا حی یا قیوم	قُرآنِ پاک کےعلوم وفنون	قرآنِ پاک

قُرآن پاک کا اعجاز جلیلہ : (از: حضرت شاہ ولی اللہ ۔ دَرکتاب: الفوز الکبیر فی علوم التفسیر)

اللہ تعالیٰ نے اس عاجز (حضرت شاہ ولی اللہؒ) کو جن بے شمار و لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے۔ اُن میں سے جو سب سے بڑی نعمت مجھے نصیب ہوئی ہے۔ وہ قُرآنِ مجید فُرقانِ حمید کا علم وفہم ہے۔ اِس کے بعد نبی آخرالزمان سیدالمرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کے بھی ہم (جمیع اُمتِ مسلمہ) پر بہت بڑے احسانات ہیں۔ جن میں سب سے بڑا احسان یہ ہے۔ کہ! آپ ﷺ نے ہمیں قُرآنِ حکیم کی دعوت وتبلیغ فرمائی۔

آنحضور ﷺ نے سب سے پہلے صحابہ کرامؓ کو قرآنِ پاک کی تعلیم دی۔ پھر صحابہ کرامؓ نے اپنے بعد آنے والی نسلوں کو قرانِ مجید سکھایا۔ اسی طرح ہر نسل نے اپنے بعد آنے والی نسل تک قرآنِ پاک کی تعلیمات کو پہنچایا۔ یہاں تک کہ اس کی روایت و درایت میں سے اس فقیر (حضرت شاہ ولی اللہؒ) کو بھی وافر مقدار میں حصہ نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور نبی مکرم ﷺ پر درود وسلام کے بعد یہ فقیر جس کا نام ولی اللہ بن عبدالرحیمؒ ہے۔ عرض کرتا ہے۔ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب (قُرآنِ مجید فُرقانِ حمید) کے فہم وادراک کا دروازہ مجھ پر کھولا۔ تو میں نے چاہا۔ کہ بعض مفید معلومات اور نکات کو اس مختصر سی کتاب (**الفوز الکبیر**) میں تحریر کردوں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔ کہ وہ اس کتاب (**الفوز الکبیر**) کے ذریعے طالب علموں کے لئے قرآن فہمی کی ایسی وسیع راہیں کھول دے گا۔ جو موجودہ زمانے میں عمریں کھپانے کے باوجود لوگوں پر نہیں کھلتیں۔ میں نے اِس کتاب کا نام ''**الفوز الکبیر فی علوم التفسیر**'' رکھا ہے۔

قُرآنِ پاک کے پانچ بنیادی علوم وفنون :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنی کتاب ''**الفوز الکبیر**'' میں فرماتے ہیں۔ کہ! اللہ تعالیٰ نے درحقیقت قُرآنِ مجید میں پانچ بنیادی علوم بیان فرمائے ہیں۔ جن کو علوم خمسہ یا علوم پنج گانہ کہا جاتا ہے۔ ۱۔ **علمِ احکام**۔ ۲۔ **علمِ مخاصمہ**۔ ۳۔ **علمِ تذکیر بآلاءاللہ**۔ ۴۔ **علمِ تذکیر بایام اللہ**۔ ۵۔ **علمِ تذکیر بالموت ومابعدالموت**۔

زبانِ یارِ من تُرکی وَ مَن ترکی نمی دانم

علمِ احکام : (Allah's composite orders in Quran)

بمطابق حضرت شاہ ولی اللہؒ! اس علم میں فرائض، واجبات، مستحبات، مباحات، حرام اور مکروہات کی بحث ہوتی ہے۔ اور اس کا دائرہ کار (**Jurisdiction**) عبادات، معاملات، معاشرت اور سیاست تک پھیلا ہوا ہے۔ ایسے احکامات کی تشریح کرنا علمائے مجتہدینؒ اور فقہائے کرامؒ کا کام ہے۔ علم احکام کی آیات کا شانِ نزول لوگوں کے اچھے وبُرے اعمال اور ایک دوسرے پر احسان واکرام اور ظلم وزیادتی ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ قرآن مجید فرقانِ حمید کے علمِ احکام کا سب سے پہلا نکتہ یہ ہے۔ کہ نبی آخرالزمان امام الانبیاء شہنشاہِ کون ومکان سیدالمرسلین ﷺ کی بعثت دراصل مِلتِ ابراہیمیؑ کے تناظر میں ہوئی تھی۔ اسی لئے یہ ضروری تھا۔ کہ آپؑ نے بھی ملتِ ابراہیمیؑ کی تعلیمات اور احکامات کو باقی رکھنا تھا۔ اور اِن کو علاقائیت سے نکال کر عالمگیریت (**Universality**) کا رَنگ دیں۔ اور اِن کی تکمیل کے لئے اِن میں مزید اِضافہ کریں۔ اسی حوالے سے دوسرا نکتہ یہ تھا کہ مشیتِ الٰہیہ کے مطابق آنحضور نبی مکرم ﷺ کے ذریعے سے پہلے عربوں کی اصلاح ہو۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے اِن تربیت یافتہ عربوں کے ذریعے سے باقی قوموں کی اصلاح کا کام ہو سکے۔ اسی لئے یہ ضروری تھا۔ کہ شریعتِ محمدیہ ﷺ کے احکامات کی بنیاد عربوں کے مزاج وعادات اور رسم ورواج پر رکھی جائے۔ یہی ایک بنیادی وجہ ہے۔ کہ اگر ملتِ ابراہیمیہؑ کے احکامات اور اہلِ عرب کے رسم ورواج کو دیکھا جائے۔ جو کہ دراصل پہلے دونوں کی اصلاح اور تکمیل کا نام ہے۔ تو ہمیں شریعت اسلامیہ کے ہر ہر حکم کا سبب ووجہ معلوم ہوجائے گی۔ اور قرآن میں بیان کردہ ہر ہر امرونہی میں پوشیدہ حکمت ومصلحت سے بھی آگاہی میسر ہوجائے گی۔ انشاءاللہ۔ یعنی کہ ملت ابراہیمیؑ کی عبادات جیسے کہ طہارت، روزہ، نماز، زکوٰۃ، حج اور ذکر الٰہی میں لوگوں نے خرافات شامل کرکے اِن کے اندر بے شمار نقائص اور خرابیاں پیدا کردی تھیں۔ جِن کی وجہ سے لوگ اِن احکامات پر عمل پیرا ہونے میں غفلت ولاپرواہی کا شکار ہوگئے۔ اور دوسری وجہ یہ بھی تھی۔ کہ صحیح علم نہ ہونے کے باعث اِن احکامات کے بارے میں عربوں میں مختلف الاقسام اختلافات پیدا ہوچکے تھے۔ جس وجہ سے صحیح احکام الٰہیہ سے عدم واقفیت اور جہالت کی بہت سی بدعات، تحریفات اور تشبیہات جنم لے چکی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان تمام ناہمواریوں کو دور کرکے اعتدال کی راہ اختیار کی ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اُن سوالوں اور استفسارات کا قرآنِ پاک میں جواب مرحمت فرمایا ہے۔ جو مختلف اوقات میں آنحضور نبی مکرم ﷺ سے کئے گئے۔ جیسے کہ! آیت نمبر1۔ **كتب عليكم اذا حضر احدكم الموت ان ترك خيرا. ن الوصية للوالدين والاقربين بالمعروف ج حقا على المتقين** ۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر 180) ترجمہ۔ (فرمانِ الٰہی!) جب تم میں سے کسی کو موت آئے۔ تو اگر وہ کچھ مال چھوڑے۔ تو اس پر فرض کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے والدین (ماں اور باپ دونوں) اور قریبی رشتہ داروں کے لئے دستور کے مطابق وصیت کرے۔ یہ متقین (اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں پر) پر حق ہے۔ (بمطابق قرآن) **يا يها الذين ا'منوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون** ۔ (سورہ بقرہ۔183) ترجمہ۔ (فرمانِ الٰہی!) ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح کے تم سے پہلے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا۔ تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

(بقول البلوشی)! علمِ احکام کے موضوع پر علمائے عُظام نے قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ ﷺ کو آخذ بناتے ہوئے اپنے علم، عقل وفہم کے مطابق بہت سی گراں قدر تصانیف وتالیف کو اُمت تک پہنچانے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جس سے کہ موجودہ دور کے علمائے انگشت بدنداں اور تحیر کا شکار ہیں۔ کہ عدم سہولیات کے باوجود قدیم علمائے حق نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو کس قدر مفصل و جامع انداز میں پیش کر کے امت مرحومہ پر احسانِ عظیم سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنی شانِ کریمی کے مطابق جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔ ثم آمین۔

علمِ مخاصمہ (بحث و مباحثہ کی آیات ۔ Quranic Ayah of Debate):

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس علم کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ! اس علم کے مطابق قُرآن مجید میں 4 گمراہ فرقوں (یہودیوں، عیسائیوں، مشرکین اور منافقین) سے بحث و مباحثہ کیا گیا ہے۔ اس بحث و مباحثے کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ وہ ہے۔ جس میں اُن گمراہ فرقوں (یہودیوں، عیسائیوں، مشرکین اور منافقین) کے غلط عقائد کی تردید کی گئی ہے۔ جبکہ دوسرے حصے میں اُن گمراہ فرقوں (یہودیوں، عیسائیوں، مشرکین اور منافقین) کے باطل اعتراضات اور شکوک وشبہات کا مکمل و جامع جواب دیا گیا ہے۔ اس علم کی تشریح کرنا ماہرینِ علمِ کلام (متکلمین) کے ذمہ کرم پر ہے۔ علمِ مخاصمہ کی آیات کا شانِ نزول لوگوں کے غلط و باطل عقائد ہیں۔

علمِ تذکیر باٰلاء اللہ : (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں ونشانیوں سے سمجھانے کا علم):

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس علم کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ! اس علم کے لحاظ سے قُرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اُس کی نشانیوں کا مفصل ذکر ہے۔ آسمان وزمین کی تخلیق کا بیان ہے۔ نوعِ انسان جس ہدایت اور تعلیم کا محتاج وتشنہ ہے۔ اس کی مکمل وضاحت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جامع ومکمل صفات کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسی لئے ہی تو علمِ تذکیر باٰلاء اللہ کی آیات کا شانِ نزول اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور نشانیوں کے ضمن میں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ قُرآنِ مجید تمام جہانوں کے لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ اسی لئے اِس میں عربی وعجمی، امیر وغریب، شہری ودیہاتی کا کوئی فرق وامتیاز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے صرف ان نعمتوں اور نشانیوں کے ذریعے نصیحت وتذکیر فرمائی ہے۔ جن کو اکثر لوگ جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ امور پر بحث نہیں کی ہے۔

علمِ تذکیر بایام اللہ :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس علم کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ! یہ وہ علم ہے۔ جس کا تعلق اُن تاریخی واقعات اور حالات سے ہے۔ جو قُرآنِ مجید میں مذکور ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر اُس کے انعام واکرام کا اور نافرمانوں پر غضب وعذاب کا نازل ہونا بیان کیا گیا ہے۔ لہذا علمِ تذکیر بایام اللہ کی آیات کا شانِ نزول اچھے ومتقی لوگوں کے اچھے اعمال اور ایک دوسرے پر احسان واکرام، جبکہ بُرے لوگوں کے بُرے اعمال اور ظلم وزیادتی سے متعلق ہیں۔ اس سلسلے میں قرآن پاک نے صرف اُن واقعات کو لیا ہے۔ جن کو لوگ اپنے آباؤ اجداد سے سن چکے تھے۔ جیسے قوم نوح، قومِ عاد، قوم ثمود وغیرہ یا پھر حضرت ابراہیمؑ اور اقوامِ اسرائیلؑ وغیرہ۔ جس طرح قرآن نے کسی نئے اور انوکھے واقعے کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح بیان شدہ کسی واقعے یا قصے کو مکمل یا مفصل طور پر بیان کرنے سے بھی گریز کیا ہے۔ بلکہ صرف کسی بھی قرآنی واقعے یا قصے کے صرف اُن پہلوؤں کو اُجاگر کیا ہے۔ جس سے قرآن کا مقصد وغایت پورا ہو جاتا ہے۔ اور جس سے لوگوں کو ہدایت اور عبرت حاصل ہوسکتی ہے۔ اس انداز سے اللہ تعالیٰ کا قرآنِ مجید میں واقعات پیش کرنے کا مقصد وحکمت یہ ہے۔ کہ اگر عوام الناس کو کوئی نیا اور عجیب وغریب قصہ یا واقعہ کو مفصل ومطول سنایا یا بیان کیا جائے۔ تو لوگ اس قصے و واقعے کی دلچسپیوں میں منہمک ومگن ہو جاتے ہیں۔ کہ جس سے قصہ و واقعہ بیان کرنے کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ حضراتِ انبیائے کرامؑ جیسے کہ حضرت آدمؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، حضرت نوحؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، حضرت ہودؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، حضرت صالحؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، حضرت لوطؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، حضرت شعیبؑ اور اُنؑ کی قوم کا قصہ، غرضیکہ اِن انبیائے کرامؑ اور اِنؑ کی اقوام کے قصص و واقعات میں ایک جیسی مماثلت پائی جاتی ہے۔ کہ ان واقعات میں ہر پیغمبر کا اپنی قوم سے وحدانیت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں بحث ومباحثہ ہوا ہے۔ ہر قوم نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغمبر کی نافرمانی کی۔ اور فضول اور بے معنیٰ اعتراضات کئے۔ پھر ہر قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب وغضب نازل ہونے اور انبیائے کرامؑ اور اُنؑ کے پیروکاروں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نُصرت وحمایت اور عذاب وغضب سے نجات پانے کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح باقی انبیائے کرامؑ جیسے حضرت یوسف نبیؑ، حضرت عیسیٰ بن مریمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمان نبیؑ، حضرت خضر نبیؑ، حضرت یونسؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت ادریسؑ کے ساتھ ساتھ ملکہ سباء (بلقیس)، ذوالقرنین، اصحابِ کہفؓ، باغ والے، حضرت عیسیٰؑ کے تین قاصدوں کی شہادت، اصحابِ فیل وغیرہ وغیرہ کے قصص و واقعات مختصراً قرآنِ پاک میں بیان ہوئے ہیں۔ ان تمام قصص و واقعات کے بیان کرنے کا مقصد محض قصہ گوئی یا کہانیاں سنانا نہیں ہے۔ بلکہ اِس قصص و واقعات کا مقصد (حضرت شاہ ولی اللہؒ کی نظر میں) عوام الناس کا اس بات کی طرف توجہ دلانا ہے۔ کہ شرک ونافرمانی اور صغیرہ وکبیرہ گناہ کرنے والوں پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا عذاب وغضب نازل ہوتا ہے۔ اور اس کے برعکس سچے ایمان وایقان والوں، اللہ و نبیؐ کے فرمانبرداروں کو ہمیشہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی جانب سے تائید ونصرت، انعام واکرام کے ساتھ ساتھ ہمہ قسم کے عذاب وغضب سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

سامنے کے دشمنوں سے بچ کے رہنا سہل تھا   آستیں کا سانپ تھا، بڑھتا رہا، پلتا رہا

علمِ تذ کیر با لموت وما بعد الموت :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس علم کے متعلق فرماتے ہیں ۔کہ! اس علم کا تعلق موت اور آخرت کے احوال و واقعات سے ہے ۔اس میں تفصیل کے ساتھ حشر ونشر، حساب وکتاب ،میزان اور جنت ودوزخ کا ذکر ملتا ہے ۔لہذا علمِ تذ کیر بالموت و مابعدالموت کی آیات کا شانِ نزول بھی حشر ونشر،حساب وکتاب ،میزان اور جنت ودوزخ سے متعلق ہے ۔قرآنِ پاک میں موت اور موت کے بعد کے واقعات کا علم بھی موجود ہے ۔اس میں انسان پر موت کی حالت طاری ہونے ،اُس وقت انسان کے بے بس ہو جانے ،مرنے کے بعد اُس (مُردے) کو جنت و دوزخ دکھائے جانے اور عذاب کے فرشتوں کے آنے کا ذکر ملتا ہے ۔اس کے علاوہ قیامت کی نشانیوں ،حضرت عیسٰی نبیؑ کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا ،یاجوج ماجوج کا نکلنا ،صور کا پھونکا جانا ،لوگوں کا حشر کے میدان میں جمع ہونا ، اعمال کا حساب ہونا ، میزان کا قائم ہونا ،دائیں یا بائیں ہاتھ میں اعمال نامے کا ملنا ،ایمان والوں کا جنت میں داخل ہونا اور کفار کا دوزخ میں بھیجا جانے کا ذکر ملتا ہے ۔اس کے لئے یہ بھی بتایا گیا ہے ۔کہ دوزخ میں عام لوگوں اور اُن کے رہنماؤں اور پیشواؤں کے درمیان ایک جھگڑا کب ہوگا؟ وہ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے ۔ایک دوسرے کو بُرا بھلا بھی کہیں گے ۔مومنین کو جنت میں اللہ تعالٰی کا دیدار بھی نصیب ہوگا ۔کفار کو کس طرح عذاب دیا جائے گا ۔عذاب کے لئے زنجیروں ،طوق ،کھولتے ہوئے پانی ،پیپ ،زقوم (تھوہر) کے درخت کا ذکر بھی ملتا ہے ۔جنت کی نعمتوں میں حوروں ،محلات ،نہروں ، پسندیدہ کھانوں ،عمدہ لباس ،حسین وجمیل عورتوں ،اور اہلِ جنت کی دلچسپ باتوں اور محفلوں کا ذکر ملتا ہے ۔اوران تمام باتوں کا ذکر قرآنِ مجید کی مختلف سورتوں میں الگ الگ مقامات پر کہیں مختصر اور کہیں مفصل بیان ہوا ہے ۔لیکن ہرجگہ پر نئے اسلوبِ بیان کو اختیار کیا گیا ہے ۔تاکہ لوگوں کی دلچسپی کا ساماں پیدا کیا جاسکے ۔

نسخ کے جدید اصطلاحی طریقے :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں ۔کہ! نئی اصطلاح کے تحت نسخ کے چند ایک طریقے درج ذیل ہیں ۔

☆ ایک طریقہ تو یہ ہے ۔کہ کسی قرآنی حکم کی انتہائی مدت مقرر کردی جائے ۔اور اس مدت کے بعد وہ حکم خود بخود ختم ہو جائے گا ۔

☆ دوسرا طریقہ یہ ہے ۔کہ کسی قرآنی آیت کے ظاہری مفہوم کو کسی دوسرے مفہوم کی طرف پھیر دیا جائے ۔اس صورت میں پہلے مفہوم کو منسوخ سمجھا جائے گا ۔ ☆ تیسرا طریقہ یہ ہے ۔کہ کسی قرآنی حکم میں مذکور شرط کے بارے میں یہ وضاحت کردی جائے ۔کہ یہ شرط لازمی نہیں ہے ۔ ☆ چوتھا طریقہ یہ ہے ۔کہ کسی قرآنی عام حکم کو خاص حکم میں تبدیل کر دیا جائے ۔ ☆ پانچواں طریقہ یہ ہے ۔کہ کوئی ایسا نکتہ بیان کیا جائے ۔جس سے قرآنی آیت کے اصلی حکم کے مفہوم میں اور اس آیت کے الفاظ سے بظاہر پیدا ہونے والے غلط مفہوم کا فرق واضح کیا جائے ۔ ☆ چھٹا طریقہ یہ ہے ۔کہ جاہلیت کے کسی رسم ورواج یا پہلی شریعتوں کے کسی حکم کو ختم کر دیا جائے ۔ اِس طرح کے اور بھی کئی طریقے ہیں ۔جن سے کسی آیت کے حکم کو دوسرے حکم سے منسوخ سمجھا جائے ۔

سلف صالحین کے نزدیک منسوخ آیات اور اُن کی تعداد :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں ۔کہ! صحابہ کرامؓ ،تابعینؒ وتبع تابعینؒ اور سلف صالحین کے ادوار میں ''نسخ'' کے لفظ کو جن موقعوں کے لئے استعمال کیا گیا ۔جس سے کہ اِس لفظ ''نسخ'' کے معنی میں بہت وسعت پیدا ہوگئی ۔اوراس میں عقل وفہم اور رائے کا عمل دخل شامل ہوگیا ۔جس کے نتیجے میں منسوخ آیتوں کی تعداد کے بارے میں بہت زیادہ اختلافات پیدا ہوگئے ۔یاد رہے ۔کہ از سلف تا خلف پوری اُمت مسلمہ اس بات پر متفق ہے ۔کہ قرآنِ کریم میں ناسخ آیات کے ساتھ منسوخ آیات بھی موجود ہیں ۔ہم اگر اِن جملہ اختلافات کو سامنے رکھیں ۔تو منسوخ آیات کی تعداد پانچ سو 500 سے بھی تجاوز کر گئی ۔ بلکہ غور کرنے سے تو یہاں تک بھی پتہ چلتا ہے ۔کہ منسوخ آیات کا کوئی شمار ہی نہیں ۔(مولف (شاہ ولی اللہؒ) کی نظر میں یہ ایک لغزش ہی ہے ۔کہ 500 یا اس سے زائد آیات اگر منسوخ تصور کی جائیں ۔تو قرآنِ پاک کی آیاتِ احکامات تو بالکل قلیل ہی رہ جائیں گیں ۔قرآنِ پاک تو سارا کا سارا ہی با مقصد ہے ۔اور انسانی زندگی کے ساتھ نہ صرف جُڑا ہوا ہے ۔بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات بھی ہے ۔کیونکہ !

(It's a comprehensive and compsite book for all mankind of the universe.)

یاد رہے ۔کہ! علمِ ناسخ والمنسوخ من القرآن والحدیث کا وقوف وادراک ہونا علماء کے لئے لازمی بھی ہے ۔کیونکہ آئمہ مجتہدین کا قول ہے ۔کہ جب تک کوئی شخص قرآنِ پاک کے ناسخ اور منسوخ کی پوری طرح سے معرفت حاصل نہ کرلے ۔اُس وقت تک اُس کے لئے قرآن مجید کی تفسیر کرنا جائز نہیں ہوسکتا ۔اسی ضمن میں خلیفہ چہارم جناب حضرت علیؓ کا ایک واقعہ ہے ۔کہ!

تیری صورت سے کسی کی نہیں ملتی صورت ہم جہاں میں تیری تصویر لئے پھرتے ہیں

حکایت : حضرت علیؓ بن ابی طالب نے ایک ایسے شخص سے جو کہ قرآنِ کریم کے معانی ومطالب (مطالب یعنی تفسیر و مفاہیم) بیان کیا کرتا تھا ۔اس سے دریافت فرمایا ۔کہ آیا اُسے قرآن حکیم کی ناسخ ومنسوخ آیتوں کا حال معلوم ہے ۔اُس شخص نے نفی میں جواب دیا ۔اور پھر حضرت علیؓ نے فرمایا ۔تُو خود (تو ویسے بھی) ہلاک ہوا ۔اور تُو نے دوسروں کو بھی ہلاک کیا ۔ اسی ضمن میں علامہ جلال الدین السیوطی الشافعیؒ فرماتے ہیں ۔کہ! نسخ کی تین اقسام ہیں ۔ نمبر 1 ۔ نسخ وہ منسوخ حکم ہے ۔کہ **ما مور بہ** (حکم دی گئی چیز) کا نسخ اُس کی بجا آوری سے

قبل کر دیا گیا ہو۔ اور اس کی مثال ہے آیتِ نجوٰی اور یہی حقیقی نسخ ہے۔ نمبر2۔ نسخ وہ منسوخ حکم ہے۔ جو کہ ہم (مسلمانوں) سے قبل کی اُمتوں پر نافذ اور مشروع تھا۔ اس کی مثال ہے شرعِ قصاص اور دیت کی آیت۔ یا یہ بات تھی۔ کہ اس امر کا اجمالی حکم دیا گیا تھا۔ مثلاً بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم خانہ کعبہ کی جانب رُخ کرنے کے ساتھ۔ اور عاشورہ و روزے رمضان کے ایک ماہ کے روزوں کے ساتھ منسوخ کیئے گئے۔ اور اسکو نسخ کے نام سے مجازی طور پر موسوم کرتے ہیں۔ نمبر3۔ نسخ وہ منسوخ حکم ہے۔ کہ جس کے لئے کسی سبب سے حکم دیا گیا تھا۔ مگر بعد میں وہ سبب زائل ہو گیا۔ جس طرح کہ مسلمانوں کی کمزوری اور قلتِ وقت میں صبر و درگذر (اور شکر) کا حکم دیا گیا۔ مگر بعد میں یہ عذر جاتا رہا۔ تو قتال کا واجب بنا کر اس اگلے حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔ نسخ کی تیسری قسم درحقیقت نسخ نہیں ہے۔ بلکہ اس کو منساء (فراموش کردہ) کہا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **'' او ننسھا ''** (ترجمہ) بھلا دیتے ہیں۔ یا فراموش کر دیتے ہیں۔ (سورہ بقرہ۔ حصہ آیت نمبر 106) یعنی کہ قتال کا حکم اُس وقت تک نظر انداز کر رکھا گیا۔ جب تک کہ مسلمانوں میں قوت نہیں آئی۔ اور کمزوری کی حالت میں اذیت اور تکلیف کو صبر و درگذر (اور شکر) کے ساتھ برداشت کرنے کا حکم تھا۔ یاد رہے۔ (بقولِ امام سیوطیؒ) کہ ناسخ آیات پر مشتمل سورتوں کی تعداد فقط چھ ہے۔ جن میں ناسخ آیتیں پائی جاتی ہیں۔ اور منسوخ کا وجود نہیں۔ وہ سورتیں یہ ہیں۔

سورہ فتح۔ سورہ حشر۔ سورہ منافقون۔ سورہ تغابن۔ سورہ طلاق۔ سورہ اعلیٰ۔

اور اسی طرح سے منسوخ آیات پر مشتمل سورتوں کی تعداد چالیس ہے۔ جن میں محض منسوخ آیتیں پائی جاتی ہیں۔ اور ناسخ کا وجود نہیں۔ (اس ضمن میں مزید تفصیل کے لئے علامہ جلال الدین السیوطی الشافعیؒ کی کتاب '' **الاتقان فی علوم القرآن** '' کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کتاب میں علوم القرآن اور علم التفسیر پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جو کہ بہت مفید و منتفع ہے)

یہ راز کسی نہیں معلوم کہ مومن قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

ناسخ و منسوخ آیات :

ناسخ و منسوخ سے عدم واقفیت کی وجہ سے قرآنِ پاک کی بعض آیات میں تضاد (**Contradiction**) نظر آتا ہے۔ جس کی وجہ سے صحیح مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ اسی لئے علمائے مفسرین کے نزدیک فہمِ قرآن کے لئے جن مشکل مقامات پر بہت بحثیں ہوئی ہیں۔ یا اختلاف و تضاد نظر آیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ناسخ و منسوخ آیات کی پہچان ہے۔ اِس حوالے سے سب سے بڑی دشواری یہ ہے۔ کہ! قدیم و جدید مفسرین کی اصطلاحات میں فرق پایا جاتا ہے۔ اگر صحابہ کرامؓ اور تابعین و تبع تابعینؒ کے اقوال کا جائزہ لیا جائے۔ تو ہمیں معلوم ہو گا۔ کہ نسخ بمعنٰی منسوخ ہونا (یعنی ایک چیز کو دوسری چیز سے ہٹا دینا)۔ لیکن دورِ جدید کے علمائے کرام نے نسخ کی اایک نئی اصطلاح بنائی۔ یعنی کہ ایک آیت کے حکم کو دوسری آیت کے حکم سے بدل دینا۔

نہ کتابوں سے نہ کالج کے در سے پیدا دین تو ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

متاخرین کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد :

بقول حضرت شاہ ولی اللہؒ ! سلف صالحین کے بعد علمائے متاخرین نے '' نسخ '' کا لفظ جن معنوں میں استعمال کر کے اسے ایک نئی اصطلاح بنا دیا ہے۔ جس کے مطابق منسوخ آیات کی تعداد بہت کم رہ جاتی ہے۔ اس ضمن میں امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی گراں مایہ کتاب '' **الاتقان فی علوم القرآن** '' میں ابنِ عربیؒ کے حوالے سے قرآنِ کریم کی منسوخ آیات کی تعداد بیس 20 بیان فرمائی ہے۔ لیکن میرے (حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ) نزدیک یہ تعداد اور بھی کم ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں (حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ) کے مطابق منسوخ آیات کی تعداد صرف پانچ 05 رہ جاتی ہے۔

جناب علامہ غلام رسول سعیدی (شیخ الحدیث) اپنی مشہور و معروف تفسیر تبیانُ القرآن (جو کہ **اہلِ سنت والجماعت کی موجودہ دور کی انتہائی مقبول اور سنی حضرات کے تقریباً تمام مدارس میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی تفسیر ہے**) میں رقم طراز ہیں۔ ان کے مطابق منسوخ آیات کی تعداد صرف 12 رہ جاتی ہے۔ علامہ سعیدی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ! کچھ لوگ قرآن مجید کے الفاظ کا مفہوم احادیث اور آثار کے بجائے لغت سے متعین کرتے ہیں۔ اور لغت میں '' نسخ '' کا معنٰی کسی چیز کو مٹا دینا اور اس کی جگہ پر دوسری چیز کو لے کر آنا ہے۔ جیسے کہ تیمّم کے وقت وضو کرنا منسوخ نہیں ہوتا۔ بلکہ بدستور مشروع رہتا ہے۔ یاد رہے۔ کہ نسخ کے وقوع پر قرآنِ مجید سے بھی استدلال لایا جا سکتا ہے۔ ہم یہاں پر چند آیات کا حوالہ دیتے ہیں۔ جیسے کہ! **ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا**۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر 106) ترجمہ۔ ہم جو آیت منسوخ کر دیتے ہیں۔ یا اس کو بُھلا دیتے ہیں۔ تو اس سے بہتر یا اِس جیسی آیت لے آتے ہیں۔ (اسی طرح) و **اذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ لا و اللہ اعلم بما ینزل قالوا انما انت مفتر ط بل اکثر ھم لا یعلمون**۔ (سورہ نحل۔ نمبر 101) ترجمہ۔ اور جب ہم ایک آیت کو بدل کر اس کی جگہ پر دوسری آیت کو لاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ جو کچھ نازل فرماتا ہے۔ تو کافر کہتے ہیں۔ آپ ﷺ یہ آیتیں خود بنا لاتے ہیں۔ (یہ بات نہیں) بلکہ اِن میں سے اکثر (تو) جاہل ہیں۔ **فاعفوا واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ**۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر 109) ترجمہ۔ تو انہیں معاف کر دیں۔ اور درگذر کریں۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی (اور) حکم لے آئے۔

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے آتے ہیں جو کام دوسروں کے

قُرآنِ پاک کا اندازِ بیان :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں ۔کہ! قُرآنِ پاک میں اِن علوم وفنون خمسہ (علوم پنج گانہ) کو بیان کرنے کے لئے قدیم عربوں کا اسلوب (Ancient Arab's Styles) اختیار کیا گیا ہے ۔ یادر ہے ۔کہ یہ قدیمی اسلوب بعد کے عربوں کے ہاں نہیں ملتا ۔ چنانچہ قُرآن مجید نے احکامی آیات کومختصرانداز میں واضح کیا ہے ۔فقہاء کرامؒ کی طرح تفصیلات و جزئیات بیان نہیں کیں ۔اسی طرح علم مخاصمہ کی آیات میں مخالفین کے عقائد پر تقریری انداز میں کلام کیا گیا ہے ۔ اوراُن سے فلسفیانہ اورمنتقیانہ دلائل کے ساتھ بحث ومباحثہ کا اندازاختیارنہیں کیا گیا ہے ۔جیسا کہ بعد کے لوگوں کا طریقہ ہے ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے جو کچھ بھی ضروری تھا ۔اُسے عمومی ترتیب کی پرواہ کئے بغیر بیان کیا گیا ہے ۔

ہے قولِ خدا ، قولِ محمدؐ ، فرمان نہ بدلا جائے گا　　　　بدلے گا زمانہ لاکھ مگر ، قرآن نہ بدلا جائے گا

قُرآن فهمی کی مشکلات اور اُن کا حل :

قرآنِ پاک عربوں کی زبان میں اسی لئے نازل ہوا ۔کیونکہ اِنہیں قران فہمی کا قدرتی سلیقہ حاصل تھا ۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔کہ!

☆ حٰمٓ ۔قسم ہے واضح کتاب کی ۔(سورہ دُخان) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔کہ! بے شک ہم نے یہ عربی قرآن اُتارا ہے ۔تا کہ تم سمجھو ۔(سورہ یوسف)

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔کہ! الٓرٰ ۔ یہ کتاب ہے ۔جس کی آیات محکم ومفصل ہیں ۔ یہ ایک دانا اور باخبر ذات کی طرف سے ہے ۔(سورہ یوسف)

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مَردِ مسلماں　　　　اللہ کرے کہ ہو تجھ کو عطا جدتِ کردار

قُرآن فهمی میں دشواری کا بنیادی سبب :

حضرت شاہ ولی اللہؒ اس ضمن میں رقم طراز ہیں ۔کہ! قرآن کے بعض مقامات کوسمجھنے میں مشکلات کی چند وجوہات درج ذیل ہیں ۔

☆ کسی سورہ اور آیہ میں استعمال ہونا والا لفظ نامانوس ہوتا ہے ۔ چونکہ لفظ کا صحیح مفہوم معلوم نہیں ہوتا ۔ اسی لئے پوری آیت کا مطلب و مقصد سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے ۔ اس مشکل کا ایک حل تو یہ ہے ۔کہ دیکھا جائے ۔کہ صحابہ کرامؓ ، تابعین وتبع تابعینؒ اور سلف صالحین کے زمانے میں اس لفظ کے کیا معنٰی تھے ۔تو آیت کوسمجھنا آسان ہو جائے گا ۔ بصورتِ دیگر لغت کا سہارا لیا جا سکتا ہے ۔

☆ قرآنِ پاک کی کسی سورہ یا آیت کا شانِ نزول نہ جاننے کی وجہ سے صحیح مطلب ومقصد اور مفہوم سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے ۔ ☆ کبھی کبھار قرآن میں کسی جگہ کوئی لفظ محذوف ہوتا ہے ۔خواہ وہ مضاف ہو ، موصوف ہو یا کچھ اور ہو ۔ اس حذف کی وجہ سے آیت کا مضمون مبہم وغیرواضح ہوتا ہے ۔ ☆ کہیں کسی ضمیر کے اسم یا مرجع کا پتہ نہیں چلتا ۔ ☆ بعض اوقات علم صرف ونحو سے عدم واقفیت کی بناء پر قرآن فہمی میں رکاوٹ پیش آتی ہے ۔ مثلاً ایک لفظ دوسرے لفظ سے ، یا ایک حرف دوسرے حرف سے ، یا ایک فعل کو دوسرے فعل سے ، یا ایک اسم کو دوسرے اسم سے بدلا ہوا ہوتا ہے ۔ ☆ بعض اوقات واحد کی جگہ جمع اور جمع کی جگہ واحد آجاتا ہے ۔ ☆ کہیں الفاظ کی تقدیم وتاخیر ہوتی ہے ۔ ☆ بعض اوقات کہیں حاضر اور مخاطب کے لئے غائب کا صیغہ استعمال ہوتا ہے ۔ ☆ کبھی ایک لفظ کے ایک سے زیادہ معنٰی ہوتے ہیں ۔جس کی وجہ سے پتہ نہیں چلتا ۔کہ یہاں کون سا معنی ہوگا ۔ ☆ بعض اوقات کہیں تکرار ، کہیں تفصیل ، کہیں اختصار ، کہیں اشارے کنائے ، کہیں متشابہ ، کہیں مجاز مرسل کی وجہ سے بات سمجھ نہیں آتی ۔ ☆ قرآن فہمی کی راہ میں رکاوٹ کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے ۔کہ کبھی کبھار معلوم نہیں ہوتا ۔کہ کونسی آیت ناسخ ہے؟ اور کون سی آیت منسوخ ہے؟

نہیں ہے شکوہ کسی کی بے رخی سے غالب　　　　شاید ہم ہی نہ تھے ، دلوں میں بسنے کے قابل

مفسرین کے جدید و قدیم گروہ : (بمطابق حضرت شاہ ولی اللہؒ)

محدثینِ کرام : یہ مفسرین کا پہلا گروہ ہے ۔جوعلم تفسیر میں اُن واقعات وقصص کوآسان پیرائے میں بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں ۔جن کا ذِکر قرآن مجید میں آیا ہے ۔لیکن یہ گروہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا ۔کہ اِن واقعات وقصص کی صداقت کی چھان بین اورتحقیق بھی کرے ۔مگروہ ہرواقعے کو نقل کردیتے ہیں ۔خواہ وہ واقعہ کسی مرفوع حدیث نبوی ﷺ کا ہو ۔یا موقوف کا ۔ چاہے اُسے کسی تابعی نے ہی کیوں نہ بیان کیا ہو ۔ جوکہ کسی بھی طرح اُس واقعے کا گواہ ہی نہیں ہوسکتا ۔ یا پھر اس واقعے کاتعلق اسرائیلیات (بنی اسرائیل کے قصص وکہانیاں) سے ہو ۔مفسرین کا یہ گروہ محدثین کہلاتا ہے ۔

فقیہِ شہر کا لہجہ ہے پُر جلال بہت　　　　تبھی تو شہر میں پھیلا ہے اشتعال بہت

متکلمینِ عظام : مفسرین کا دوسرا گروہ ہے ۔جو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حُسنٰی کی توجیہ وتاویل کرنا ضروری سمجھتا ہے ۔ وہ اِس ضمن میں عموماً ظاہری مفہوم نہیں لیتے ۔ بلکہ اِسے اللہ تعالیٰ کی شان کے برخلاف سمجھتے ہیں ۔ اِن لوگوں نے علم تفسیر میں بھی اپنا یہی اندازاختیار کئے ہوئے ہے ۔ وہ جن آیات کے ظاہری مفہوم کو اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کی شانِ عظیمی کے خلاف سمجھتا ہے ۔اُن کی تاویل کردیتا ہے ۔ اِن کا حریف (Rival) مکتبہ فکر (School of Thought) جب اِس حوالے سے الفاظ کا ظاہری مفہوم لیتا ہے ۔تو یہ لوگ اِس کی تردید کردیتے ہیں ۔

نہ ہو نومید ، نومیدی زوالِ علم و عرفاں ہے　　　　اُمیدِ مردِ مؤمن ہے ، خدا کے راز دانوں میں

فقہائے کرام کا گروہ : مفسرین کا تیسرا گروہ فقہائے کرام اور اصولیین کا ہے۔ جو قرآنی آیات سے فقہی احکامات نکالتا ہے۔ بعض مسائل میں ترجیح دینے کا کام بھی کرتا ہے۔ اور اِس کے لئے دلائل بھی دیتا ہے۔ اگر کسی آیت سے مختلف الاقسام احکامات نکلتے ہوں۔ تو وہ اپنی رائے کے مطابق اِن میں سے بہتر اور راجح کو اختیار کرتا ہے۔ اور اپنے نقطہ نظر سے اختلاف کرنے والوں کے نقطہ نظر کی تردید کرتا ہے۔

لغت و صرف و نحو کے ماہرین کا گروہ : مفسرین کا چوتھا گروہ جو کہ لغت اور قواعد وانشاء کے ماہرین کا گروہ ہے۔ جو قرآنی الفاظ کے معانی، الفاظ کے مختلف استعمالات ور اِن کی صرفی ونحوی حیثیت سے بحث کرتا ہے۔ یہ گروہ الفاظ کے معانی و لغت اور صرف ونحو کے حوالے سے اِن کو بیان کرتے ہوئے عربوں کے کلام سے استشہاد کرتا ہے اور ثبوت بھی پیش کرتا ہے۔

ادیبوں کا گروہ : مفسرین کا پانچواں گروہ قرآن کریم میں علم معانی اور علم بیان کے نقاط تلاش کر کے اِن کو بیان کرتا ہے۔ اور قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کے پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ علم تفسیر میں ادیبوں کا گروہ کہلاتا ہے۔

علمِ قرأت کے ماہرین کا گروہ : مفسرین کا چھٹا گروہ جو کہ قرآنِ پاک کی مختلف قرأتوں سے دلچسپی رکھتا ہے۔ قرآنِ مجید کی مختلف مشہور و معروف قرأتوں کو نقل کرنا، اکٹھا کرنا اور اِن کو بیان کرنا اِس گروہ کے ماہرین کا کام ہے۔ اور یہ گروہ اِس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ یہ قرأ یعنی قاریوں کا گروہ ہے۔

علم تصوف و متصوفین کا گروہ : مفسرین کا ساتواں گروہ جو کہ اُن لوگوں کا (عظیم المرتبت) گروہ ہے۔ جو کہ درحقیقت تصوف، علم صوفیاء اور سلوک و معرفت سے خاصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل قرآن پاک سے تصوف کے مسائل کی تحقیق وجستجو اور تلاش کر کے اِن کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ اِن کو قرآن شریف میں جہاں کہیں کوئی صوفیانہ نقطہ ملتا ہے۔ یہ لوگ اِس کی فوراً تشریح وتوضیح کر دیتے ہیں۔

الغرض تفسیر کا میدان بہت وسیع ہے۔ تفسیر کی مذکورہ تمام اقسام میری نظر میں ہیں۔ اور میں نے اِن تمام قسم کی تفاسیر پر مجتہدانہ تحقیق کی ہے۔ بلکہ اِن کے علاوہ بھی علم تفسیر کی دو ایک ایسی اقسام ہیں۔ جو مجھے براہ راست الہام ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسی سعادت ہے۔ جس کا بیان کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری — کہ فقر خانقاہی ہے، فقط اندوہِ دلگیری

اِس ضمن میں یہ فقیرِ حقیر (البلوشی) مزید دو گروہ کا تذکرہ بھی کرنے کی جسارت کر رہا ہے۔

آئمہء فقہائے و مجتہدین کا گروہ : مفسرین کا آٹھواں گروہ مجتہدین کا بھی ہے۔ جو کہ تابعین و تبع تابعین میں سے تھے۔ جنہوں نے قرآن واحادیث سے فقہی مسائل کا استخراج کیا ہے۔ اور انہیں تفسیر پر کمال حاصل تھا۔ جیسے کہ! امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ (80ھ۔150ھ) حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعیؒ (150ھ۔204ھ) حضرت امام بن انس بن مالکؒ (93ھ۔179ھ) حضرت امام احمد بن حنبلؒ (164ھ۔241ھ)۔ اِن کے علاوہ حضرت امام حسن بصریؒ، حضرت امام ابن سیرینؒ، حضرت سفیان ثوریؒ، امام اوزاعیؒ، حضرت اسحاق بن راہویہؒ، امام ابن حزمؒ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ وغیرہا۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار کی — جب ذرا گردن جھکائی، دیکھ لی

تصوف میں ا ایک عجیب و غریب نظریہ : نظریہ وحدت الوجود ۔ نظریہ وحدت الشہود

☆ **نظریہ وحدت الوجود** : (ھمہ اوست) : گو کہ اِس نظریہ کا وجود بہت پہلے سے موجود تھا۔ مگر اِس نظریہ پر تحقیق اور مفصل بحث حضرت شیخ اکبر سید محی الدین ابن عربیؒ نے اپنی کتب میں بیان فرمائی ہیں۔ وحدت الوجود کا مطلب یہ ہے۔ کہ! وجودِ حقیقی صرف رب متعال ہی کی ذاتِ اقدس ہے۔ جبکہ جملہ تخلیقات یعنی کائنات میں موجود ہر جاندار و بے جان اشیاء اسی خالقِ کائنات کا مظہر اور عکس ہیں۔ بالفاظِ دیگر! کائنات کا الگ سے کوئی حقیقی وجود ہے ہی نہیں۔ بلکہ ہر تخلیق میں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کی جھلک نظر آتی ہے۔ واللہ اعلم

☆ **نظریہ وحدت الشہود** : (ھمہ از اوست) : گو کہ اِس نظریہ کا وجود بھی بہت پہلے سے موجود تھا۔ مگر اِس نظریہ پر تحقیق اور مفصل بحث حضرت شیخ امام مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکتوبات اور دیگر کتب میں بیان فرمائی ہیں۔ وحدت الشہود کا مطلب ہے۔ کہ! اللہ جل شانہٗ اور کائنات دونوں الگ الگ حقیقتیں ہیں۔ کائنات کا وجود محض ایک سایہ یا عکس (ظلی) ہے۔ ہر شئے میں خدا نہیں بلکہ خدا کا نور ہے۔ جب کسی سالک کو توحیدِ الٰہی کا گہرا مشاہدہ ہوتا ہے۔ تو اسے کائنات کا وجود نظر آنا بند ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم

حدیث: (1) اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتیں پسند نہیں فرماتا۔ بلاوجہ کی گپ شپ، فضول خرچی اور لوگوں سے بہت مانگنا۔ (صحیح بخاری)

حدیث: (2) بلا شبہ! تمہارے لئے ہر جمعہ کے دن ایک حج اور ایک عمرہ موجود ہے۔ لہٰذا جمعہ کی نماز کے لئے جلدی نکلنا حج ہے۔ اور جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے انتظار کرنا عمرہ ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی)

قرآن حکیم کا سات حروف پر نزول : (ایک مخفی راز)

ان ھذا القرآن انزل علیٰ سبعۃ اُحرف ۔بے شک !اس قرآنِ پاک کو سات حروف پراُتاراگیا۔ اسی حدیثِ نبوی ﷺ کے مطابقت رکھنے والی چندمزید احادیث پیش خدمت ہیں۔تا کہ مَیں خوداور دیگر شائقین کتاب ہذا اس مخفی راز والی حدیثِ نبوی ﷺ سے بھر پور مستفید و متفع ہوسکیں۔

☆ مسند احمد کی حدیث نمبر **4031** میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابنِ مسعودؓ نے فرمایا۔(**ان القرآن نزل علی نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم من سبعۃ ابواب علی سبعۃ احرف** ۔۔۔) کہ یہ قرآن تمھارے نبی ﷺ پر سات دروازوں سے سات حروف پر نازل ہوا ہے۔جبکہ اس سے پہلے کی کتاب ایک دروازے سے ایک حرف پر نازل ہوتی تھیں۔ ☆مسند احمد کی حدیث نمبر **19323** میں آیا ہے۔کہ! حضرت سمرہؓ (سمرہ بن جندب) سے مروی ہے۔کہ! نبی مکرم ﷺ نے ارشادفرمایا۔کہ!(**(قال نزل القرآن علی سبعۃ احرف** ۔۔۔) قرآنِ مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ ☆ مسند احمد کی حدیث نمبر **20182** میں آیا ہے۔کہ! حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے۔کہ! نبی مکرم ﷺ نے ارشادفرمایا۔کہ! قرآنِ مجید سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ ☆سنن ابوداؤد کی حدیث نمبر **1477** میں آیا ہے۔کہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔کہ! ابی! مجھے قرآن پڑھایا گیا۔پھر مجھ سے پوچھا گیا۔ایک حرف پر یا دوحرف پر؟ میرے ساتھ جوفرشتہ تھا۔اُس نے کہا۔کہو۔(کہ) دوحرف پر۔مَیں نے کہا۔دوحرف پر۔پھر مجھ سے پوچھا گیا۔دوحرف پر یا تین حرف پر؟اس فرشتے نے جوکہ میرے ساتھ تھا۔کہا۔کہو۔تین حرف پر۔چنانچہ مَیں نے کہا۔تین حرف پر۔اسی طرح معاملہ سات حروف تک پہنچا۔(تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔اِن میں سے ہرایک حرف شافی اور کافی ہے۔تم‘‘**سمیعا علیما**’’کہو۔یا‘‘**عزیزا حکیما**’’۔جب تک (کہ) تم عذاب کی آیت کورحمت پر اور رحمت کی آیت کوعذاب پرختم نہ کرو۔

یہ راز تو خود قرآن کھول رہا ہے لہجے میں محمد ﷺ کے خدا بول رہا ہے

☆ حضرت ابوبکرہ (ابوبکرہ نفیع بن حارث بن کلدہ) سے مروی ہے۔کہ! نبی مکرم ﷺ نے ارشادفرمایا۔کہ! میرے پاس حضرت جبرائیلؑ اور حضرت میکائیلؑ تشریف لائے۔حضرت جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا۔قرآنِ کریم کوایک حرف پر پڑھیں۔حضرت میکائیلؑ نے کہا۔اس میں اضافہ کی درخواست کریں۔پھرحضرت جبرائیلؑ نے کہا۔کہ قرانِ حکیم کوآپ ﷺ سات حروف پر پڑھ سکتے ہیں۔جن میں سے ہرایک کافی شافی ہے۔بشرطِ کہ! آیتِ رحمت کوآیتِ عذاب سے یا آیتِ عذاب کوآیتِ رحمت سے بدل نہ دیں۔ (مسند احمد)☆ حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشادفرمایا۔کہ! میرے پاس حضرت جبرائیلؑ اورحضرت میکائیلؑ تشریف لائے تھے۔حضرت جبرائیلؑ نے کہا۔قرآنِ کریم کوایک حرف سے پڑھیئے۔حضرت میکائیلؑ نے کہا۔اس میں اضافہ کی درخواست کریں۔پھرحضرت جبرائیلؑ نے کہا۔کہ اسے دوحرفوں پر پڑھیئے۔حضرت میکائیلؑ نے پھرکہا۔اس میں اضافہ کی درخواست کریں۔یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے۔قرانِ حکیم کوآپ ﷺ سات حروف پر پڑھ سکتے ہیں۔اورفرمایا۔ان میں سے ہرایک کافی شافی ہے۔اگرآپ ﷺ ‘‘**غفورا رحیما**’’یا‘‘**سمیعا علیما**’’یا‘‘**علیما سمیعا**’’کہہ دیتے ہو۔تواللہ تعالیٰ اسی طرح ہے۔بشرطِ کہ! تم آیت عذاب کوآیتِ رحمت سے یا آیتِ رحمت کوآیتِ عذاب سے بدل نہ دیں۔☆(مسند احمد) حضرت ابن عباسؓ سے نبی مکرم ﷺ کا ارشادمنقول ہے۔مجھے جبرائیلؑ نے قرآنِ حکیم ایک حرف پر پڑھایا۔مَیں ان سے بار بار اضافہ کا مطالبہ کرتا رہا۔اوروہ اس میں برابراضافہ کرتے رہے۔تا آنکہ سات حروف تک پہنچ کررک گئے۔ (مسند احمد) ☆ حضرت ابن عباسؓ سے نبی مکرم ﷺ کا ارشادمنقول ہے۔مجھے جبرائیلؑ نے قرآنِ حکیم ایک حرف (پر) پڑھایا۔اوروہ اس میں برابراضافہ کرتے رہے۔تا آنکہ سات حروف تک پہنچ کررک گئے۔ (مسند احمد)

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

مسند احمد میں اس طرح کی دیگر بھی کئی احادیث نبوی ﷺ موجود ہیں۔وہاں سے دیکھی جاسکتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک اپنے پیرومرشد ومربی‘‘غوث الوقت جناب سیدی عبدالعزیز الدباغ’’کے ملفوظات بنام‘‘**الابریز**’’میں رقم طرز ہیں۔کہ! مَیں نے کئی مرتبہ آپؒ سے اس حدیث نبوی ﷺ کے معنی دریافت کیئے۔

کتاب میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں اللہ کرے ہو تجھے عطا جدت کردار

ان ھذا القرآن انزل علیٰ سبعۃ اُحرف ۔(ترجمہ) بے شک! اس قرآنِ پاک کو سات حروف پراُتاراگیا۔

اورآپؒ نے اس حدیث کے بہت سے جوابات عنایت فرمائے۔لیکن اس کے باوجودمیری تسلی نہیں ہوسکی۔اورمَیں کسی جامع اورتسلی بخش جواب کا منتظر رہا۔اصل اُلجھن یہ تھی۔کہ‘‘حرف’’کا لغوی معانی ظاہر تو ہے۔لیکن بعض سورتوں کے آغاز میں آنے والے حروفِ مقطعات سمجھ میں نہیں آتے۔علمائے کرامؒ (مفسرین ومحدثین) نے اس حدیث میں کثیر اقوال کے ساتھ بہت اختلاف کیا ہے۔جن کے مطالعے کے بعد بے چینی میں (مزید) اضافہ ہوجاتا ہے۔کیونکہ آنحضرت ﷺ کی مرادتو (اس حدیث) سے ایک ہی ہوگی۔لیکن اختلافی اقوال کی تعداد چالیس سے متجاوز ہے۔جو اس کے مبہم اور دقیق ہونے کے موجب ہیں۔صحابہ کرامؓ کی کثیرتعداد نے اسی ضمن میں اقوال واحادیث اکٹھی کی ہیں۔(جن میں سے چندایک کومَیں نے ابھی ذکرکیا ہے۔جوآپ پیچھے پڑھ آئے ہیں)

یہاں تک کہ مشہور محدث حافظ ابو یعلیٰ ؒ اپنی کتاب ''مسندِ کبیر'' میں درج ذیل روایت نقل کرتے ہیں ۔ کہ! ایک مرتبہ حضرت عثمانِ غنیؓ نے منبر پر کھڑے ہوکر خطبے کے دوران حاضرین سے یہ بات دریافت کی ۔ کہ مَیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یہ بات کہہ رہا ہوں ۔ کہ تم میں سے جس شخص نے حضور نبی مکرم ﷺ کا فرمانِ ذی مقام سن رکھا ہے ۔ وہ کھڑا ہوجائے ۔ **ان ھـذا القرآن انزل علٰی سبعة حرف و کل لشا ن** ۔ (ترجمہ) بے شک !اس قرآنِ پاک کو سات حروف پر اُتارا گیا ۔ اور اس میں سے ہر حرف کی اپنی مخصوص شان ہے ۔ (خلیفہ سوئم جناب حضرت عثمان بن عفانؓ کی یہ بات سن کر) بہت سے افراد کھڑے ہوگئے ۔ جن میں سے ہر ایک اس بات کا اقرار کر رہا تھا ۔ کہ اس نے بذاتِ خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ فرمان عالی شان سن رکھا ہے ۔

اسی ضمن میں احمد بن مبارک کہتے ہیں ۔ کہ اس مسئلے کے متعلق (بہت سارے علماء کی کتب کی چھان بین کے بعد مجھے) ذاتی طور پر چار حضرات کی تحقیق اور رائے پسند آئی ۔ احمد بن مبارک کہتے ہیں ۔ کہ اگر چہ مَیں ان چاروں حضرات کی کتب اور تحقیقات ملاحظہ کر چکا ہوں ۔ اور اس مسئلے کے جو پہلو میرے پیشِ نظر تھے ۔ لیکن اس کے باوجود یہ بات واضح نہ ہوسکی ۔ کہ آنحضور نبی مکرم ﷺ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟ مَیں نے اپنے شیخ **حضرت جناب سیدی عبدالعزیز دباغ** ؒ کی خدمت میں دوبارہ عرض کیا ۔ کہ مَیں صرف آپ ؒ کے مؤقف کے تحت نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی مراد کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں ۔ تو آپ ؒ نے فرمایا ۔ انشاء اللہ میں کل تمھیں اس بارے میں جواب دوں گا ۔ اور اگلے ہی دن آپ ؒ نے جواب مرحمت فرمایا ۔ جو کہ بالکل سچ (اور صحیح) تھا ۔ آپ ؒ نے فرمایا ۔ مَیں نے نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کے مرادی معنیٰ دریافت کئے ۔ تو آپ ﷺ نے اپنی مراد کی تشریح فرمائی ۔ احمد بن مبارک کہتے ہیں ۔ کہ! حضرت شیخ دباغ ؒ نے میرے سامنے جو معانی اور مفاہیم بیان کئے ۔ تو میں تین دن تک شیخ ؒ کے ساتھ بحث میں مصروف و مشغول رہا ۔ اور آپ ؒ اس کے معانی کی وضاحت کرتے رہے ۔ اس کے بعد مجھے اندازہ ہوا ۔ کہ یہ حدیث نبوی ﷺ (معنوی، اصطلاحی اور فہمی وسعت کے اعتبار) سے نہایت ہی عظیم مرتبے کی حامل ہے ۔ اس کی تشریح کے دوران مَیں نے اس قدر اسرار کا علم حاصل کیا ۔ کہ جن کی وضاحت کرنا ممکن ہی نہیں ۔ تاہم مَیں (احمد بن مبارک ؒ) اپنے الفاظ میں ان کا (قدرے) خلاصہ بقدر استطاعت تحریر کر رہا ہوں ۔

نبی مکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی خاص قوت ودیعت کر رکھی ہے ۔ کہ! جس کے انوار سات قسم پر مشتمل ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک نور کے دو رخ ہیں ۔ ایک رخ تو آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ کے بارے میں ہے ۔ اور دوسرے پہلو کا تعلق مخلوق کے ساتھ آپ ﷺ کے تعلق سے ہے ۔ یہ انوار پہلے رخ (یعنی آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ کے تعلق) میں متواتر فیضان کرتے رہتے ہیں ۔ اور کبھی نہیں تھمتے ۔ اور نہ ہی سست پڑتے ہیں ۔ پس جب اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی طرف کوئی آیت نازل کرتے ہیں ۔ تو اس نازل شدہ آیت کے ہمراہ پہلے رخ کے نور میں سے تھوڑا سا نور بھی ظاہر ہوکر آتا ہے ۔ سارا تو نہیں ۔ کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہونے کی وجہ سے تھمتا ہے اور نہ سست پڑتا ہے ۔ اس لئے مخلوقات کی طرف توجہ کے وقت صِرف تھوڑا سا نور ظاہر ہوتا ہے ۔ پھر اللہ تعالیٰ جب دوسری آیت اُتارتا ہے ۔ تو اس میں دوسرے رُخ کا کچھ نور ہوتا ہے ۔ پھر جب تیسری آیت اُترتی ہے ۔ تو اس میں تیسرے نور میں سے کسی قدر نور ہوتا ہے ۔ اسی طرح ساتویں نور تک ۔ پھر مَیں نے عرض کیا ۔ یہ ساتوں انوار کہ جن کی طرف سات حرف کہہ کر اشارہ کیا گیا ہے ۔ کون سے ہیں؟ حضرت شیخ دباغ ؒ نے فرمایا ۔ وہ سات حروف یہ ہیں ۔ ☆ **حرفِ نبوت** ۔ ☆ **حرفِ رسالت** ۔ ☆ **حرفِ آدمیت** ۔ ☆ **حرفِ روح** ۔ ☆ **حرفِ علم** ۔ ☆ **حرفِ قبض** ۔ ☆ **حرفِ بسط** ۔ (ان تمام (یعنی سات حروف) کی مختصر مگر جامع تشریح یہاں پیش کی جاتی ہے ۔ شائقین حضرات مکمل تفصیل کے لئے کتاب ''الابریز'' یا اس کے اردو ترجمہ بنام ''**خزینہ معارف**'' کی طرف رجوع فرمائیں)

☆ **حرفِ نبوت** : حرفِ نبوت کی شناخت و علامت یہ ہے ۔ کہ! آیتِ مبارکہ میں صبر کا حکم دیا گیا ہو ۔ اور حق کی جانب رہنمائی کی گئی ہو ۔ وہ آیت دنیا اور اس کی خواہشات (شہوات) سے گریز کرنے کی تعلیم دیتی ہو ۔ اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ! نبوت طبعی طور پر حق ہی کی طرف مائل ہوتی ہے ۔ اور صرف حق بیان کرتی ہے ۔ اور حق ہی کی طرف رہنمائی کرتی ہے ۔ اور اس ضمن میں خیر خواہی کا فریضہ سرانجام دیتی ہے ۔

☆ **حرفِ رسالت** : حرفِ رسالت کی نشانی و علامت یہ ہے ۔ کہ! اس آیت میں دارِ آخرت، اس کے درجات اور وہاں رہنے والوں کے مقامات اور انہیں حاصل ہونے والے ثواب کا ذکر موجود ہے ۔

☆ **حرفِ آدمیت**: حرفِ آدمیت کا ماحصل وہ نور ہے ۔ کہ! جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں ودیعت کر رکھا ہے ۔ اور انہیں اس سے انسانی کلام کرنے پر قدرت بخشی ہے ۔ تاکہ ان کا کلام ملائکہ، جنات اور باقی جملہ مخلوقات کے کلام سے یکسر ممتاز ہوسکے ۔ باوجود اس کے کہ یہ صفت تمام انسانوں میں پائی جاتی ہے ۔ اسے ان ساتوں میں سے اس لئے شامل کیا گیا ۔ کہ یہ صفت آنحضرت ﷺ میں طہارت اور صفائی کے لحاظ سے انتہا کو پہنچ چکی ہے ۔ جس کی وجہ سے طہارت اور صفائی میں آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کا کمال اس درجہ عالیہ تک پہنچ چکا ہے ۔ کہ جس سے بڑھ کر کوئی کمال ممکن نہیں ۔ اور آنحضرت ﷺ کی ذات کے ماسوا کسی اور کی ذات میں اس کا ہونا بھی ناممکن ہے ۔ مختصر یہ کہ! جب یہ نور جس سے کہ انسان کلام کیا کرتا ہے ۔ آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس میں یہ نور باقی تمام انوارات (نورِ نبوت ۔ نورِ رسالت ۔ نورِ علم ۔ نورِ روح ۔ نورِ قبض اور نورِ بسط) کے ساتھ پایا گیا ۔ تو یہ نور انتہائی کمال پر ہی ہوگا ۔ کیونکہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس اِن چھ انوارات سے مستفیض ہورہی ہے ۔ لہٰذا آپ ﷺ پر جب آیات کا نزول ہوگا ۔ تو کوئی آیت بھی ایسی نہ

ہوگی۔ کہ جس میں یہ نور نہ پایا جائے۔ کیونکہ قرآنِ حکیم بنی نوعِ انسان ہی سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کی زبان یعنی عربی میں ہی نازل ہوا ہے۔

☆ حرفِ روح: حرفِ روح کی شناخت یہ ہے۔ کہ! قرآنِ پاک کی آیت اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ یا اس کی صفاتِ مبارکہ کے بیان پر مشتمل ہو۔ اور اس میں مخلوق کا کوئی ذکر نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ! روح ہمیشہ مشاہدہ حق میں محو و مستغرق رہتی ہے۔ اسی لئے جب بھی اس نوعیت کی کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ تو اس میں نورِ روح لازمی موجود ہوتا ہے۔

☆ حرفِ علم: حرفِ علم کی پہچان یہ ہے۔ کہ! آیت میں گذشتہ لوگوں کے حالات وواقعات بیان کئے گئے ہوں۔ مثلاً عاد۔ ثمود۔ قومِ نوح۔ قومِ ہود۔ قومِ صالح وغیرہ کے حالات وواقعات یا اس میں کسی رائے کے مذموم ہونے کی اطلاع دی گئی ہو۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے۔ **أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ ص فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ** ۔ (ترجمہ) یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی۔ لیکن ان کی تجارت فائدہ مند نہ ہوئی۔ اور وہ (فائدہ مند و نفع بخش سودے کی) راہ جانتے ہی نہ تھے۔ یعنی کہ مختصر طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ تمام آیات کہ جن میں واقعات بیان کئے گئے ہوں۔ وعظ ونصیحت کی گئی ہو۔ یا پھر حکمت آمیز باتیں کی گئی ہوں۔ سیدی دباغؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس حرف کے نور کا تعلق انسان سے جہالت کو دور کر کے اسے عارف ومعرف بنا دیتا ہے۔

☆ حرفِ قبض: حرفِ قبض کی علامت یہ ہے۔ کہ! آیتِ کریمہ میں کفار ومشرکین کو مخاطب کیا گیا ہو۔ کبھی انہیں تباہی کی وعید سنائی گئی ہو۔ اور کبھی دیگر طریقوں سے ڈرایا گیا ہو۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔ کہ! **في قلو بهم مرض فزادهم الله مر ضا ولهم عذاب اليم م بما كانوا يكذبون** ۔ (ترجمہ) اوران کے دلوں میں بیماری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا۔ اوران کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ (سورہ بقرہ۔ آیت نمبر 102) نور اور ظلمت کی افواج ہمیشہ برسرِ پیکار رہتی ہیں۔ جب نبی مکرم ﷺ کی توجہ ان ظلمتوں کی طرف مبذول ہوتی ہے۔ تو اس وقت حرفِ قبض کا یہ نور ظاہر ہوتا ہے۔ اوراس نور میں سے مذکورہ بالا قسم کی آیات سامنے آئی ہیں۔

☆ حرفِ بسط: حرفِ بسط کی شناخت یہ ہے۔ کہ! کسی آیت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہو۔ جب آپ ﷺ کی توجہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی طرف مبذول ہوتی ہے۔ تو اس وقت بسط کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ اور یہ آیات مقامِ بسط سے ظاہر ہوتی ہیں۔ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اِن ساتوں حروف کی تقریباً یہی پہچان وعلامات اور نشانیاں ہیں۔ جو یہاں ذکر کی گئی ہیں۔ ورنہ ہر ہر حرف میں **366** وجہیں ہیں۔ اگر مَیں ہر حرف کی **366** مختلف وجوہ میں سے ہر ایک کا ذکر کرنا شروع کردوں۔ تو نبی مکرم ﷺ کے باطن کا آفتاب سب لوگوں کے سامنے روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجائے گا۔ لیکن یہ درحقیقت وہ رموز واسرار ہیں۔ کہ! جنہیں چھپانا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل کے تحت جن لوگوں کو **فتحِ کبیر** عطا فرماتا ہے۔ وہ ان کا علم حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جسے فتح حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے مناسب یہی ہے۔ کہ! وہ اپنی ظاہری حالت پر ہی باقی رہے۔

سیدی عبدالعزیز دباغؒ نے ارشاد فرمایا۔ کہ احادیثِ مبارکہ میں جو اختلافِ تلفظ پایا جاتا ہے۔ اُس کی وجہ باطنی انوارات کے اختلاف کی **فرع** ہے۔ کیونکہ قبض کی بدولت کچھ حروف کو ساکن پڑھا جاتا ہے۔ اوراس پر پیش پڑھی جاتی ہے۔ زبر حرفِ رسالت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور زیر حرفِ آدمیت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور ہر آیت کے لئے ایک خاص فتح اور مخصوص ذوق ہوتا ہے۔ جب آپؒ تشریح فرما رہے تھے۔ تو مَیں نے آپؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ! آیت میں کچھ تو اجزاء نبوت کے ہوتے ہیں۔ کچھ اجزاء رسالت کے ہوتے ہیں۔ اوراسی طرح باقی پانچ حروف کے۔ اس لئے مَیں نے عرض کیا۔ کہ! یا حضرت! اِن سات حروف کے اجزاء کی مزید تشریح فرما دیں۔ اور یہ بھی بتا دیں۔ کہ! ان حروف کی ان پر تفریع کیسے ہوتی ہے۔ تاکہ اُن کا فائدہ مکمل ہوجائے۔ سیدی دباغؒ نے فرمایا۔ کہ! اِن سات حرفوں میں سے ہر ایک کے سات سات اجزاء ہوتے ہیں۔ (انتھی کلام الدباغ)

بندہ (البلوشی) قارئین کتاب کی خدمت میں عرض گزار ہے۔ کہ اِن سات حروف کے اجزاء اور اِن سات حروف، چند قرآنی آیات اور کچھ نہ سمجھ آنے والی احادیثِ نبویہ ﷺ کی مزید جامع ومبسوط تشریح کتاب ''الابریز'' میں موجود ہے۔ وہاں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ علمِ لدنی کے موضوع پر اس قدر کھلے اسرار ورموز پر **الابریز** اور **الفتح الربانی** (نصائح غوثیہ) سے بہتر شاید ہی کسی عالم کی کوئی کتاب ہو۔

لایعنی باتیں اور وقت کا ضیاع

: مجھے کچھ لوگوں سے ایک گلہ ہے۔ کہ! وہ خواہ مخواہ میں کچھ مسائل میں خود کو الجھا دیتے ہیں۔ جیسے کہ! حضرت امام ابوحنیفہؒ بڑے محدث تھے یا کہ حضرت امام بخاریؒ؟ حالانکہ! حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ قانونِ اسلامی واجتہاد، فقہ اور احادیث مبارکہ سے فقہی مسائل کے مرتب کرنے میں بہت زیادہ ماہر تھے۔ اوران علوم وفنون میں انبیائے عظامؑ اور صحابہ کرامؓ کے بعد ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ اوراسی طرح سے احادیث کو تقویٰ وصحت کے ساتھ جمع کرنے میں صحابہ کرامؓ کے بعد حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام مسلمؒ سے بڑھ کر کوئی دوسرا نہیں ہوا۔ احادیث کے جمع وتدوین اور صحت میں امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ جبکہ آیاتِ قرآنیہ واحادیث نبویہ سے فقہی مسائل پر محنت شاقہ میں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ کی الگ الگ امتیازی خصوصیات ہیں۔ یا پھر لوگ آنحضور نبی مکرم ﷺ کی حیات وممات، یا علمِ غیب یا حاضر وناظر جیسے ابحاث میں دلائل پیش کر کے ایک دوسرے پر کفر وشرک کے فتوے لگاتے ہیں۔ حالانکہ! اگر دیکھا جائے۔ تو یہ ابحاث فقط اپنی علمیت کی دکانداری چمکانے کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ ایک سیدھا سادہ اسلامی قانون ہے۔ کہ! قرآنِ حکیم کی تعلیمات اور سنتِ نبوی ﷺ میں پورا کا پورا اسلام ہے۔ بس انہیں دو پر عمل کرنا چاہئے۔

قرآن مجید کے فہم اور عربی زبان سیکھنے کے لئے چند معلومات :

چند نہایت ہی ضروری علمی جواہرات کہ جس سے قرآنِ حکیم کا ترجمہ کرنا یا عربی زبان سیکھنا کچھ نہ کچھ حد تک آسان ہو جائے گا۔ان شاء اللہ العظیم۔

☆ عربی زبان میں زبر کو **فتح**، زیر کو **کسرۃ**، پیش کو **ضمۃ** جبکہ دوزبر یا دوزیر یا دو پیش کو **تنوین** کہتے ہیں۔اور زبر، زیر، پیش یا تنوین کو حرکات کہتے ہیں۔

☆ زبان سے نکلے ہر بامعنی لفظ کو''کلمہ'' جبکہ بے معنی لفظ کو''مہمل'' کہا جاتا ہے۔روٹی کلمہ جبکہ شوٹی مہمل ہے۔ **کلمہ** کی تین اقسام ہیں۔اسم،فعل اور حرف۔

☆ **اسم**: کسی شخص، چیز، جگہ، حیوان، چرند و پرند وغیرہ یا ان کی اچھی یا بُری صفت کو کہتے ہیں۔جیسے۔ **محمد** ﷺ، **قرآن**، **قلم**، جنت، متقی، جنتی۔۔۔

☆ **فعل** : جس کلمہ سے کام کے ہونے یا کرنے کا پتہ چلے۔اور کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔**فعل** کی چار اقسام ہیں۔ماضی (گزرا ہوا زمانہ)، مضارع (حال و مستقبل (یعنی) موجودہ زمانہ یا آنے والا زمانہ)، امر (جس میں حکم دیا جائے)، نہی (جس میں منع کیا جائے)۔ جیسے **نَصَرَ**۔اُس نے مدد کی (یا) وہ مدد کرے گا۔یاد رہے۔کہ! اگر کسی لفظ کے شروع میں ''ی، **ت**، **أ**، **ن**، **قد** '' آجائے۔جیسے کہ! **یَعْبُدُ**، **تَعلَمُ**، **نَخْلُقُ**، **اَعُوْذُ**۔۔۔یا پھر کسی لفظ کے آخر میں **تَ**، **تِ**، **تُ**، **تْ**، **نَّ** '' آجائے۔جیسے کہ! **خَلَقْتَ**، **کُنْتِ**، **ظَلَمْتُ**، **کَسَبَتْ**، **لَنُسْئَلَنَّ**۔۔۔

اگر''ت''کسی فعل کے آخر میں حرکات کے ساتھ آجائے۔تو گزرے ہوئے زمانہ (ماضی) کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔اس کی تفصیل یوں ہوگی۔

'' **تَ** ''یہ علامت واحد مذکر کیلئے ہے۔اور ترجمہ''تُو یا تُو نے'' ہوگا۔جیسے کہ! **خَلَقْتَ**۔تُو نے پیدا کیا۔**اَنْعَمْتَ**۔تُو نے انعام کیا۔**اٰمَنْتَ**۔تُو ایمان لایا۔

'' **تِ** '' یہ علامت واحد مؤنث کیلئے ہے۔اور ترجمہ''تُو یا تُو نے'' ہوگا۔جیسے کہ! ! **جِئْتِ**۔تُو آئی ہے۔**خِفْتِ**۔تُو ڈری۔

'' **تْ** '' یہ علامت بھی واحد مؤنث کیلئے ہے۔ترجمہ''وہ یا اُس نے'' ہوگا۔مثلاً **صَدَقَتْ**۔اُس (عورت) نے سچ کہا۔**آمَنَتْ**۔وہ (عورت) ایمان لائی۔

'' **تُ** '' یہ علامت واحد مذکر و مؤنث کیلئے ہے۔اور ترجمہ''مَیں، مَیں نے'' ہوگا۔جیسے کہ! **خَلَقْتُ**۔ مَیں نے پیدا کیا۔**اَنْعَمْتُ**۔مَیں نے انعام کیا۔

☆ اگر''ت''اور''ن''کسی فعل کے آخر میں آجائیں۔تو زمانہ ماضی ہوگا۔اور **ت** کا مطلب''**تو**، **وہ** اور **مَیں**''ہوگا۔جبکہ **ن** کا مطلب''ہم'' ہوگا۔جیسے کہ **صَبَرْتِ**۔ایک عورت نے صبر کیا۔**صَبَرْتُ**۔مَیں ایک مرد یا عورت نے صبر کیا۔**صَبَرَتْ**۔اس ایک عورت نے صبر کیا۔**صَبَرْنَا**۔ہم نے صبر کیا۔

☆ **حرف** : وہ کلمہ جو نہ اسم ہو اور نہ ہی فعل، بلکہ اسماء یا فعلوں کو آپس میں ملانے کا کام دے۔لیکن اگر یہی کلمہ منفرد ہو تو کسی کام کا نہیں۔جیسے کہ **!اِنَّ**۔بے شک۔**عَلٰی**۔پر، کے اوپر۔**لَمْ**۔نہیں۔

کسی فعل کے شروع میں **ی** (وہ)، **ت** (تم)، **أ** (مَیں) اور **ن** (ہم) وغیرہ لگانے سے مطلب تبدیل ہو جائے گا۔زمانہ حال رہے گا۔

جنس	عربی الفاظ	اُردو معنی	عربی الفاظ	اُردو معنی	عربی الفاظ	اُردو معنی	عربی الفاظ	اُردو معنی
مذکر	**یَذْکُرُ**	وہ یاد کرتا ہے	**تَذْکُرُ**	تم یاد کرتے ہو	**أذْکُرُ**	مَیں یاد کرتا ہوں	**نَذْکُرُ**	ہم یاد کرتے ہیں
مؤنث	**تَشْکُرَانِ**	تم دو شکر کرتے ہو	**تَشْکُرُوْنَ**	تم تمام شکر کرتے ہو	**تَشْکُرِیْنَ**	تم ایک شکر کرتی ہو	**تَشْکُرْنَ**	تم تمام شکر کرتی ہو

☆ عربی کے الفاظ کے شروع میں **ان** (وہ)، **ون** (تم)، **یـن** (مَیں) اور **ن** (ہم) وغیرہ لگانے سے مطلب تبدیل ہو جائے گا۔ اور اِن الفاظ کا ترجمہ حال یا مستقبل میں ہوگا۔جیسے کہ! **یَصْبِرُ**۔وہ صبر کرتا ہے۔(یا) وہ صبر کرے گا۔

☆ اور اسی طرح سے یہ تینوں علامات (**وْا**، **وْنَ** اور **یْـنَ**) الفاظ کے آخر میں آتی ہیں۔ان سب کا عموماً ترجمہ''سب'' کیا جاتا ہے۔اور یہ علامتیں''جمع مذکر'' کو ظاہر کرتی ہیں۔جیسے کہ! **اٰمَنُوْا**۔وہ (سب) ایمان لائے۔**اِعْلَمُوْا**۔تم سب جان لو۔**مُسْلِمُوْنَ**۔اسلام لانے والے (سب) مرد۔**یَعْلَمُوْنَ**۔وہ (سب) جانتے ہیں۔**یَظْلِمُوْنَ**۔وہ (سب) ظلم کرتے ہیں۔**شَاکِرِیْنَ**۔(سب) شکر ادا کرنے والے۔ **مُتَّقِیْنَ**۔(سب) تقوی اختیار کرنیوالے۔

☆ اگر لفظ کے آخر میں''ہ'' آجائے۔جیسے **قَلَمُہٗ** (یعنی) اس ایک مرد کا قلم۔اور **قَلَمُھَا** (یعنی) اس ایک عورت کا قلم۔اس طرح **رَضِیَ اللّٰہُ** (کے بعد) **عَنْہُ** (ایک صحابیؓ کے لئے)، **عَنْھَا** (ایک صحابیہؓ کے لئے)، **عَنْھُمَا** (کثیر صحابہ کرامؓ کے لئے) وغیرہا۔۔۔

☆ یہ دونوں علامات (کَ ، کِ) اسم، فعل اور حرف کے آخر میں استعمال ہوتی ہیں۔کَ (واحد مذکر کیلئے) اور کِ (واحد مؤنث کیلئے)۔جیسے کہ!

اَسماء کے ساتھ '' کَ ''کا استعمال : (کَ معنی۔تیرا، تیری، تیرے) **عَمَلُکَ**۔تیرا عمل۔ **بَصَرُکَ**۔تیری نظر۔ **بَعْدَکَ**۔ تیرے بعد۔

اَسماء کے ساتھ '' کِ ''کا استعمال : (کِ معنی۔تیرا، تیری، تیرے) **رَبُّکِ**۔تیرا رب۔ **اَبُوْکِ**۔تیرا رب۔ **اُمُّکِ**۔ تیری ماں۔

اَفعال کے ساتھ '' کَ ''کا استعمال : (کَ معنی۔تم کو، تم سے، تجھے) **خَلَقَکَ**۔اس نے پیدا کیا تجھے۔ **یُعْطِیْکَ**۔وہ دے گا آپ کو۔

اَفعال کے ساتھ '' کِ ''کا استعمال : (کِ معنی۔تم کو، تم سے، تجھے) **طَھَّرَکِ**۔اس نے تجھے پاک کیا۔ **اِلَیْکِ**۔تیری یا اپنی طرف۔

حروف کے ساتھ '' کَ ''کا استعمال : (کَ معنی۔تُو، تجھ، تیری) **اِنَّکَ**۔بیشک تُو۔ **لَکَ**۔تیرے لئے۔ **عَنْکَ**۔تجھ سے۔ **فِیْکَ**۔تجھ میں۔

حروف کے ساتھ '' کِ ''کا استعمال : (کِ معنی۔تُو، تجھ، تیری) **اِنَّکِ**۔بیشک تُو۔ **لَکِ**۔تیرے لئے۔ **عَلَیْکِ**۔تجھ پر۔

حروف کے ساتھ '' کَ ''کا شروع میں استعمال : (کَ معنی۔جیسے، کی طرح، مانند) **کَصَیِّبٍ**۔بارش کی مثل۔ **کَشَجَرَۃٍ**۔درخت کی طرح۔

☆ اگر لفظ کے آخر میں''کَ'' آجائے۔تو ترجمہ''تیرا یا تیری'' ہوگا۔جیسے **کِتَابُکَ**۔تجھ ایک مرد کی کتاب۔ **کِتَابُکِ** (یعنی) تجھ ایک عورت کی کتاب۔

☆ اگر اسم کے آخر میں''ی'' آئے۔تو ترجمہ''میری، میرا یا میرے'' ہوگا۔جیسے کہ! ''**کِتَابِیْ**'' یعنی میری کتاب۔ **یا ربی**۔اے میرے رب۔☆ اگر

حرف کے آخر میں ''ی'' آئے ۔تو ترجمہ ''مجھ، میرے یا مَیں'' ہوگا۔ جیسے کہ! ''اِنِّیْ ''یعنی بے شک مَیں ۔ **عَنِّیْ**۔ مجھ سے ۔**بِیْ**۔ میرے ساتھ ۔☆ اگر فعل کے آخر میں ''ی'' سے پہلے ''ن'' آئے ۔ تو ترجمہ ''مجھے'' ہوگا ۔ جیسے کہ! ''**یَھْدِ نِیْ** ''یعنی وہ ہدایت دیتا ہے مجھے ۔ **عَلَّمَنِیْ**۔ اس نے سکھایا مجھے ۔

☆ اگر کسی اسم میں اگر ''ی'' کے بجائے ''**نا**'' لگا دیا جائے ۔ تو ترجمہ ''ہمارے، ہماری، ہمارے'' ہوگا۔ جیسے ۔ **کِتَابُنَا** ۔ ہماری کتاب ۔ **یَا رَبَّنَا** ۔ اے ہمارے رب ۔☆ اگر کسی فعل کے آخر میں ''نا'' ہو۔☆ مگر اس سے پہلے حرف پر جزم ہو۔ تو ترجمہ ''ہم نے'' ہوگا۔ جیسے کہ! **نَزَّلْنَا** ۔ ہم نے اُتارا۔ **خَلَقْنَا**۔ ہم نے پیدا کیا۔☆ اگر کسی حرف کے آخر میں ''نا'' ہو۔ تو ترجمہ ''ہم یا ہماری'' ہوگا۔ جیسے کہ! **اِلَیْنَا** ۔ ہماری طرف ۔ **عَلَیْنَا**۔ ہم پر۔ **فِیْنَا**۔ ہم میں ۔ **مِنَّا** ۔ ہم سے ۔ **لَنَا**۔ ہمارے لئے ۔ لیکن اگر کسی فعل کے آخر میں ''نا'' ہو۔☆ مگر اس سے پہلے حرف پر جزم کے بجائے زبر یا زیر ہو۔ تو ترجمہ ''ہمیں نے'' ہوگا۔ جیسے کہ! **بَعَثَنَا** ۔ اس نے بھیجا ہمیں ۔**اِھْدِنَا** ۔ تُو ہدایت دے ہمیں ۔**اٰتِنَا** ۔ تُو دے ہمیں ۔

☆ اگر کسی عربی لفظ کے شروع میں ''اَل'' آ جائے ۔ تو وہ چیز خاص بن جاتی ہے ۔''**ال**'' کو انگریزی میں **The** کی طرح حیثیت دی جائے گی ۔ جیسے ۔ **اَلْکِتَابُ** ۔ (خاص کتاب) ۔ اور اسی طرح سے اگر کسی لفظ کے آخر میں تنوین ہو۔ تو وہ چیز عام ہو جائے گی ۔ جیسے **کِتَابٌ**'' ۔ (کوئی کتاب)

☆ اگر کسی اسم کے آخر میں ''ان یا یِن'' آ جائے ۔ تو یہ علامت ''**د و**'' ہونے پر دلالت کرتی ہے ۔ جیسے کہ! **جَنَّتَانِ**۔ دو باغات ۔ **بَحْرَانِ** ۔ دو سمندر ۔ **عَیْنَیْنِ** ۔ دو آنکھیں ۔ **مُسْلِمَیْنِ**۔ دو مسلمان ۔☆ اگر کسی فعل کے آخر میں بھی ''ان یا یِن'' آ جائے ۔ تو یہ علامت ''**د و**'' ہونے پر دلالت کرتی ہے ۔ جیسے کہ! **یُعَلِّمَانِ**۔ وہ دونوں سکھاتے ہیں ۔ **یَلْتَقِیَانِ** ۔ وہ دو ملتے ہیں ۔ **تُکَذِّبَانِ**۔ تم دونوں جھٹلاتے ہو۔ **یَسْجُدَانِ**۔ وہ دو سجدے کرتے ہیں ۔

☆ عربی زبان میں الفاظ کے شروع میں ''**لَا** اور **مَا** '' اگر آ جائیں ۔ تو ان کا ترجمہ ''نہ، نہیں، مت'' ہوگا۔ لیکن یاد رہے کہ! اگر ''لا'' کے بعد ایک ایسا اسم ہو۔ کہ جس کے آخر میں ''زبر'' ہو۔ تو اس میں ''پوری جنس'' کی نفی کا مفہوم بنے گا۔ اور ترجمہ عموماً ''کوئی ۔۔۔ نہیں'' بنے گا۔ جیسے کہ! **لاریب**۔ کوئی شک نہیں ۔ **لا اله** ۔ کوئی معبود نہیں ۔ **لا غالب** ۔ کوئی غالب نہیں ۔☆ اگر ''لا'' کے بعد فعل کے آخر میں ''**پیش یا وْنَ** '' ہو۔ تو ایسے جملے میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے ۔ جیسے کہ! **لا یومن** ۔ وہ ایمان نہیں لاتا ہے ۔ **لَا یَخَافُ** ۔ وہ نہیں ڈرتا ہے ۔ **لَا یَشْکُرُ** ۔ وہ شکر نہیں کرتا ہے ۔ **لَا یَشْکُرُوْنَ** ۔ وہ سب شکر نہیں کرتے ہیں ۔ **لَا تَعْقِلُوْنَ** ۔ تم سب عقل نہیں کرتے ہو۔ **لَا یَشْعُرُوْنَ** ۔ وہ سب شعور نہیں رکھتے ہیں ۔☆ اگر ''لا'' کے بعد فعل کے آخر میں ''**جزم یا وْا** '' ہو۔ تو ایسے جملے میں کسی کان کے ''نہ کرنے کا حکم یا التجا '' ہوتی ہے ۔ اور ترجمہ ''نہ، نہیں یا مت'' کرتے ہیں ۔ جیسے کہ! **لَا تَقْرَبُوْا** ۔ تم سب قریب مت جانا۔ **لَا تُبَذِّرْ** ۔ تُو فضول خرچی نہ کر۔ **لَا تُشْرِکْ** ۔ تُو شرک نہیں کر۔ **لَا تَاکُلُوا الرِّبٰوا** ۔ تم سب سود مت کھاؤ۔

☆ اور اسی طرح سے ''**مَا** '' کا معنی بھی ''نہ، نہیں یا مت'' ہوتا ہے ۔ **وَمَا یَشْعُرُوْنَ** ۔ اور وہ سب شعور نہیں رکھتے ۔☆ کبھی کبھار ''مَا'' کا معنی ''جو'' بھی ہوتا ہے ۔ **لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** ۔ جو زمین و آسمان میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہے ۔ **مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ** ۔ جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا۔

☆ اسی طرح سے ''مَا'' کا معنی ''کیا، کس'' بھی ہوتا ہے ۔ جیسے کہ! **وَمَا اَدْرٰکَ** ۔ اور آپ کیا جانیں؟

☆ اسی طرح سے ''**وما**'' اور ''اَ '' کا استعمال بھی مختلف ہے ۔ اگر کسی اسم کا نام لئے بغیر سوال کریں گے ۔ وما کا استعمال ہوگا۔ جیسے **وما ھذا** ؟ یہ کیا ہے؟ اور اگر کسی اسم کا نام لے کر سوال کریں گے ۔ تو ''اَ'' کا استعمال ہوگا۔ جیسے کہ! **أ ھٰذَا حِصَانٌ**'' ؟ کیا یہ گھوڑا ہے؟

عربی زبان کو سمجھنے کے لئے ضمائر سے واقفیت ہونا بھی ازحد ضروری امر ہے ۔ یہاں پر ضمائر کی پہچان کا جدول دیا جا رہا ہے ۔

ضمائر	ضمائرِ منفصلة			ضمائرِ متصلة		
	واحد	مثنٰی	جمع	واحد	مثنٰی	جمع
مذکر (غائب)	هُوَ	هُمَا	هُمْ	هٗ	هُمَا	هُمْ
	وہ	وہ دو	وہ تمام	اُس کا	اُن دو کا	اُن تمام کا
مؤنث (غائب)	هِیَ	هُمَا	هُنَّ	هَا	هُمَا	هُنَّ
	وہ	وہ دو	وہ تمام	اُس کا	اُن دو کا	اُن تمام کا
مذکر (حاضر)	اَنْتَ	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ	کَ	کُمَا	کُمْ
	تم	تم دونوں	تم سب	تمہارا	تم دونوں کا	تم سب کا
مؤنث (حاضر)	اَنْتِ	اَنْتُمَا	اَنْتُنَّ	کِ	کُمَا	کُنَّ
	تم	تم دونوں	تم سب	تمہارا	تم دونوں کا	تم سب کا
مذکر/مؤنث (متکلم)	اَنَا		نَحْنُ	ی		نَا
	مَیں		ہم (سب)	میرا		ہم (سب کا)

☆ **علمِ صرف** : وہ علم جس سے کلمہ میں تبدیلی ہو۔ جیسے کہ! ضَرَبَ ، ضَرَبَا ، ضَرَبُوْا ، ضَرَبَتْ ، ضَرَبَتَا ، ضَرَبْنَ ، ضَرَبْتَ ،

ضَرَبْتُمَا ، ضَرَبْتُم ، ضَرَبْتِ ، ضَرَبْتُمَا ، ضَرَبْتُنَّ ، ضَرَبْتُ ، ضَرَبْنَا ۔

☆ اسی طرح سے ایک فعل میں حرکات (زیر، زبر، پیش، تنوین یا جزم) سے زمانہ اور معنی بھی تبدیل ہو جاتے ہیں ۔ جیسے کہ! نَصَرَ ۔ مدد کی اُس نے (ایک مرد کی) ۔ یاد رہے ۔ کہ! اس جملے میں "ایک مرد کی" کا مطلب صرف مذکر کا ہونا ہے ۔ نُصِرَ ۔ مدد کی گئی اس ایک مرد کی ۔ یَنْصُرَ ۔ مدد کریگا وہ ایک مرد کی (یا) مدد کر رہا ہوگا وہ ایک مرد ۔ یُنْصَرُ ۔ مدد کی جائے گی اس ایک مرد کی (یا) مدد کی جا رہی ہے اس ایک مرد کی ۔

فعل امر : وہ فعل جس میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کی تاکید، حکم، گذارش وغیرہ ہو ۔ یعنی فعل امر کی پہچان "حکم، التجا، تاکید" ہو ۔

فعلِ امر حاضر : ۔ اُنْصُرْ ۔ مدد کر تُو (اس ایک مرد کی) ۔ اُنْصُرَا ۔ مدد کرو تم (دو مردوں کی) ۔ اُنْصُرُوْا ۔ مدد کرو تم (متعدد مردوں کی) ۔ اُنْصُرِیْ ۔ مدد کر تُو (ایک عورت کی) ۔ اُنْصُرَا ۔ مدد کرو تم (دو عورتوں کی) ۔ اُنْصُرْنَ ۔ مدد کرو تم (کئی عورتوں کی) ۔

فعل اَمر کی چند مزید مثالیں : نَصَرَ شَاکِر "شاکر نے مدد کی ۔ نُصِرَ شَاکِر ۔ شاکر کی مدد کی گئی ۔ مَا نَصَرَ شَاکِر "۔ شاکر نے مدد نہیں کی ۔

فعلِ امر حاضر (مؤکد بانون) : اُنْصُرَنَّ ۔ یقیناً ضرور مدد کر (ایک مرد کی) ۔ اُنْصُرَانِّ ۔ یقیناً ضرور مدد کر (دو مرد) ۔ اُنْصُرُنَّ ۔ یقیناً ضرور مدد کر (متعدد مرد) ۔ اُنْصُرِنَّ ۔ یقیناً ضرور مدد کر (ایک عورت کی) ۔ اُنْصُرَانِّ ۔ یقیناً ضرور مدد کر (دو عورتوں) ۔ اُنْصُرْنَانِّ ۔ یقیناً ضرور مدد کر (کئی عورتوں کی) ۔

فعل نہی : وہ فعل جس میں کسی کام کے نہ ہونے یا نہ کرنے کی تاکید، حکم، گذارش وغیرہ ہو ۔ یعنی فعلِ نہی کی پہچان "نہ نہیں، مت" ہے ۔

فعلِ نہی حاضر : لَا تَنْصُرْ ۔ مت مدد کر تُو (ایک مرد کی) ۔ لَا تَنْصُرَا ۔ مت مدد کر تُو (دو مردوں کی) ۔ لَا تَنْصُرُوْا ۔ مت مدد کر تُو (متعدد مردوں کی) ۔ لَا تَنْصُرِیْ ۔ مت مدد کر تُو (ایک عورت کی) ۔ لَا تَنْصُرَا ۔ مت مدد کر تُو (دو عورتوں کی) ۔ لَا تَنْصُرْنَ ۔ مت مدد کر تُو (متعدد عورتوں کی) ۔

فعلِ نہی حاضر (مؤکد بانون) : لَا تَنْصُرَنَّ ۔ ہرگز مدد نہ کر تُو (ایک مرد کی) ۔ لَا تَنْصُرَانِّ ۔ ہرگز مدد نہ کر تُو (دو مردوں) ۔ لَا تَنْصُرُنَّ ۔ ہرگز مدد نہ کر تُو (کئی مردوں) ۔ لَا تَنْصُرِنَّ ۔ ہرگز مدد نہ کر تُو (ایک عورت) ۔ لَا تَنْصُرَانِّ ۔ ہرگز مدد نہ کر تُو (دو عورتوں) ۔ لَا تَنْصُرْنَانِّ ۔ ہرگز مدد نہ کر تُو (کئی عورتوں کی) ۔

☆ **علمِ نحو :** وہ علم جس میں اسم، فعل اور حرف کو باہم ترتیب دینے کا طریقہ بیان کیا جائے ۔ جیسے ھٰذِہِ الْبِنْتُ الصَّالِحَۃ ۔ یہ لڑکی نیک ہے ۔

عربی اور اُردو کے ایک جیسے : مندرجہ ذیل الفاظ بہت معمولی تبدیل یا بعینہٖ اسی طرح سے اُردو اور عربی میں استعمال ہوتے ہیں ۔ اور اسی طرح سے عربی اور اُردو کے کچھ الفاظ کے معنی ایک ہی ہیں ۔ جیسے دَخَلَ ۔ داخل ہونا، شَکَرَ ۔ شکر کرنا، قَتَلَ ۔ قتل کرنا وغیرہا ۔

قرآن، نبی ۔ رسول، تعلیم، علم، کتاب، اول، آخر، قبل، آدمی، انسان، قلم، دوات، باب (دروازہ)، حکم، حکمت، حیاء، حیات، جنون، جواب، خاص، خبر، ساعت، وقت، خیر، صلح، ملال، مدرسہ، مفید، نافع، مغرور، تکبر، نیت، نور، سفر، صبر، تمام، تمیز، وفاء، وطن، یوم، یتیم مسکین، ذوق، کرسی، کباب، ہوا، لفافہ، شہد، دواء، دنیا، مرہم، بندوق، زیتون، لباس، قمیص، خط (لائن ۔ سطر)، بلبل، قلعہ، حلوائی، زکام، صبح، علاج، مریض، تاریخ، مالک، بخیل، معلوم، موسم، قانون، عالم، جاہل، عقل، غالب، غائب، حاضر، کلام، فوج، بعد، شیطان، شکر، فقیر، اسلام، صحیح، شک، شرط، قتل، ایمان، اتفاق، اخلاق، احترام، اختلاف، اذان، امام، اشارۃ، اصول، دِین، اطمینان، اعتراف، صادق، ظالم، باطل، ظاہر، باطن، حب، تاجر، برکت، تجربہ، تحفہ، ترجمہ، جسم، روح، جلد، جلسہ، جن، جنت، جہنم، حالت، حج، عمرہ، حق، حقیقت، خوف، رب، خیال، ذرہ، ردی، ساحل، سطح، سلطان، سیاست، صدقہ، صفحہ، صورت، عبادت، عجیب، غرائب، حق، عزت، ذلت، عشق، عطر، علامت، عیب، عید، علم، غبار، غذا، غسل، ضو، غلاف، غلط، فرق، فرض، فصل، قابل، فطرت، قاضی، قبر، قدم، قصہ، قطرہ، لقمہ، ماہر، مبارک، مثال، محتاج، مدعی، مسجد، مقبول، مشکل، مکان، نجات، منزل، موجود، شاہد، مقبول، واجب، قریب، قبض، بسط، خالہ، احمق، اخوت، ضعیف، اولاد، اعتراف، شدت، شمال، تربیت، انتخاب، غضب، نعمت، رحمان، رحیم، شکور، قدیم، دائما، صابن، بازار، قوی، امتحان ۔ کل (تمام)، معلم صحیح، ثانوی، مقدمہ، جاہل، درس، نجات، شکر، اخلاص، توبہ، زکام، کثیر، قلیل، شجاعت، جمال، حرص، نسیان، علیل، حساس، معدہ، مثانہ، بواسیر، بول و براز، طاعون، مطیع، عاقل، مسرور ۔ ۔ ۔ وغیرہ

لازمی الفاظ : وہ الفاظ جو کہ قرآنِ حکیم اور عربی بول چال میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں ۔

عربی الفاظ	اُردو معنی	عربی الفاظ	اُردو معنی	عربی الفاظ	اُردو معنی	عربی الفاظ	اُردو معنی	عربی الفاظ	اُردو معنی
اِذْ	جب	اَنْ	یہ کہ ۔ کہ	قَدْ	یقیناً	مِنْ	سے	کَمَا	جیسا کہ
اِذَا	جب	اِنْ	اگر	اَمْ	یا	مَنْ	جو ۔ کون	عَلٰی	پر ۔ کے اوپر
اِمَّا	جب	اِنَّ	بے شک	اَوْ	یا	مَا	جو ۔ کیا ۔ نہیں	اَلْ	تمام ۔ سب
اَمَّا	لیکن، مگر	اَنَّ	کہ ۔ بے شک	وَ	اور	فِیْ	میں ۔ کے اندر ۔ کو	یَا	اے ۔ حرف ندا
لَمَّا	جب	اَنَا	میں	بِئْسَ	بُرا	اِلٰی	تک ۔ کی طرف	اَیُّھَا	اے ۔ (مذکر)
لِمَا	کس لئے	اِنَّا	بے شک ہم	بِئْسَمَا	وہ بُرا ہے	اِلَیَّ	میری طرف	اَیَّتُھَا	اے ۔ (مؤنث)
کُلَّمَا	جب بھی	اِنِّیْ	بے شک میں	مِنَّا	ہم سے	کَیْفَ	کیسا	کَاَنَّ	گویا کہ

مِمَّا	جس سے	ثُمَّ	اسی جگہ	مِنِّی	مجھ سے	اَیْنَ	کہاں	لٰکِنَّ	لیکن
لَوْ	اگر	مُشْطٌ	کنگھی	مَتٰی	کب	مَا ذَا	کیا	لَعَلَّ	شاید۔تاکہ
کَمْ	کتنا	اَیٌّ	کون سا	اَنّٰی	کہاں سے	فِیْمَا	کس لئے	لَیْتَ	کاش
مَا. مَاذَا	کیا	عَمَّا	کس نسبت سے	مِمَّنْ	کس شخص سے	بِکُمْ	کتنے میں	لِمَنْ	کس کا
لَمْ	ہرگز نہیں	عابد	عبادت کرنیوالا	ساجد	سجدہ کرنیوالا	ہٗ. ھُوَ	وہ (ایک مرد)	ھَا	وہ (ایک عورت)
مسلم	ایک مسلمان مرد	معبود	جسکی عبادت کیجائے	مسجود	جسکو سجدہ کیا جائے	ھُمَا	وہ (دو مرد)	ھُمَا	وہ (دو عورتیں)
مسلمة	ایک مسلمان عورت	مُحْسِنٌ	احسان کرنیوالا	نَحْنُ	ہم (سب مرد)	ھُمْ	وہ (تمام مرد)	ھُنَّ	وہ (تمام عورتیں)
مسلمات	تمام مسلمان م۔ع	مُحْسَنٌ	جس پر احسان کیا گیا	لَا	نہیں	قَالَ	کہا (اس نے)	اِلَّا	سوائے۔مگر
کَانَ	تھا	اَلَّذِیْ	جو۔جس نے (واحد)	أ	کیا۔اے۔خواہ	قَالَا	کہا (اُن دونوں نے)	اَلَا	مگر
اَلَّذِیْنَ	جو لوگ	اَلَّذِیْنَ	جو۔جس نے (جمع)	اِذًا	اسی وقت	ھٰکَذَا	اسی طرح	اَلَّا	یہ کہ نہیں ہے
اَلنَّاس	لوگ	اَلَّتِیْ	جو۔جس نے (واحد)	بِھٰذَا	اس سے	اِیَّاکَ	صرف تیری	اِیَّا	ہی
لَنْ	ہرگز۔کبھی بھی	اَلّٰتِیْ . اَلّٰئِیْ	جو۔جس نے (جمع)	بِهٖ	اس سے	عَسٰی	شاید	بَلٰی	جی ہاں
فَ	پس۔پھر۔تب	بِ	سے۔کے ساتھ۔پر۔کو	مِمَّنْ	کون ان میں سے	حَیْثُ	جیسے	ذِیْ	والا
تحت	نیچے	عَنْ	کی طرف سے۔بابت	کَذَالِکَ	اسی طرح	عِنْدَ	نزدیک۔پاس	ذُوْ	والا
فوق	اوپر	یُوْقِنُوْنَ	وہ یقین رکھتے ہیں	اُنْظُرْ	دیکھو۔دیکھئے	لِمَاذَا	کیوں	اِقْرَا	پڑھو۔پڑھیں
یمین	دائیں	لِھٰذَا . لَهٗ	اُس کا	اِسْتَمِعْ	سنو۔سنئے	اِخْتَرْ	منتخب کرو	اَشِرْ	اشارہ کرو
یسار	بائیں	لِھٰذِہٖ . لَھَا	اُس کی	اُکْتُبْ	لکھو۔لکھیں	رَاتِبٌ	تنخواہ	وَجْعٌ	درد
امام	آگے	خلف	پیچھے	صُدَاعٌ	سر کا درد	جَرَاحَةٌ	زخم	جُنُوْنٌ	پگلا پن
فَرْحَةٌ	خوشی	حُزْنٌ	غم	جُوْدٌ	سخاوت	بَخِیْلٌ	کنجوس۔بخیل	ذَنْبٌ	گناہ
کُرَّاسَةٌ	کاپی	بُکَاءٌ	رونا	ضِحْکٌ	ہنسنا	جُوْعٌ	بھوک	اَلظَّلَامُ	اندھیرا
ھَاجِرَةٌ	دوپہر	نِسْیَانٌ	بھول	بَدْرٌ	چودھویں کا چاند	شُرُوْق	دھوپ	ظِلٌّ	سایہ
حَلَّاقٌ	نائی۔حجام	نَسِیْمٌ	صبح کی ہوا	اَلْبُوْقُ	ہارن	بَارِدٌ	ٹھنڈا	سَاخِنٌ	گرم
سَاعَةٌ	گھنٹہ	سُکُوْتٌ	خاموشی	دُخَانٌ	دھواں	عَادِیٌ	نارمل	اَلْمُحَرِّکُ	انجن
دَقِیْقَةٌ	منٹ	مُسْتَشْفٰی	ہسپتال	تَذْکِرَةٌ	ٹکٹ	قَرْنٌ	صدی	عَامٌ	سال
اُرِیْدُھَا	مجھے چاہیئے	مَحْفَظَةٌ	نوٹ بک	اَعْمٰی	اندھا۔	اَصَمُّ	بہرہ	قِفْ	رکو
جَوَازٌ	پاسپورٹ	تَاشِیْرَةٌ	ویزا	رَخِیْصٌ	سستا	غَالٍ	مہنگا۔گراں	دُرْ	مڑو
ھَاتِ الْمَآءَ	پانی لاؤ	لَا بَاسَ	کوئی حرج نہیں	سُوْقٌ	بازار	فُنْدُقٌ	ہوٹل	مَطْعَمٌ	ریسٹورینٹ
شُرْطِیٌّ	سپاہی	خَطَأً	غلط	عُنْوَانٌ	پتہ۔ایڈریس	نُقُوْدٌ	کیش	مَبْلَغٌ	رقم

عربی بول چال یا گفتگو سیکھنا : مندرجہ ذیل جملے عموماً گفتگو کے دوران اکثر بولے اور سنے جاتے ہیں۔

مَا اِسْمُکَ ۔ اِسْمِیْ عَلِی	تمہارا نام کیا ہے۔میرا نام علی ہے۔	مَا ھٰذَا . مَا ھُوَ. مَنْ اَنْتَ	یہ کیا ہے؟ وہ کیا ہے؟ تم کون ہو؟
مَتٰی تَنَامُ . مَتٰی تَسْتَیْقِظُ	تم کب سوتے ہیں؟ تم کب بیدار ہوتے ہو؟	مَاذَا یَفْعَلُ عِمْرَان	عمران کیا کرتا ہے
لِمَنْ ھٰذَا الْقَلَمُ . ھٰذَا قَلَمِیْ	یہ قلم کس کا ہے؟ یہ قلم میرا ہے	صَبَاحَ الْخَیْرِ . مَسَاءَ الْخَیْرِ	صبح بخیر ۔ شام بخیر
اَیْنَ نَحْنُ. اَیْنَ اَنَا . اَیْنَ اَنْتَ	ہم کہاں ہے؟ میں کہاں ہو؟ تم کہاں ہو؟	اَنَا بِالْخَیْرِ . اَنَا طَیِّبٌ	میں خیریت سے ہوں۔میں اچھا ہوں
اَیْنَ الْکِتَابُ. کَیْفَ الْحَالُ. کَیْفَ اَنْتَ	کتاب کہاں ہے؟ کیا حال ہے؟ تم کیسے ہو؟	اَیُّ مَرَضٍ اَصَابَکَ	تم کو کیا بیماری لاحق ہوگئی ہے؟
کَیْفَ حَالُکُمْ . کَیْفَ حَالُ وَالِدَتِکَ	آپکا کیا حال ہے؟ آپکی والدہ کا کیا حال ہے؟	مَاذَا تَقُوْلُ . مَاذَا تَفْعَلُ	تم کیا کہتے ہو؟ تم کیا کرتے ہو؟

هَلْ اَنْتَ تَفْهَمُ کَلَامِیْ. تَعَالَ نَذْهَبُ	کیا آپ میری بات سمجھتے ہیں۔آؤ چلیں	اَنْتَ مِنْ اَیِّ بَلَدٍ	آپ کہاں کے رہنے والے ہیں
هٰذَا رَجُلٌ طَیِّبٌ. هٰذَا رَجُلٌ رَدِیٌّ	وہ اچھا آدمی ہے۔ وہ خراب آدمی ہے	اَنَا مِنْ پَاکِسْتَان.	میں پاکستان کا رہنے والا ہوں
تَفَضَّلْ. اِطْلَعْ بَرَّہ. اُدْخُلْ	تشریف رکھیں۔باہر آئیں۔اندر چلیں	اُتْرُکْنِیْ. عَلَیْکَ بِشُغْلِکَ	مجھے چھوڑو۔اپنا کام کرو۔
عُمْرُکَ کَمْ سَنَةٍ. عُمْرِیْ عِشْرُوْنَ سَنَةٍ	آپ کی عمر کتنی ہے؟ میری عمر بیس برس ہے۔	اِنِّیْ جَائِعٌ. اِنَا عَطْشَانُ	میں بھوکا ہوں۔میں پیاسا ہوں۔
اَیْنَ مَنْزِلُهٗ. هٰذَا مَنْزِلِیْ	اس کا گھر کہاں ہے؟ یہ میرا گھر ہے۔	اَیْنَ الطِّفْلُ. اَلطِّفْلُ فِی الْغُرْفَةِ	بچہ کہاں ہے۔بچہ کمرے میں ہے
هٰذَا غَالِیْ. اِنَّهَا رَخِیْصَةٌ جِدًّا	یہ مہنگا ہے۔ یہ بہت سستا ہے۔	بِکُمْ تَبِیْعُ هٰذَا. مَا ثَمَنُ هٰذَا	یہ کتنے کا ہے؟اس کی قیمت کیا ہے؟
مِنْ اَیْنَ جِئْتَ. لِمَ جِئْتَ	تم کہاں سے آئے؟ تم کیوں آئے؟	مِ جِئْتَ هُنَا. اَیْنَ دَارُکَ.	تم کس لئے یہاں آئے ہو؟تمہارا گھر کہاں ہے؟
اَیْنَ تَسْکُنُ. اَنَا اُسْکُنُ فِیْ کُوْئِتَة	تم کہاں رہتے ہو؟میں کوئٹہ میں رہتا ہوں۔	مِنْ اَیْنَ اَتَیْتَ. اَیْنَ مَکْتَبُکَ	تم کہاں سے آئے ہو؟تمہارا دفتر کہاں ہے
اَنَا تِلْمِیْذٌ. اُسْتَاذ. مدرس	میں طالبعلم ہوں۔استاد ہوں۔	لِمَا ذَا اَتَیْتَ هُنَا. مَاذَا اَفْعَلُ الْآنَ	تم یہاں کیوں آئے ہو؟ اب میں کیا کروں
مَاهُوَ عُنْوَانُکَ. مَا هِیَ مِحْنَتُکَ	تمہارا پیشہ کیا ہے؟	اَسْتَاذِنُکَ الْآنَ	اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔
هَلْ تَعْرِفُنِیْ. نَعَمْ اَنَا اَعْرِفُکَ	کیا تم مجھے جانتے ہو؟ہاں!میں تمہیں جانتا ہوں	اَلَیْسَ کَذٰلِکَ. هٰذِهٖ مَسْئَلَةٌ	کیا ایسا نہیں؟ یہ ایک مسئلہ ہے
هَلْ عِنْدَکَ جَوَازُ سَفَرٍ	کیا تمہارے پاس پاسپورٹ ہے؟	هَلْ تَعْرِفُنِیْ. مَا لَکَ	کیا تم مجھے جانتے ہو؟ کیا بات ہے
اَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَتَکَلَّمَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِیَّةِ	کیا تم عربی زبان بول سکتے ہو؟	هَلْ اَنْتَ مُتَزَوِّجٌ. مَا الْاَمْرُ	کیا تم شادی شدہ ہو؟ کیا بات ہے
هَلْ تَعْرِفُ لُغَةَ الْعَرَبِیَّةِ. لَا اَعْرِفُ	کیا تم عربی زبان جانتے ہو؟نہیں میں نہیں جانتا۔	کَیْفَ صِحَّتُکَ الْآنَ	اب تمہاری طبیعت کیسی ہے
هَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَتَکَلَّمَ الْاِنْجِلِیْزِیَّةَ	کیا تم انگریزی بول سکتے ہو	نَعَمْ یَا سَیِّدِیْ. اَتَکَلَّمُ بِهَا جَیِّدًا	جی ہاں جناب۔میں اچھی طرح بولتا ہوں
هَلْ تَتَکَلَّمُ الْعَرَبِیَّةَ. عُنْوَانِیْ مُدَرِّسٌ	کیا تم عربی بولتے ہو؟ میں استاد ہوں۔	مَا ظَنُّکَ. هٰذَا مُسْتَحِیْلٌ	تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ ناممکن ہے
مَتٰی تَذْهَبُ اِلَی الْمَکْتَبِ. مَاذَا اَفْعَلُ	آپ آفس کب جاتے ہیں۔تم کیا کرتے ہو	کَمْ فَصْلًا فِی الْعَامِ	سال بھر میں کتنے موسم ہوتے ہیں
اَنَا اَعْرِفُ.. اُدْرِکُ.. آسِفٌ	میں جانتا ہوں۔سمجھتا ہوں۔مجھے افسوس ہے	اَنَا تَائِهٌ. اَنَا مُتَاَخِّرٌ	میں بھٹک گیا ہوں۔مجھے دیر ہوگئی ہے
اَنَا مُسْتَعْجِلٌ.. فَرِحٌ.. مَرِیْضٌ	میں جلدی میں ہوں۔خوش ہوں۔بیمار ہوں	هٰذَا مَا اُرِیْدُهٗ فِعْلاً. هٰذَا یَکْفِیْنِیْ	میں یہی چاہتا ہوں۔یہ میرے لئے کافی ہے
اَنَا غَاضِبٌ.. تَعْبَانٌ.. مَشْغُوْلٌ	میں غصے میں ہوں۔تھکا ہوا ہوں۔مصروف ہوں	مِنْ فَضْلِکَ. اَشْکُرُکَ	برائے مہربانی۔میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں
یَنْبَغِیْ اَنْ اَذْهَبَ. دَعْنِیْ لِوَحْدِیْ	مجھے جانا چاہیئے۔مجھے تنہا چھوڑ دو۔	طَیِّبٌ. حُسْنًا. حَالًا	بہتر ہے۔۔ابھی/ اسی وقت
عَلَی الْعُمُوْمِ. عَلَی الْاَقَلِّ. اِلَیْکَ عَنِّیْ	عموماً۔کم ازکم۔مجھ سے دور رہو۔	هٰذَا وَ ذَاکَ. اَخِیْرًا. لِمَ لَا	یہ یا وہ۔آخرکار۔کیوں نہیں
لَا تَتَکَلَّمْ عَنِّیْ. اَیُّ خِدْمَةٍ	میرے متعلق بات مت کریں۔ کوئی خدمت	لِلْبَیْعِ. اَکْثَرًا فَاَکْثَرًا	برائے فروخت۔زیادہ سے زیادہ
مَا الْخَطْبُ. هٰذَا یَکْفِیْنِیْ	کیا بات ہے؟ یہ میرے لئے کافی ہے	هٰذَا اَمْرٌ مُسَلَّمٌ بِهٖ	یہ بات طے شدہ (قطعی) ہے
لَا قَدَّرَ اللّٰهُ. مَاذَا تَعْنِیْ	خدانخواستہ۔تمہارا کیا مطلب ہے	لِسُوْءِ الْحَظِّ. مَا الْاَمْرُ/ مَا الْخَطْبُ	بدقسمتی سے۔کیا بات ہے۔
مَاذَا تُرِیْدُ. لَا یُمْکِنُ الْیَوْمَ	تم کیا چاہتے ہو؟ نہیں آج ممکن نہیں	لِنَدْخُلْ. اِمْشِ مَعِیْ	ہمیں اندر چلنا چاہیئے۔میرے ساتھ چلئے
مَنْ مَعَکَ. لَا شَکَّ فِیْ قَوْلِکَ	آپکے ساتھ کون ہے؟آپکی بات میں کوئی شک نہیں	قَدْ حَانَةِ الصَّلٰوۃ. لَا تَنْسٰی	نماز کا وقت ہوگیا ہے۔مت بھولو۔
اِجْلِسْ سَاکِتًا. اِصْبِرْ.	آرام سے بیٹھو۔صبر کرو یا رکو یا ٹھہرو	مَنْ فِی الْبَیْتِ. مَاذَا تُرِیْدُ	گھر میں کون ہے؟تم کیا چاہتے ہو
اِجْلِسْ عِنْدِیْ. اِسْمَعْ کَلَامِیْ	میرے پاس بیٹھئے۔میری بات سنئے	هَلْ عِنْدَکَ مِفْتَاحٌ. اَرِنِیْ	کیا آپکے پاس کنجی ہے؟ مجھے دکھاؤ
مَا تَشَآءُ. مَاعِنْدِیْ شَیْءٌ	تم کیا چاہتے ہو؟میرے پاس کچھ نہیں ہے	اَحْسَنُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰهِ	سب سے اچھی بات،اللہ کی بات ہے
اَلْوَلَدُ یَکْتُبُ. اَلْبِنْتُ تَقْرَءُ	بچہ لکھتا ہے۔بچی پڑھتی ہے	نَحْنُ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ. حَدِّثْنِیْ	آج جمعہ کا روز ہے۔مجھ سے بات کرو
دُعَآءُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابٌ. سَاعِدْنِیْ	مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے۔میری مدد کرو	غَدًا یَوْمُ الْخَمِیْسِ. اِتْبَعْنِیْ	کل جمعرات ہوگی۔میرے پیچھے آؤ
لَا تَتَسَرَّعُ اَبَدًا. اِرْحَلْ.	کبھی بھی جلد بازی مت کرو۔ چلے جاؤ	اَیُّ خِدْمَةٍ. لَا اَدْرِیْ	میرے لائق کوئی کام۔مجھے نہیں معلوم۔

ضروری ہدایات دورانِ تلاوتِ قرآن مجید

قرآنِ مجید میں بیس ایسے مقامات ہیں کہ جہاں پر ذرا سی بے احتیاطی سے نادانستہ کلمہ کفر کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔ کیونکہ زیر، زبر و پیش ردوبدل کردینے سے معنٰی کچھ کے کچھ ہوجاتے ہیں۔ اِسی لئے دانستہ پڑھنے سے گناہِ کبیرہ بلکہ صریح کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ذیل میں وہ تمام مقامات درج کئے جارہے ہیں۔

نمبر شمار	مقاماتِ قرآن مجید	غلط	صحیح
1	سورہ فاتحہ (اُمُّ الکتاب)	اَنعَمتُ عَلَیهِم	اَنعَمتَ عَلَیهِم
2	سورہ فاتحہ (اُمُّ الکتاب)	اِیَاکَ نَعبُدُ وَاِیَاکَ نَستَعِین	اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِین
3	سورہ بقرہ	وَاِذِابتَلٰی اِبرَاهِیمُ رَبَّهٗ	وَاِذِابتَلٰی اِبرَاهِیمَ رَبُّهٗ
4	سورہ بقرہ	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوتُ	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوتَ
5	آیت الکرسی	اَللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُو	اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُو
6	سورہ بقرہ	وَاللّٰهُ یُضعَفُ	وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ
7	سورہ نساء	رُسُلًا مُبَشِّرِینَ وَمُنذَرِینَ	رُسُلًا مُبَشِّرِینَ وَمُنذِرِینَ
8	سورہ توبہ	مِنَ المُشرِکِینَ . وَرَسُولِه	مِنَ المُشرِکِینَ . وَرَسُولُهٗ
9	سورہ بنی اسرائیل	وَمَا کُنَّا مُعَذَّبِینَ	وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِینَ
10	سورہ طٰہٰ	وَعَصٰی اٰدَمَ رَبُّهٗ	وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ
11	سورہ انبیاء	اِنِّی کُنتَ مِنَ الظّٰلِمِینَ	اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ
12	سورہ الشعراء	لِتَکُونَ مِنَ المُنذَرِینَ	لِتَکُونَ مِنَ المُنذِرِینَ
13	سورہ فاطر	یَخشَی اللّٰهُ مِن عِبَادِہ العُلَمٰؤُا	یَخشَی اللّٰهَ مِن عِبَادِهِ العُلَمٰؤُا
14	سورہ الصافات	فِیهِم مُنذَرِین	فِیهِم مُنذِرِین
15	سورہ فتح	صَدَقَ اللّٰهَ رَسُولُهٗ	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهٗ
16	سورہ الحشر	مُصَوَّرُ	مُصَوِّرُ
17	سورہ الحاقۃ	اِلَّا الخَاطَئُونَ	اِلَّا الخَاطِئُونَ
18	سورہ مزمل	فَعَصٰی فِرعَونَ الرَّسُولُ	فَعَصٰی فِرعَونُ الرَّسُولَ
19	سورہ مرسلٰت	فِی ظَلَالٍ	فِی ظِلٰلٍ
20	سورہ والنزعات	اِنَّمَا اَنتَ مُنذَرُ	اِنَّمَا اَنتَ مُنذِرُ

رسم الخط عربی میں یائے مجہول نہیں ہے۔ لیکن قرآنِ حکیم میں صرف ایک موقع پر اِس طرح کی آیت آئی ہے۔ **بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرهَا وَ مُرْسٰهَا** ۔ اِس کو ایسے پڑھیں گے۔ **بسم اللّٰہِ مجرے ھَا وَ مُر سٰھَا** ۔ علاوہ ازیں قرآنِ مجید میں اکثر جگہوں پر ''ا'' الف لکھا ہوا آیا ہے۔ لیکن یہ ''**ا**'' **الف** '' پڑھا نہیں جاتا۔ اور اکثر قرآنِ مجید کے اندر اِسی ''ا'' پر ایک چھوٹا سا گول دائرہ بنا ہوا ہوتا ہے۔

اِس کے علاوہ قرآنِ پاک میں جہاں پر ''و'' کے بعد حرف ''ا'' آجائے تو وہ ''ا'' بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ جیسے **قَالُوا ، وَاتَّقُوا ، وَاعْلَمُوا** ۔۔۔

رموز اوقاف قرآن مجید برائے معلومات :

قرآن مجید کی عبارات رب العالمین جل شانہ اور سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے مابین گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اس لئے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی چند جگہوں پر علامتیں مقرر کر رکھی ہیں۔ جن کو رموزِ اوقاف کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

o جہاں بات پوری ہوجاتی ہے۔ وہاں چھوٹا سا دائرہ لگا دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول (ت) ہے۔ جو بصورت (ـــۃ) لکھی جاتی ہے۔ اور یہ وقف تام کی علامت ہے۔ یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب (ۃ) تو نہیں لکھی جاتی۔ اس کی جگہ دائرہ یا کوئی اور علامت آیت نمبر کے ساتھ ڈال دی جاتی ہے۔ اس قرآن پاک میں اس کو (۵) کے نشان سے ظاہر کیا گیا ہے۔ آیت کے نشان پر اگر کوئی اور علامت نہ ہو تو رک جائیں۔ ورنہ علامت کے مطابق عمل کریں۔ **5** یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ اس موقع پر غیر کوفیین کے نزدیک آیت ہے۔ وقف کریں۔ تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس کا حکم بھی وہی ہے۔ جو آیت کے نشان کا ہے۔ **م** وقف مطلق کی علامت ہے۔ اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ یہ علامت وہاں ہوتی ہے۔ جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا۔ اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔ **ز** علامت وقف مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔ **ص** علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے۔ تو رخصت ہے۔ معلوم رہے۔ کہ (ص) پر ملا کر پڑھنا (ز) کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا

ہے۔ **صلے** الوصل اولیٰ کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔ **ق** قبل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔ **صل** قد یوصل کا مخفف ہے۔ یہاں ٹھہرا بھی جاتا ہے۔ اور کبھی نہیں بھی۔ بوقت ضرورت وقف کر سکتے ہیں۔ **قف** اس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ یہ علامت وہاں استعمال ہوتی ہے۔ جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔ **سکتہ** یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔ **وقفة** لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے۔ لیکن سانس نہ توڑیں۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے۔ کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ اور وقفہ میں زیادہ۔ **لا** ۔ لا کے معنی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے نشان کے اوپر استعمال کی جاتی ہے۔ اور کہیں آیت کی عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو۔ تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ آیت کے نشان کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہیے۔ اور بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے۔ اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ **ک** کذلک کا مخفف ہے۔ اس سے مراد ہے۔ کہ جو رمز اس سے پہلی آیت میں آچکی ہے۔ اس کا حکم اس پر بھی ہے۔ ( ) تین نقاط والے دو وقف قریب قریب آتے ہیں۔ ان کو معانقہ کہتے ہیں۔ کبھی اس کو مختصر کر کے (**مع**) بھی لکھ دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دونوں وقف گویا معانقہ کر رہے ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے۔ کہ ان دونوں میں سے کسی ایک پر ٹھہرنا چاہیے۔ ہاں وقف کرنے میں رموز کی قوت اور ضعف کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

فضیلتِ قرآنِ حکیم : (بقول علامہ علاؤالدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی البرہان نوریؒ)

حضرت عمر فاروقؓ نے مقام اجناد کے حکام کی جانب پیغام بھیجا۔ کہ ہر حامل قرآن کو میرے روبرو پیش کرو۔ تاکہ میں انہیں عطاء کے شرف میں رکھوں۔ اور انہیں نئے جہانوں میں بھیجوں۔ (تاکہ) وہ لوگوں کو (قرآن کریم کی) تعلیم دیں۔ تو حضرت اشعریؓ نے حضرت سیدنا فاروقِ اعظمؓ کی طرف (جواباً) پیغام بھیجا کہ یہ پتہ چلا ہے۔ کہ میری جانب تقریباً تین سو 300۔ اور کچھ حاملینِ قرآن ہیں۔ تب حضرت عمر فاروقؓ نے اِن کی طرف یہ پیغام بھیجا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم0

اللہ تعالیٰ کے بندے عمرؓ کی جانب سے!

عبداللہ بن قیسؓ اور اِن کے ساتھ موجود حاملینِ قرآن کی طرف!

السّلامُ علیکم!

بعد ازاں! بلاشبہ یہ قرآن کریم تمھارے لئے ہمیشہ اجر کا باعث رہے گا اور ہمیشہ تمھارے لئے بلندی اور ذخیرہ شدہ رہے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) چنانچہ تم اس (قرآن مجید) کی پیروی کرو۔ یہ تمھارے پیچھے نہ لگا رہے کیونکہ جس کے پیچھے قرآنِ کریم لگا اس کی گدی میں دھکا مارا جائے گا۔ حتیٰ کہ یہی قرآنِ کریم اسے دوزخ میں پھینک دے گا۔ اور جس آدمی نے قرآنِ کریم کی پیروی کی۔ تو قرآنِ کریم اُسے جنت الفردوس میں لے جائے گا۔ (انشاء اللہ) اگر تم طاقت رکھتے ہو۔ تو اسے تمھارا سفارشی بننا چاہیئے۔ تمھاری چغلی کھانے والا نہیں بننا چاہیئے۔ کیونکہ جس کی سفارش قرآنِ کریم کرے گا۔ وہ جنت میں (ضرور) داخل ہوگا۔ اور جس کی چغلی قرآنِ کریم کھائے گا۔ وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ جان لو! **یہ قرآنِ کریم ہدایت کا سرچشمہ اور علم کی بہار ہے۔** اس نے تمام کتابوں سے تازہ تازہ رب رحمٰن کے قرب کا زمانہ پایا ہے۔ اس (قرآنِ حکیم) **کے باعث اللہ تعالیٰ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غلاف چڑھے قلوب کو کھولتا ہے۔** جان لو! جب بندہ رات کو اُٹھے۔ مسواک کرے۔ اور وضو کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے۔ اور قرآنِ کریم پڑھے۔ تو فرشتہ اپنا منہ اس آدمی (قرآن پڑھنے والے) کے منہ پر رکھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ تلاوت کرتا رہ۔ تُو پاک صاف رہ۔ اور یہ تجھے راس آئے۔ اور اگر اس نے وضو کیا۔ اور مسواک نہ کی۔ تو وہ اس (مسواک کرنے) کی حفاظت کرے۔ اور دوبارہ ایسا نہ کرے۔ خبردار! **نماز کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنا پوشیدہ خزانہ اور رکھی ہوئی بھلائی ہے۔ تم جتنی طاقت رکھتے ہو۔** اس کی زیادہ مقدار چاہو۔ **کیونکہ نماز نور، زکوٰۃ دلیل، صبر ضیاء، روزہ ڈھال اور قرآنِ کریم تمھارے لئے حجت ہے۔** یا پھر تمھارے خلاف حجت ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کی تکریم کرو اُس کی تذلیل مت کرو۔ کیونکہ جس نے قرآنِ کریم کی تکریم کی اللہ تعالیٰ اُسے عزت دے گا۔ اور جس نے اس (قرآن کریم) کی تذلیل کی اُسے (اللہ تعالیٰ) ذلیل وخوار کرے گا۔ جان لو! **جس نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی اسے یاد کیا اور اس پر عمل کیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کی پیروی کی تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک دُعا مستجاب ہوگی۔** چاہے تو اسے (یعنی اس دعا کو) **دنیا میں ہی جلدی سے اپنے لئے حاصل کرے وگرنہ وہ آخرت میں اس (یعنی اُس شخص کے لئے جو قرآنِ کریم پڑھے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرے) کے لئے ذخیرہ ہوگی۔** اور جان لو کہ! جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ بہتر ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے باقی رہنے والا ہے۔ جو ایمان لائے۔ اور اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ **(کنز العلوم فی سنن الاقوال والافعال)**

اھمیت قرآن خوانی : (بقولِ حضرت مولانا جلال الدین الرومیؒ) : اگر تُم قرآنِ حکیم کو آنکھوں سے (پڑھ کر) دیکھو گے۔ تو (تمھیں صِرف) الفاظ نظر آئیں گے۔ اگر تم دماغ سے (پڑھ کر) دیکھو گے۔ تو (تمھیں ایک عظیم نورانی) علم نظر آئے گا۔ اگر تم دل سے (پڑھ کر غور کرتے ہوئے) دیکھو گے۔ تو (تمھیں اللہ تعالیٰ کی عظیم) محبت نظر آئے گی۔ اور اگر (خوش نصیبی تمھارے مقدر ہوئی۔ اور) تم اپنی روح سے (پڑھتے ہوئے) دیکھو گے۔ تو تمھیں (یقیناً) اللہ تعالیٰ نظر آئے گا۔ (کیونکہ! یہ کلام الٰہی ہے۔ کلام پڑھنے کا مطلب ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ قاریءِ قرآن سے محوِ گفتگو ہے) سبحان اللہ العظیم۔

رات توں بھانویں کالی رکھ   پَر اندروں دیوے بالی رکھ

فضائل و فوائد وخواصِ قرآنِ مجید

☆ صحیح بخاری اور صحیح مسلم (صحیحین) میں ہے۔ کہ! قرآنِ پاک کا ماہر، نیکوکار کاتبِ قرآن، ملائکہ (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا۔ اور جو قرآن شریف کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے۔ اور مشقت اُٹھاتا ہے۔ اس کو دوہرا اجر ہوگا۔ ☆ (صحیحین) میں حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ! غبطہ (یعنی کسی کی خوبی کی وجہ سے اُس کے زوال یا کم از کم اُس سے برابری کی خواہش رکھنا) اور رشک (یعنی حسد اور جلن) دو اشخاص کے سوا کسی سے جائز نہیں۔ ایک وہ (کہ) جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک عطا کیا ہو۔ اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہا۔ (جبکہ) دوسرا وہ شخص (کہ) جس کو اللہ تعالیٰ نے خوب مال عطا کیا ہو۔ اور وہ دن رات اس (مال و دولت) کو خرچ کرنے میں مصروف ہو۔ ☆ اللہ تعالیٰ اس قرآن کی بدولت بہت سی اقوام کو رفعت و بلندی عطا فرماتے ہیں۔ اور بہت سی اقوام کو پستی و ذلت کا شکار کرتے ہیں۔ صحیح مسلم ☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ! وہ شخص جو (کہ) قرآن پڑھتا ہے۔ اور اس کا ماہر ہے۔ وہ کاتبین (قرآن)، نیکوکار، ملائکہ (فرشتوں) کے سرداروں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ شخص جو قرآن شریف کو مشقت کے ساتھ (یعنی اٹک اٹک کر) پڑھتا ہے۔ اس کو دُگنا اجر ہوگا۔ (ترمذی۔ مسند احمد) ☆ حضرت جبیر بن نفیرؓ اور مستدرک للحاکم میں حضرت ابی ذرؓ سے روایت ہے۔ کہ! تم اللہ تعالیٰ کے پاس اس سے بہتر کوئی شئے نہیں لے جا سکتے۔ جو خود اِس سے نکلی ہے۔ یعنی قرآنِ پاک۔ (ترمذی۔ مسند احمد) ☆ سنن ابنِ ماجہ میں حضرت سعدؓ سے روایت ہے۔ کہ! تم میں بہترین لوگ وہ ہیں۔ جو قرآن کو سیکھیں۔ اور اس کو سکھائیں۔ ☆ ابنِ عساکر میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے۔ کہ! تم میں بہترین اور معزز وہ شخص ہے۔ جو قرآن کو سیکھے۔ اور اس کو سکھائے۔ ☆ حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ! تم میں بہترین لوگ وہ ہیں۔ جو قرآن کو پڑھیں۔ اور اس کو پڑھائیں۔ ☆ حضرت سمرہؓ سے روایت ہے۔ کہ! ہر میزبان اپنا دسترخوان پیش کرنا پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا دسترخوان قرآن ہے۔ سو اس کو مت چھوڑو۔ (شعب الایمان) ☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ! وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اہلِ آسمان کے لئے ایسے چمکتا ہے۔ جیسے اہلِ ارض کے لئے ستارے۔ (شعب الایمان) ☆ قرآنِ پاک کھلا نور ہے۔ حکمت و دانائی کا ذکر ہے۔ اور راہِ مستقیم ہے۔ (شعب الایمان) ☆ میری اُمت کی افضل ترین عبادت قرآنِ پاک کی قرأت ہے۔ (شعب الایمان) ☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ! ہر ختمِ قرآن پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ (شعب الایمان) ☆ احمد نے معاذ بن انسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! '' جس شخص نے قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ (کی رضا و خوشنودی) کے لئے پڑھا وہ صدیقین، شہداء اور صالحین کی ہمراہی میں لکھا دیا گیا اور یہ لوگ کیسے ہی اچھے رفیق ہیں۔'' ☆ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس شئے سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہ لے جاؤ گے جو اُسی سے نکلی ہو، اور اُس سے مُراد قرآنِ پاک ہے۔'' ☆ اہلِ قرآن ہی اہل اللہ اور اللہ کے خاص بندے ہیں۔ ☆ تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے۔ (کہ) جو خود اللہ تعالیٰ (ہی) سے نکلی ہو۔ یعنی قرآن۔ ☆ نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے انسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! اُس نے کہا،'' اہلِ قرآن ہی اہل اللہ اور اللہ کے خاص بندے ہیں۔'' ☆ الحاصل کلام! قرآن تعلیم ہے، اور سنتِ نبوی اس تعلیم کی تفسیر اور تربیت ہے۔ قرآن علم ہے۔ اور حضورﷺ اس علم کے استاد ہیں۔

فضیلتِ قرآنِ حکیم :

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے۔ کہ! انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ سے سنا۔ جس صبح کو مسلمانوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بیعت کی۔ وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر بیٹھے۔ اور فرمایا۔ اما بعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اس چیز کے ساتھ خاص فرمایا۔ جو تمھارے پاس ہے۔ یہ وہ کتاب (قرآنِ حکیم) ہے۔ جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو راستہ دکھایا۔ (صحیح بخاری)

اھمیتِ قرآنِ حکیم : حضرت ابنِ عباسؓ نے فرمایا۔ کہ! جب رسول اللہ ﷺ کا وقتِ وصال آیا۔ اور کاشانہء اقدس میں بہت سے حضرات (بھی) موجود تھے۔ (تو) حضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! مجھے لکھنے کا سامان لا کر دو۔ تاکہ مَیں (ایک) ایسی تحریر لکھ کر دوں۔ (کہ) جس کے سبب میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا۔ کہ! بے شک حضرت نبی کریم ﷺ درد کی شدت میں ایسا فرما رہے ہیں۔ حالانکہ! قرآنِ حکیم تمھارے پاس ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ حکیم ہی) ہمارے لئے کافی ہے۔ اس پر اہلِ بیتِ اطہارؓ نے اختلاف کیا۔ ان کا اختلاف اس سبب سے تھا۔ کہ بعض لوگ کہتے تھے۔ کہ! لکھنے کا سامان لا دیا جائے۔ تاکہ حضرت نبی کریم ﷺ (ایک) ایسی تحریر لکھ دیں۔ کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوسکو۔ بعض وہ کہتے تھے۔ جو کہ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا۔ جب حضرت نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ بے فائدہ کلام اور اختلاف ہونے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس سے جاؤ۔ حضرت ابنِ عباسؓ فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی آفت آئی۔ کہ لوگوں کا اختلاف اور ان کا شور و غل رسول اللہ ﷺ اور اس لکھی جانے والی تحریر کے مابین رکاوٹ بن گیا۔ (صحیح بخاری)

(صحیح بخاری میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ زیادہ ہے) آخر آپ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت تین وصیتیں فرمائی تھیں۔ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر کر دینا۔ دوسرے یہ کہ وفود سے ایسا ہی سلوک (خاطرداری، ضیافت و احترام) کرتے رہنا۔ جیسے مَیں کرتا رہا۔ اور تیسری ہدایت (وصیت) مَیں بھول گیا۔

کلامِ الٰھی: اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ جو ایمان لائیں۔ اور نیک کام کریں۔ ان کے لئے وسیع مغفرت اور بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔ قرآنِ حکیم میں ہر انسان کے ہر ہر سوال کا مکمل و جامع جواب موجود ہے۔ مثلاً دنیا کے تمام انسانوں (مسلم و غیر مسلم یا لادین) کے لئے ایک

معمہ بنا ہوا ہے ۔کہ! دلوں کا سکون کس چیز میں ہے؟ یا دلوں کا سکون وقرار کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟ لوگ جو کہ غربت وافلاس کا شکار ہیں ۔ یا وہ لوگ جن کے پاس مال ودولت بہت کثرت کے ساتھ موجود ہے ۔ یا وہ لوگ جو پڑھے لکھے یا اَن پڑھ ہیں ۔ اور وہ لوگ جو عقل مند یا کند ذہن ہیں ۔ ہر ایک سوچتا ہے ۔سکون کہاں اور کس چیز میں پوشیدہ ہے ؟ اِن سوالوں کا جواب اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں یہ دیتا ہے ۔ **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** ۔ (سورہ رعد ۔ آیت نمبر 28) خبر دار رہو ۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر (ہی) سے دلوں کو اطمینان (سکون وقرار) نصیب ہوا کرتا ہے ۔

پورا قرآنِ پاک تمام مخلوقات وعالمین کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات اور زندگی گزارنے کا رہنما (**Manual**) ہے ۔ ہم یہاں پر اپنے اور تمام انسانیت کے لئے سوالات کے ضمن میں قرآنِ حکیم کی چند آیات بطورِ جوابات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں ۔ مجھے یقین ہے ۔کہ! اگر ان سوالات وجوابات کو زبانی یاد کر لیا جائے ۔ تو یہ آیات ہمارے لئے بہت بڑی رہنمائی کا سبب وجواز ہوں گیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

خصائلِ قرآنِ حکیم : (بقول علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی الشافعیؒ درکتاب ''الاتقان'')

ابو بکر بن شیبہ النسائیؒ ، ابو عبید القاسم بن سلام ، ابن الضریس اور دیگر کئی علمائے عظامؒ نے اس نوع پر جداگانہ کتابیں تصنیف کی ہیں ۔ اور اس بارے میں باعتبار اجمال صحیح احادیثِ نبویہ ﷺ پائی جاتی ہیں ۔ اور بعض سورتوں میں تعین کے ساتھ بھی کوئی نہ کوئی فضیلت ثبوت کو پہنچتی ہے ۔مگر ایک بات جو کہ قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ! فضائلِ قرآن کے بارے میں کثیر تعداد میں احادیثِ نبویہ ﷺ وضع کی گئیں ہیں ۔ (یعنی کہ جھوٹے طور پر گھڑی گئی) اسی لئے میں نے ایک خاص کتاب بنام '' **حمائل الزھر فی فضائل السور** '' تصنیف کی ہے ۔ اور اس میں صرف وہی احادیثِ نبویہ ﷺ تحریر کی ہیں جو کہ موضوع نہیں تھیں ۔

☆ حضرت عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ! وہ شخص بہت بُرا ہے جو یہ کہے کہ میں قرآنِ پاک کی فلاں آیت بھول گیا ہوں ۔ بلکہ وہ آیت اسے بُھلائی گئی ہے ۔ قرآن مجید یاد کرتے رہو ۔ کیونکہ یہ بندھے ہوئے جانور سے (بھی) زیادہ تیزی سے انسان کے سینے سے رُخصت ہو جاتا ہے ۔ (یہ حدیث نبوی ﷺ صحیحین اور دیگر کتب حدیث سے ماخوذ ہے) ☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ! انہیں نبی مکرم ﷺ کی اِس حدیث کا پتا چلا ہے کہ اللہ تعالیٰ اچھی آواز والے نبیؑ کو اچھے طریقے سے قرآن پڑھنے پر جو اجر عطا کرتا ہے وہ کسی اور عمل پر عطا نہیں کرتا ۔ (صحیح مسلم) ☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قرآنِ پاک پڑھنے والے مسلمان کی مثال ترنج کی طرح ہے جس کی خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے اور ذائقہ مزیدار ہوتا ہے اور قرآنِ پاک نہ پڑھنے والے مسلمان کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی کوئی خوشبو (تو) نہیں ہوتی مگر ذائقہ میٹھا ہوتا ہے ۔ قرآنِ مجید پڑھنے والے منافق کی مثال ریحانہ کی طرح ہوتی ہے جس کی خوشبو (تو) اچھی ہوتی ہے مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے قرآنِ مجید نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظلہ کی طرح ہوتی ہے جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی ہے اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے ۔ (صحیح بخاری ۔ صحیح مسلم)

ہر قرآنی آیت کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن ۔ اور باطن کا بھی باطن ۔ حتیٰ کہ ہر آیت کے سات بطون ہوتے ہیں ۔ (حدیث) حضرت امام عبد اللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں ۔کہ! صحبتِ نبوی ﷺ کے فیضان سے مجھے قرآنِ حکیم کی اس قدر معرفت حاصل ہو چکی ہے ۔ (کہ اگر) میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے ۔ تو قرآنِ حکیم کے ذریعے تلاش کر لیتا ہوں ۔ امام جلال الدین السیوطیؒ ''الاتقان'' میں رقمطراز ہیں ۔کہ! کائنات میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں ۔کہ جس کا استخراج و استنباط آپ قرآنِ حکیم سے نہ کر سکیں ۔ لیکن یہ علوم ومعارف صِرف اُسی پر ہی آشکار ہوتے ہیں ۔ جسے رب ذوالجلال خصوصی فہم وادراک سے بہرہ ور فرمائے ۔

قُرآنِ کریم کے اسرار و آداب : قرآن شریف پڑھنے کے کثیر اسرار ہیں ۔ جو کہ پڑھنے والے کے دل پر بہت عظیم الشان وگہرے اثرات کو دائماً منقش کرتے ہیں ۔ ان اسرار کے ساتھ ساتھ بہت سے آداب بھی ہیں ۔ لیکن یہاں پر فقط 10 آداب یہاں پر بیان کئے جا رہے ہیں ۔ جو کہ یہ ہیں ۔

1۔ قُرآن کریم پڑھنے کے وقت اللہ تعالیٰ کے کلامِ مبارک کی دل میں عزت وتکریم اور عظمت کو پہچانے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام (لفظوں میں) دیگر تمام کلاموں سے فصاحت وبلاغت کے لحاظ سے بہت بلند وعظیم المرتبت اور معنوں میں سب سے زیادہ کامل ہے ۔ **2**۔ تعظیمِ متکلم ۔ یعنی کہ پڑھنے کے وقت اللہ تعالیٰ کی عزت و عظمت کو جانے ۔ **3**۔ قُرآنِ پاک کو حضورِ دل سے پڑھتے ہوئے دیگر کسی چیز کی طرف قطعاً دھیان نہ کرے ۔ تاکہ فیوض وبرکات کا مستحق قرار پا سکے ۔ **4**۔ قُرآن کریم پڑھتے وقت اس کے معانی ومفاہیم اور اسرار میں تدبر وتفکر کرے ۔ اور تحقیق کے ساتھ سمجھنے کی سعی وجستجو کرے ۔ **5**۔ قُرآن کریم پڑھتے وقت ہر ایک آیت کا مرتبہ علیحدہ جانے ۔ کیونکہ ہر آیت میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات ، آیات افعال واقوال ، آیات کے احکامات اور مبشرات ، وعید ، ڈر وخوف واحکاماتِ شریعہ کو علیحدہ علیحدہ معلوم کر کے پہچاننے کی سعی کرے ۔ **6**۔ قُرآن کریم کی کسی آیت کی تکلف سے تاویل نہ کرے ۔ کیونکہ دیگر اکثر مذاہب کے پیروکاروں کی عادات ہیں ۔ کہ تکلف سے آیتوں کو اپنے اپنے مذاہب کے موافق اور مطابق ڈھال لیتے ہیں ۔ **7**۔ قُرآنِ پاک کی آیتوں سے متاثر ہو ۔ قُرآن کریم کی تلاوت کے وقت آیاتِ ذات اور آیاتِ صفات کی اپنے دل میں ہیبت کو بزرگی کو غالب کرے ۔ اور جب وعدے ووعید کی آیات پر پہنچے تو قاری کو چاہیئے کہ اپنے دل کو رقیق و نرم رکھے ۔ **8**۔ بوقتِ تلاوتِ قُرآن کریم اپنے دل سے خیالات وتعلقات ، ذریعے ووسیلے ایسے طور سے محو وزائل کرے کہ اس کو معلوم ہوے کہ گویا میں کلامِ عالیشان کو اللہ تعالیٰ ہی کی مقدس ومحترم ذات سے بے واسطہ سُن رہا ہوں ۔ **9**۔ تلاوت کے وقت اپنی طاقت وقوت پر کسی قسم کا گھمنڈ نہ کرے ۔ کہ میں اتنا پڑھ سکتا ہوں ۔ (کیونکہ اولیاء اللہؒ تو ایک ایک دن میں کئی کئی مرتبہ پورا کا پورا قُرآن کریم کا ختم کر لیا کرتے تھے) **10**۔ قُرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتا رہے ۔ لیکن ہمیشہ کی تلاوت کا دل ودماغ میں غرور وتکبر پیدا نہ ہونے دے ۔ اور روزانہ کی تلاوت کو محض وفقط رب متعال کا فضل وکرم ہی سمجھے ۔ نہ کہ اپنی کوششوں کا ثمر ۔

☆ **قرآنِ حکیم سننے کے آداب و فوائد!** **و اذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم تر حمون** ۔ اور جب (بھی) قرآنِ حکیم پڑھا جائے ۔ تو اسے کان لگا کر (بغور) سنو ۔ اور خاموش رہو ۔ تا کہ تم پر رحم ہو ۔ (بمطابق قرآنِ حکیم) **فاقرء ما تیسر من القرآن** ۔ جتنا آسانی سے ہو سکے ۔ قرآنِ حکیم میں سے (روزانہ لازمی) پڑھ لیا کرو ۔

خود بدلتے نہیں ، قرآں کو بدل دیتے ہیں　　ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

☆ **قرآنِ حکیم سے روگردانی کی سزا ؟** **یسمع اٰیت اللہ تتلی علیہ یصر مستکبرا کان لم یسمعھا ج فبشرہ بعذاب الیم** ۔ جو اللہ تعالیٰ کی (اُن) آیات کو سنتا ہے ۔ جو اُس پر پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ پھر تکبر کرتے ہوئے اصرار کرتا ہے ۔ گویا اُس نے انہیں سنا ہی نہیں ۔ تو آپ ؐ اسے درد ناک عذاب بشارت دے دیں ۔ (سورہ جاثیہ) (لیکن !) آج کا مسلمان اپنی آسانی و آسائش اور اپنے عقیدہ و مسلکی تخیل (بریلوی ، دیوبندی ، اہلِ حدیث وغیرہا) کے دفاع کے لئے قرآنِ حکیم میں آیات تلاش کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور اُن میں اپنی دھاک بٹھانے کے لئے دل و جاں سے کوشاں ہے ۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر　　اور تم خوار ہوئے ، تارکِ قرآں ہو کر

ویسے تو الحمد للہ پورے کا پورا قرآن ہی نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام عالمِ انسانیت کے لئے مکمل ظابطہء حیات ، نصائحِ کاملہ سے بھرپور اور زندگی کو باحسن طریق سے گزارنے کی ایک آسمانی کتاب ہے ۔ جو جیسے تھی ۔ للہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے ویسے ہی ہے ۔ یہاں پر اس کتاب سے چند نصائح کا انتخاب کیا گیا ہے ۔ (بمطابق البلوشی) ! اگر اِن نصائح کو یاد کر کے ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا جائے اور ذہن نشیں کر لیا جائے ۔ تو کوئی بھی انسان گمراہی یا پریشانیوں ، مصائب و مشکلات کی طرف نہیں جائے گا ۔ (ان شاء اللہ) بلکہ زندگی بہت آسان ، پُرلطف اور عزت و تکریم کے ساتھ گزرے گی ۔ (ان شاء اللہ)

شکریہ تیرا ، تیرے آنے سے رونق تو بڑھی　　ورنہ یہ محفلِ جذبات ادھوری رہتی

مختلف سورتوں کے نزول کے وقت فرشتوں کی ایک عظیم تعداد ھمراہ اُترنے کی روایات

امامِ السیوطی الشافعیؒ ''**الاتقان فی علوم القرآن**'' میں فرماتے ہیں ۔ کہ ! ابن حبیب اور اس کی پیروی میں ابن النقیب دونوں کا قول ہے ۔ کہ قرآن پاک میں بعض سورتیں اور آیتیں اس قسم کی (بھی) ہیں ۔ کہ جن کے ساتھ فرشتوں (ملائکہ) کی ایک کثیر تعداد مشایعت کرتی ہوئی نازل ہوئی تھی ۔

☆ اس قبیل کی سورتوں میں ایک سورہ انعام ہے ۔ جس کی مشایعت ستر ہزار فرشتوں نے کی ۔ ☆ ''سورہ انعام کا نزول فرشتوں کے ایک جلوس کے ساتھ ہوا یہ جلوس اس قدر بڑا اور کثیر تھا کہ اس جلوس نے مشرق تا مغرب تمام فضا کو پُر کر دیا تھا اور اِن فرشتوں کی تسبیح و تقدیس کے غلغلہ سے زمین تھرتھرا رہی تھی '' ۔ (طبرانی ۔ بیہقی) ''جس وقت **سورہ انعام** کا نزول ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ نے **سبحان اللہ العظیم** پڑھ کر فرمایا کہ ! اِس سورہ کے سامنے اتنے فرشتے بطور مشایعت کے آئے ہیں کہ اُنہوں نے اُفق کو مسدود کر دیا ہے '' ۔ (حاکم ۔ بیہقی) ☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ کہ ! ''**سورہ بقرہ** قرآنِ کریم کا بلند ترین رکن اور کنگرہ ہے ۔ اس کی ہر ایک آیت کے ساتھ اَسی (شاید اسی ہزار) فرشتے نازل ہوئے ۔ اور آیہ **اللہ لا الہ الاھو الحی القیوم** . . . عرش کے نیچے سے نکال کر اِس میں ملائی گئی ۔ '' (مسند احمد) ☆ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تُم لوگوں کو ایک ایسی سورت نہ بتاؤں ؟ (کہ) جس کی عظمت نے زمین و آسمان کے مابین تمام خلاء کو بھر لیا ہے اور ستر ہزار فرشتے اِس (سورہ) کی مشایعت میں آئے ہیں ۔ یہ **سورۃ الکھف** ہے ۔ '' ☆ صحیح بخاری شریف میں یہ روایت ہے ۔ کہ ! حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے ۔ کہ ! آنحضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک دور میں ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے گھر میں **سورہ کھف** کی تلاوت کی ۔ اُن (تلاوت کرنے والے صحابیؓ) کے گھر میں ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا ۔ وہ (گھوڑا) تلاوت سن کر خوشی سے اپنے پَر اور گردن کو ہلانے لگا ۔ اور ایک بادل اُن (صحابیؓ) کے گھر پر آ کر سایہ فگن ہو گیا ۔ ان (صحابیؓ) نے اس (سورہ کھف کی تلاوت) کا ذکر حضور نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کیا ۔ تو اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ۔ کہ سورہ کھف پڑھا کرو ۔ کیونکہ یہ (سورہ کھف کی تلاوت کرنا) سکینہ ہے ۔ یعنی اس سے سکون ملتا ہے ۔ اور یہ بذریعہ وحی قرآن نازل ہوئی ہے ۔ دوئم ۔ **فاتحۃ الکتاب** کہ جس کی مشایعت (ہمراہی) میں اَسی ہزار فرشتے میں آئے ۔ سوئم ۔ **سورہ یونس** اس کی مشایعت تیس ہزار فرشتوں نے کی ۔ چہارم ۔ سورہ زخرف (**واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا**) کہ اس سورہ کے ساتھ بیس (یا شاید بیس ہزار) فرشتے آسمان سے نازل ہوئے ۔ ☆ اس کے علاوہ **آیت الکرسی** کی مشایعت میں تیس ہزار فرشتے آسمان سے اُترے تھے ۔

لگی ہوئی آگ کو بجھانے کا وظیفہ : برایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ ، حضرت رسولِ معظم ﷺ نے فرمایا ۔ اگر کہیں آگ لگ جائے ۔ تو '' **اللہ اکبر** '' کا ورد (مسلسل شروع) کرو ۔ کہ یہ آگ کو بجھا دیتا ہے ۔ (واللہ یہ عمل بارہا کا مجرب عمل ہے)

نہ تھیں اور کوئی رنجشیں ، صرف عادتوں میں تضاد تھا　　کہ ! اسے پسند تھیں شوخیاں ، مجھے سادگی میں کمال تھا

سورہ بقرہ سے حصولِ فیض و نفع کا طریقہ : محققین فرماتے ہیں ۔ کہ ! جو کوئی سورہ بقرہ کے فیوض و برکات سے مستفید و متنفع ہونا چاہے ۔ تو اُسے چاہیئے ۔ کہ ! کم از کم 41 دنوں تک بوقتِ فجر سنت و فرض کے درمیانی وقفہ میں اور عشاء کے فرض و وتر کے درمیانی وقفہ (سنت سے پہلے یا بعد میں) روزانہ سورہ بقرہ کو مکمل پڑھنے سے اس کے فیوض و برکات سے یقینی طور پر مستفید و متنفع ہوا جا سکتا ہے ۔

خبر سن کر میرے مرنے کی وہ بولے رقیبوں سے　　خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

خاص عرش کے خزانے سے نازل ہونے والی آیات : (از حضرت امام جلال الدین السیوطی ۔ در کتاب ۔ الاتقان)

ابن الضریس کہتا ہے کہ مجھ سے محمود بن غیلان نے بواسطہ یزید بن ہارون بیان کیا ہے کہ اِس سے ولید یعنی ابن جمیل نے بواسطہ قاسم ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ! ''چار آیات اس قسم کی ہیں کہ جو عرش کے خزانے سے نازل کی گئیں اور بجز اِن آیات کے اور کوئی آیت عرش کے خزانے میں سے نہیں اُتاری گئی ۔ (وہ چار آیات یہ ہیں) ☆ **الم o ذٰلک الکتاب** (شاید **المفلحون o** تک) ☆ **آیت الکرسی شریف** ☆ **سورۃ البقرہ** (شاید آخری آیات **آمن الرسول بما ..... علی القوم الکٰفرین o** تک) ☆ **سورہ کوثر ۔**

ہم کو لگتا ہے کہ سو سجدوں سے بہتر ہے یہی   اِک سجدے کا تیرے دَر پہ ادا ہو جانا

☆ اسی طرح ابوعبیدؒ نے اپنی کتاب الفضائل میں کعب سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ! ''محمد رسول اللہ ﷺ کو چار آیات ایسی عطا کی گئی ہیں ۔ جو حضرت موسٰی کلیم اللہؑ کو عطا نہیں کی گئی تھیں ۔ اُن چار آیات میں سے ایک تو **آیت الکرسی** ہے ۔اور باقی تین آیات یہ ہیں ۔

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ط فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o''

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ قف لَانُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ز غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ o لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا ط لَہَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْہَا مَا اکْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفۃ وَاغْفِرْلَنَا وقفۃ وَارْحَمْنَا وقفۃ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ o

☆ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی الشافعیؒ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ! **سورہ فاتحہ** کی نسبت بھی بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں حضرت انسؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!'' بے شک جن چیزوں کو خداوند کریم نے مجھے (اپنی محبت وشفقت کے پیش نظر) احسان جتلا کر عطا فرمایا ہے ۔اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا (کہ) میں نے آپ ﷺ کو فاتحۃ الکتاب (**سورہ فاتحہ**) عطا کی ہے ۔اور یہ میرے عرش کے خزانوں کا تحفہ ہے'' ۔ ☆ **صحیح مسلم** میں روایت ہے ۔کہ حضرت سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیلِ امینؑ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے کہ اُنہوں نے اپنے سر پر ایک آواز سُنی تو اوپر سر اُٹھایا اور عرض کیا ۔یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج ہی کھولا گیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا ۔ پھر اس سے ایک فرشتہ نیچے اُترا ۔تو جبرائیلؑ نے عرض کیا ۔یہ ایک فرشتہ ہے جو زمین کی طرف اُترا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں اُترا ۔پھر اس فرشتے نے سلام کیا اور عرض کیا ! یارسول اللہ ﷺ ! دونوروں کی خوشخبری لیجئے جو آپ ﷺ کو عطا کئے گئے ہیں اور آپ ﷺ سے پہلے کسی بھی نبیؑ کو عطا نہیں ہوئے ۔وہ (سورہ) **فاتحہ** اور (سورہ) **بقرہ کی آخری آیات** ہیں ۔آپ ﷺ ان دونوں میں سے جو بھی حرف پڑھیں گے اس کے عوض آپ ﷺ پر عطائیں کی جائیں گیں ۔(انشاءاللہ العظیم) ☆ حاکم نے معقل بن یسارؓ سے مرفوعاً نقل روایت کی ہے کہ! ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مجھے فاتحۃ الکتاب اور سورہ بقرہ کے خاتمہ کی آیات (شاید آخری آیات **آمن الرسول... علی القوم الکٰفرین o** تک) عرش کے نیچے عطا کی گئی ہیں ۔'' ☆ ابن راہویہ اپنی مسند حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت کرتا ہے کہ اُن سے **فاتحۃُ الکتاب** کی نسبت سوال کیا گیا تو اُنہوں نے کہا کہ! ''مجھ سے نبی کریم ﷺ نے (یہ) فرمایا کہ یہ سورہ زیرِ عرش کے ایک خزانہ سے نازل ہوئی ہے ۔'' ☆ خاتمہ سورہ بقرہ کے بارے میں دارمی نے اپنی مسند میں ایفع الکلاعیؓ سے روایت کی ہے کہ اس نے بیان کیا کہ! ''کسی شخص نے دریافت کیا تھا کہ! یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنے اور اپنی اُمت کے لئے کس آیت کا حاصل ہونا پسند فرماتے ہیں؟ تو رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا! سورہ بقرہ کے آخری حصے کی آیت (شاید آخری آیات **آمن الرسول... علی القوم الکٰفرین o** تک) کیونکہ وہ عرشِ الٰہی کے خزانہ رحمت کا تحفہ ہے ۔'' ☆ احمد وغیرہ نے عقبہ بن عامر کی حدیث سے مرفوع طور پر روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! ''تم لوگ اِن دونوں آیتوں (شاید(**آیت الکرسی شریف**) اور آخری آیات **آمن الرسول... علی القوم الکٰفرین o** تک) کو پڑھا کرو ۔کیونکہ پروردگا عالم نے مجھے یہ دونوں عرش کے خزانہ سے عطا کی ہیں ۔'' ☆ حضرت ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!'' یہ سورۃ البقرہ کے خاتمے کی آیات (شاید آخری آیات **آمن الرسول... علی القوم الکٰفرین o** تک) مجھ کو زیرِ عرش کے خزانے سے ملی ہیں اور یہ مجھ سے پہلے کسی نبیؑ کو عطا نہیں کی گئیں ۔'' ☆ اور اسی راوی نے حضرت حذیفہؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!'' **سورۃ البقرہ** کے خاتمے کی آیات (شاید آخری آیات **آمن الرسول... علی القوم الکٰفرین o** تک) مجھ کو زیرِ عرش خزانے سے ملی ہیں اور یہ مجھ سے پہلے کسی نبیؑ کو عطا نہیں کی گئیں ۔'' اور اسی حدیث کے بکثرت طریقے حضرت عمر فاروقؓ ،حضرت علی المرتضیٰؓ اور ابنِ مسعودؓ وغیرہ سے بھی آئے ہیں ۔

کجھ لوکاں دے طعنیاں مار دِتا   کجھ سجن اکھاں نوں درد ہویا
اک شیشہ لیا سی یار ویکھن لے   او وی زمین تے ڈِگ کے چُور ہویا
بلھے شاہؒ لوکی ھس کے یار منا لیندے نیں   تے ساڈا رونا وی نا منظور ہویا

فضیلت سورۃ فاتحہ (بمطابق صحیح مسلم)

حضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔جس نے نماز ادا کی۔اور اس میں ام القرآن (سورہ فاتحہ) نہ پڑھی۔تو اس کی نماز ناقص ہے۔آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی (تاکیدًا ارشاد) فرمایا۔اور نا تمام ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا گیا ہے۔ہم بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔فاتحہ کو دل میں پڑھو۔کیونکہ! مَیں نے حضرت رسولِ اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔(کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دی گئی ہے۔لہٰذا میرا بندہ (مجھ سے) جو سوال کرے گا۔اسے (میری طرف سے) ملے گا۔☆ جب وہ ﴿الحمد للہ رب العالمین﴾ کہتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''حَمِدَنِی عَبْدِیْ'' (یعنی) میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔☆ اور جب وہ ﴿الرحمٰن الرحیم﴾ کہتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ'' (یعنی) میرے بندے نے میری تعریف کی۔ ☆ اور جب وہ ﴿مالک یوم الدین﴾ کہتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''مَجَّدَنِی عَبْدِیْ (وقال مرۃ) فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ'' (یعنی) میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور ایک مرتبہ فرماتا ہے۔میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیئے۔☆ اور جب وہ ﴿ایاک نعبد و ایاک نستعین﴾ کہتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''ھٰذَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِیْ وَ لِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ'' (یعنی) یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔اور بندے کے لئے وہ ہے۔جو اس نے مانگا ہے۔☆ اور جب وہ ﴿اھدنا الصراط المستقیم o صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین﴾ کہتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''ھٰذَا لِعَبْدِیْ وَ لِعَبْدِیْ'' (یعنی) یہ میرے بندے کے لئے ہے۔اور بندے کے لئے وہ ہے۔جو اس نے مانگا۔(صحیح مسلم)

☆ صحیح بخاری شریف میں آیا ہے۔کہ! آنحضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو سعید معلیٰؓ سے فرمایا۔کہ! مَیں تمھارے مسجد سے نکلنے سے پہلے تمھیں ایک سورۃ سکھاؤں گا۔جو کہ قرآن کی سب سے عظیم سورۃ ہے۔پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔جب ہم نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا۔تو مَیں نے عرض کیا۔یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔(کہ) مَیں تمھیں قرآن کی سب سے عظیم سورۃ سکھاؤں گا۔(تو) آپ ﷺ نے فرمایا۔وہ ''الحمد للہ رب العالمین'' ہے۔یہ وہ سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے۔جو مجھے عطا کیا گیا۔

☆ ایک اور حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔کہ! آنحضور نبی مکرم ﷺ سے مروی ہے۔کہ! اگر اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب بھیجتا ہے۔اور مکتب میں کوئی لڑکا سورہ فاتحہ پڑھتا ہوتا ہے۔تو اس کی وجہ سے چالیس برس تک کے لئے عذاب اُٹھ جاتا ہے۔

☆ حضرت شیخ اکبر جناب رئیس المکاشفین امام اجل محمد محی الدین ابن عربی الحاتمی الطائی المالکی اندلسیؒ نے اپنی مشہور و معروف کتاب بنام ''فتوحاتِ مکیہ'' اور اپنی یگانہ روزگار کتاب'' مشکاۃ الانوار فیما روی عن اللہ من الاخبار '' نے فرمایا ہے۔کہ! سورہ فاتحہ،الحمد شریف کو بسم اللہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔۔۔مِلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔۔۔آخر تک) کے ساتھ مِلا کر ایک ہی دَم (یعنی ایک ہی سانس میں) پڑھا جائے۔کیونکہ!

☆ میں حلفًا کہتا ہوں۔کہ ابوالحسن علی بن ابوالفتحؒ نے مقام کناری میں جو شہر موصل کے پاس ایک قریہ ہے۔601ھ میرے آگے بیان کیا۔اور حلفًا فرمایا کہ میں نے ابوالفضل طوسیؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور ابوالفضل طوسیؒ نے حلفًا فرمایا کہ! میں نے مبارک بن احمد نیشاپوریؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور مبارک بن احمد نیشاپوریؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے ابوبکر فضل بن محمد ہرویؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور ابوبکر فضل بن محمد ہرویؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے ابوبکر محمد بن علی شاشیؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور ابوبکر محمد بن علی شاشیؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے عبداللہ بن محمد ابوبکر سرخسیؒ سے سنا ہے۔ ☆ اور عبداللہ بن محمد ابوبکر سرخسیؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے ابوبکر محمد بن فضلؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور ابوبکر محمد بن فضلؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے عبداللہ بن محمد بن علی بن یحییٰ الوراقؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور عبداللہ بن محمد بن علی بن یحییٰ الوراقؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے محمد بن یونس الطّویل الفقیہہؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور محمد بن یونس الطّویل الفقیہہؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے محمد بن حسن علویؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور محمد بن حسن علویؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے ابنِ عیسٰیؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور ابنِ عیسٰیؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے ابوبکر الراجیؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور ابوبکر الراجیؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے عمار بن موسٰی البرمکیؒ سے سُنا ہے۔ ☆ اور عمار بن موسٰی البرمکیؒ نے حلفًا کہا کہ! میں نے انس بن مالکؓ سے سُنا ہے۔ ☆ اور انس بن مالکؓ نے حلفًا کہا کہ! میں نے علی المرتضٰی بن ابی طالبؓ سے سُنا ہے۔ ☆ اور علی المرتضٰی بن ابی طالبؓ نے حلفًا کہا کہ! میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے سُنا ہے۔ ☆ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے حلفًا کہا کہ! میں نے حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے۔ ☆ اور حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے حلفًا فرمایا کہ! میں نے حضرت جبرائیلِ امینؑ سے سُنا ہے۔ ☆ اور حضرت جبرائیلِ امینؑ نے حلفًا کہا کہ! میں نے حضرت میکائیلؑ سے سُنا ہے۔ ☆ اور حضرت میکائیلؑ نے حلفًا کہا کہ! میں نے حضرت اسرافیلؑ سے سُنا ہے۔ ☆ اور حضرت اسرافیلؑ نے حلفًا کہا کہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ! مجھے اپنی عزت و جلال اور بخشش و کرم کی قسم ہے۔کہ! جو شخص بسم اللہ شریف کو الحمد للہ کے ساتھ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔۔۔مِلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔۔۔آخر تک) مِلا کر پڑھے گا۔تو تم گواہ ہو۔کہ میں ضرور اُس کے گناہ بخش دوں گا۔اور اُس کی نیکیوں کو قبول کروں گا۔اور اُس کی بُرائیوں سے درگزر کروں گا۔اور اُس کی زبان کو آگ میں نہیں جلاؤں گا۔اور اُس کو عذابِ قبر،عذابِ دوزخ، عذابِ قیامت اور بڑی بے قراری سے پناہ دوں گا۔اور (وہ شخص، جو کہ سورہ فاتحہ کو اِس ترتیب سے پڑھے گا۔تو وہ) تمام انبیاءؑ اور اولیاء اللہؒ سے ملاقات کرے گا۔ ان شاءاللہ۔ (تفسیر روح البیان، خزینۃ الاسرار، فتوحاتِ مکیہ)

فضیلت سورۃ فاتحہ شریف :

☆ رسول اکرم ﷺ کے پاس صحابہ کرامؓ تشریف لائے ۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ اللہ نے مجھے بہت سے معجزے عطا فرمائے ہیں ۔ جبرائیل امینؑ نے تشریف فرما کر کہا۔ کہ حکم ربانی ہے۔ کہ میں نے جو کتاب آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔ اس میں ایک ایسی سورۃ ہے۔ اگر وہ سورۃ کتاب توریت شریف میں ہوتی۔ تو حضرت موسیٰؑ کی اُمت میں کوئی شخص اس طرح کے یہود کی طرح نہ ہوتا۔ اگر یہ سورت انجیل مقدس میں ہوتی۔ تو حضرت عیسیٰؑ کی امت میں کوئی بت پرست نہ ہوتا۔ اگر یہ سورۃ زبور مبارکہ میں ہوتی۔ تو حضرت داؤدؑ کی امت میں کوئی **گمراہ** نہ رہتا ۔ یہ سورہ مبارکہ اس لئے نازل کی گئی۔ تاکہ اس کی برکت سے آپ ﷺ کی امت مدد حاصل کرے۔ اور قیامت میں دوزخ سے نجات پائے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ کہ وہ کونسی سورت مبارک ہے تو حضرت جبرائیل نے فرمایا۔ **سورۃ فاتحہ** پھر فرمایا کہ اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں۔ اور سمندر سیاہی بن جائیں۔ اور ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں کاغذ بن جائیں۔ پھر بھی اس عظیم سورۃ کی تعریف مکمل نہیں ہو سکتی۔

☆ کعب احبار نے کہا ہے۔ کہ! اگر سورہ فاتحہ شریف توریت یا انجیل میں ہوتی۔ تو وہ (توریت یا زبور کے پڑھنے والے اور ان پر ایمان رکھنے والے) یہودی و نصرانی نہ ہوتے۔ اور اگر یہ سورہء مبارکہ زبور میں ہوتی۔ تو (زبور کے پڑھنے والے اور اس پر ایمان رکھنے والے) مسخ ہو کر بندر اور سور نہ بنتے۔ یہ سورہ (یعنی سورہ فاتحہ شریف) اس اُمت پر نازل ہوئی ہے۔ اور مجھے اُمید ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہ نہیں کرے گا۔ (ان شاء اللہ)

☆ حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے۔ سورہ فاتحہ تمام بیماریوں کی شفاء ہے۔

☆ ایک حدیث (قدسی) میں آیا ہے۔ کہ! اے محمد ﷺ ! مَیں نے آپ ﷺ کی اُمت کو ایک ایسی سورت دے کر بزرگی عطا کی ہے۔ کہ جو اور (آسمانی) کتابوں میں نہیں ہے۔ جو اس (سورہ) کو پڑھے گا۔ مَیں آگ کو اس کے بدن پر حرام کر دوں گا۔

☆ حضرات چشتیہ کے ملفوظات و حالات و واقعات کی مشہور و معروف کتاب ہشت بہشت کے حصہ **اسرار الاولیاء** میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے اپنے خلیفہ خاص حضرت خواجہ بدرالدین اسحاق اجودھنیؒ سے فرمایا۔ کہ اے درویش! انسان کو حضرت رسالت پناہ ﷺ کی روح پاک کی زیارت اور اماماںِ دین (امامانِ طریقت ،مثل اصحابِ رسولؓ ،تابعین و تبع تابعینؒ اور اولیاء اللہؒ) میں سے کسی کی زیارت کے لئے قرآنِ مجید کی (بار بار) تلاوت اور فاتحہ کے ختم میں شریک ہونا چاہیئے ۔ تاکہ کلام اللہ اور ان کی روح کی برکت سے اس کے دینی و دنیاوی امور بخوبی سرانجام ہو سکیں۔ اور اسے عزت و مرتبہ حاصل ہو۔ اور صاحب قرب اور اسرارِ تجلی ہو جائے۔ پس اے درویش! جو شخص سورہ فاتحہ کو بیماری کی شفاء یا کسی مہم کے لئے اکتالیس (41) مرتبہ پڑھے۔ (پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تعوذ پڑھ کر سورہ فاتحہ کو ایسے پڑھے۔ **بسم اللہ الرحمٰن الر حیم الحمد للہ...مِلْحَمْدُ لِلّٰہِ**۔۔۔ آخر تک ،مگر سورہ فاتحہ میں **الرحمٰن الرحیم ، ایاک نعبد و ایاک نستعین** اور **آمین** کی تین ۔ تین مرتبہ تکرار کرنی ہے) تو فوراً صاحب درد کو شفاء حاصل ہوگی اور مہم بھی پوری ہوگی کیونکہ سورہ فاتحہ شریفہ کا ختم ہی اس کا اکتالیس مرتبہ کا پڑھنا ہے۔ ☆ کسی بھی مہم جوئی کی نیت سے سورہ فاتحہ کو درجِ بالا طریقے سے اگر روزانہ فجر کی نماز کے سنتوں اور فرض کے درمیان فقط اکتالیس مرتبہ چند ایام تک پڑھا جائے تو تمام حاجات بہرصورت پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

☆ اسی کتاب ہشت بہشت کے حصہ فوائد السالکین میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے اپنے خلیفہ خاص حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ سے فرمایا۔ کہ دعا گو (حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ) کو ابتدائے حال میں قرآن شریف یاد نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے طبیعت پریشان سی رہا کرتی تھی۔ (پھر فرمایا کہ!) ایک رات میں نے حضرت رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ تو اپنی آنکھوں کو آنحضرت محمد ﷺ کے قدم مبارک پر ملا۔ اور زار و زار رویا۔ پھر عرض گزار ہوا کہ! یا رسول اللہ ﷺ میری ایک التماس ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا۔ مجھے یاد ہے۔ آپ ﷺ کو میری حالت (زار و نا گفتہ) پر رحم آیا۔ اور فرمایا۔ کہ! سر اُٹھا! (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ! **سورہ یوسف** پڑھا کر۔ تاکہ تجھے قرآنِ پاک حفظ ہو جائے۔ پھر میری آنکھ کھلی تو اِس (خواب) کے بعد میں ہمیشہ سورت یوسف پڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ جلد ہی مجھے قرآن شریف یاد ہو گیا۔

الحمد شریف (**سورہ فاتحہ**) کے خصائص میں قصائد و ابیات کا ذکر :

صاحب **خزینۃ الاسرار** (علامہ حقی نازلیؒ) فرماتے ہیں کہ! حضرت امام احمد بن علی بونیؒ نے **شمس المعارف** میں، امام غزالیؒ اور شیخ اکبر محی الدینؒ نے اپنی اپنی تصانیف میں حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے (ایک) قصیدہ نقل کیا ہے۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ!) جب رزق تلاش کرنا چاہے یا اپنی مراد کی کامیابی ہر ایک شخص سے اور وجلدی کامیاب ہو اپنی مراد کے ساتھ اور ہر قسم کی مخالفت اور فریب سے امن میں رہے۔ تو الحمد شریف کا ورد کر۔ کیوں کہ اُس تیری امید کا بڑا بھاری بھید ہے۔ اور ہر ایک وقت میں اُس کو پڑھتا رہے یعنی صبح ،ظہر ،عصر، مغرب اور عشاء میں سو۔ سو مرتبہ۔ تو تُو عزت ، مرتبہ اور علو قدر اور عظیم الشان ہیبت کو پالے گا۔ (انشاء اللہ) اور کسی حاجت میں کسی کا محتاج نہیں رہے گا۔ اور نہ تجھے کوئی تکلیف اور مصیبت پہنچے گی۔ اور یہ ایک ایسا پردہ ہے جس کو حوادثِ زمانہ متغیر نہیں کر سکتے۔ اور اِس میں تجھے پے در پے خوشی اور توفیق نصیب ہوگی۔ اور ہر ایک کے شر سے تُو امن میں رہے گا۔ اور فقیری ، تنگ دستی اور اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بھی مامون رہے گا۔ اگر تو ایسا کرے گا تو غائب سے کوئی شخص تیرے پاس آئے گا جس کی وجہ سے تُو تمام لوگوں سے بے نیاز ہو جائے گا۔ اور تُو ہر ایک وقت میں برگزیدہ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت سے ہمیشہ مالا مال رہے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

اسرارِ سورہ فاتحہ شریف : سورہ فاتحہ کا ایک نام ماحیہ (یعنی مٹانے والی) بھی ہے۔ کیونکہ اس میں بسم اللہ کی ''**میم**'' سمیت پندرہ ''**میم**'' آئی ہیں۔ جب کوئی بندہ اس (سورہ فاتحہ کو مع تسمیہ) پڑھتا ہے۔ تو ساری ''میمیں'' پرندوں کی طرح نکل بھاگتی ہیں۔ اور عرش سے جا کر چمٹ جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے عرش اور بھی وزنی (بھاری) ہو جاتا ہے۔ اور عرش اُٹھانے والے کہتے ہیں۔ کہ یا الٰہی! یہ بوجھ (ہم پر) کیسا ہے؟ ارشاد ہوتا ہے۔ یہ ایک سورہ کا ثواب ہے۔ جس کو میرے بندے نے پڑھا ہے۔ ''مِیمیں'' بول اُٹھتی ہیں۔ کہ اے پروردگار! اس (سورہ فاتحہ) کے پڑھنے والے کو کیا جزا ملے گی۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ! اس کے نامہء اعمال کو جا کر دیکھو۔ ہر ''میم'' دس دس گناہ مٹاتی ہے۔ پھر وہ (ملائکہ) کہتے ہیں۔ اے پروردگار! اور بڑھایئے۔ پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اور بڑھایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک ایک ''میم'' ایک سوبیس گناہ مٹاتی ہے۔ اسی طرح سب مل کر ایک ہزار آٹھ سو گناہ مٹاتی ہیں۔ (یعنی 15x120=1800) اس طرح سے اگر پورے دن کی پانچ نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھی جائے۔ تو کل دن کی (48) رکعت میں سورہ فاتحہ اٹھتالیس مرتبہ پڑھی جاتی گی۔ اس حساب سے روزانہ ہر پنج وقتہ نمازی (جو کہ روزانہ اٹھتالیس رکعتیں پڑھتا ہو) کے چھیاسی ہزار چار سو (1800x48=86400) گناہ مٹ جاتے ہیں۔

☆ حضرت نیشا پوریؒ فرماتے ہیں۔ کہ! بندہ جب ''**بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**'' پڑھتا ہے۔ تو اس کے لئے **ذکر** کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور بندہ جب ''**الحمد للہ رب العالمین**'' پڑھتا ہے۔ تو اس کے لئے **شکر** کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور بندہ جب ''**الرحمٰن الرحیم**'' پڑھتا ہے۔ تو اس کے لئے **اخلاص** کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور بندہ جب ''**ایاک نعبد و ایاک نستعین**'' پڑھتا ہے۔ تو اس کے لئے **استجابتِ دُعا** کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور بندہ جب ''**اھدنا الصراط المستقیم**'' پڑھتا ہے۔ تو اس کے لئے **ھدایت** کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور بندہ جب ''**صراط الذین انعمت علیھم**'' پڑھتا ہے۔ تو اس کے لئے **انعام و اکرام** کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور بندہ جب ''**غیر المغضوب علیم ولا الضالین**'' پڑھتا ہے۔ تو اس کے لئے **غضب کا دروازہ بند ہو کر رحمت کا دروازہ** کھل جاتا ہے۔ اور بندہ جب ''**آمین**'' کہتا ہے۔ تو اس کے لئے **پاک ارواح کی پیروی کا دروازہ کھل** جاتا ہے۔

اسی طرح سے صاحب **نزھۃ المجالس** جناب حضرت علامہ امام عبدالرحمٰن الصفوریؒ سورہ فاتحہ کے فوائد کے بارے میں رقم طراز ہیں۔ کہ!

☆ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کی جتنی بزرگی اور حمد و ثناء آئی ہے۔ وہ ''**الحمد للہ**'' میں مندرج ہے۔ ☆ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کے جتنے اسماء اور صفاتِ علیا ہیں۔ وہ سب ''**رب**'' میں شامل ہے۔ ☆ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کی جتنی مخلوقات کا ذکر آیا ہے۔ وہ سب ''**العالمین**'' میں شامل ہے۔ ☆ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنی معافی اور بخشش کا ذکر آیا ہے۔ وہ سب ''**الرحمٰن الرحیم**'' میں شامل ہے۔ ☆ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنی وعیدیں اور قیامت کی باتیں آئی ہیں۔ وہ سب ''**مالک یوم الدین**'' میں شامل ہیں۔ ☆ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کی جتنی طاعت و عبادت کا ذکر آیا ہے۔ وہ سب ''**ایاک نعبد**'' میں شامل ہے۔ ☆ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ سے جتنی زاری اور سوال (یعنی مانگنے) کا ذکر آیا ہے۔ وہ سب ''**وایاک نستعین**'' میں شامل ہے۔ ☆ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہدایت کی درخواست اور خاتمہ کے خوف کی بات کا ذکر آیا ہے۔ وہ سب ''**اھدنا الصراط المستقیم**'' میں شامل ہے۔ ☆ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ انعام و اکرام اور مقربین کے تذکرے آئے ہیں۔ وہ سب ''**صراط الذین انعمت علیھم**'' میں داخل ہے۔ ☆ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ مشرکین کی نسبت مذکور ہے۔ وہ سب ''**غیر المغضوب علیھم ولا الضالین**'' میں داخل ہے۔

سورہ فاتحہ برائے قضائے حوائج : (بمطابق حضرت امام غزالی الشافعیؒ)

پہلے، دوسرے یا پہر زیادہ سے زیادہ چوتھے ہفتے تک ہر صورت بڑی سے بڑی حاجت بھی ضرور بالضرور پوری ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ عمل نوچندی اتوار سے بعد نماز فجر شروع ہوگا۔ اور روزانہ بعد نماز فجر ہی پڑھنا ہوگا۔ ذیل میں دیا گیا چارٹ اس سلسلے میں معاون ثابت ہوگا۔

ایام	آیت شریفہ	تعداد پڑھائی
اتوار	الحمد اللہ رب العالمین . مع تسمیہ (اول و آخر 11 مرتبہ درود)	852
سوموار	الرحمن الرحیم . مع تسمیہ (اول و آخر 11 مرتبہ درود)	619
منگل	مالک یوم الدین . مع تسمیہ (اول و آخر 11 مرتبہ درود)	242
بدھ	ایاک نعبد و ایاک نستعین. مع تسمیہ (اول و آخر 11 مرتبہ درود)	836
جمعرات	اھد نا الصراط المستقیم. مع تسمیہ (اول و آخر 11 مرتبہ درود)	1073
جمعہ	صراط الذین انعمت علیھم . مع تسمیہ (اول و آخر 11 مرتبہ درود)	1807
ہفتہ	غیر المغضوب علیھم ولا الضالینo آمین. مع تسمیہ (اول و آخر 11 مرتبہ درود)	4203

فضیلت سورۃ فاتحہ بزبان ولی کامل شیخ الھندؒ (بمطابق دلیل العارفین)

سورۃ فاتحہ میں 124 حروف ہیں۔اب جو کوئی بھی سورۃ فاتحہ کو ایک بار پڑھے گا۔تو سورۃ فاتحہ کے تمام حروف کے بدلے اس شخص کو ایک ہزار پیغمبروںؑ کا ثواب ملے گا (انشاءاللہ) ☆ آپؒ نے فرمایا کہ ''الحمد'' کے پانچ حروف ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے دن میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔جو بھی شخص پانچ وقت کی نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھے گا۔تو اس شخص کی نماز کے اندر جو بھی (خدانخواستہ) نقائص رہ جائیں گے۔تو اللہ تعالیٰ ان کو درگزر فرماتے ہوئے ان پانچ حروف کی بدولت قبول فرما لیتے ہیں۔ ☆ پھر فرمایا کہ **للہ** میں تین حروف ہیں۔اور ان تین میں گزشتہ پانچ کو شامل کرلیا جائے۔یعنی **الحمد للہ** کل آٹھ حروف۔تو اس کے پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھوں دروازے کھلوا دیتا ہے اور وہ (یعنی پڑھنے والا) جس دروازے سے دل چاہے داخل ہو۔انشاءاللہ تعالیٰ۔ ☆ پھر فرمایا کہ **رب العالمین** میں کل دس حروف ہیں۔ان دس میں گزشتہ آٹھ ملائے ،تو اٹھارہ بنتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا فرمائے ہیں جو ان حروف یعنی **الحمد للہ رب العالمین** کو پڑھتا ہے اسے اٹھارہ ہزار عالم کا ثواب ملتا ہے (ماشاءاللہ وانشاءاللہ)۔ ☆ پھر فرمایا کہ **الرحمن** کے چھ حروف ہیں۔ان چھ کو اٹھارہ میں جمع کریں۔**الحمد اللہ رب العالمین الرحمن**۔ تو کل چوبیس بنتے ہیں۔دن اور رات میں کل چوبیس ساعتیں ہیں۔جو شخص **الحمد اللہ رب العالمین الرحمن** پڑھتا ہے۔تو وہ گویا گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔جیسے کہ وہ مادر شکم سے ابھی ابھی پیدا ہوا ہے۔سبحان اللہ۔ ☆ پھر فرمایا کہ **الرحیم** کے بھی چھ حروف ہیں یہ چھ اور گزشتہ چوبیس **الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم** کو اگر ملائیں۔تو یہ تیس بنتے ہیں۔اور پل صراط کی مسافت بھی تیس ہزار سالہ ہے۔اس کو پڑھنے والا بجلی کی سی تیزی سے یہ مسافت طے کرلیتا ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ۔ ☆ پھر فرمایا۔کہ **مالک یوم الدین** میں بارہ حروف ہیں۔اور سال کے بارہ ماہ ہوتے ہیں۔تو ان بارہ حروف کی بدولت و فیضان برکت سے پڑھنے والے کے بارہ مہینے یعنی مکمل سال کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔پھر فرمایا کہ **ایاک نعبد** میں آٹھ حروف ہیں۔یہ آٹھ اور گزشتہ بیالیس **الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد**۔ کل پچاس ہوئے۔اور قیامت کا پچاس ہزار سال کا دن ہے۔یہ پڑھنے والا قیامت کے پچاس ہزار سال کے دن صدیقوں میں شمار ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔ ☆ پھر فرمایا کہ! **و ایاک نستعین** میں گیارہ حروف میں یہ گیارہ اور گزشتہ پچاس **الحمد اللہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین** کل مجموعہ اکسٹھ ہوئے۔زمین و آسمان میں مخفی دریاؤں کی تعداد بھی اکسٹھ ہے۔(جو کہ صرف صاحب معرفت ہی) جانتے ہیں۔تو اس کے پڑھنے والے کو ان اکسٹھ دریاؤں کے قطروں کے برابر ثواب عطا ہوگا۔انشاءاللہ۔ ☆ پھر فرمایا۔کہ **اھدنا الصراط المستقیم** میں انیس حروف ہیں۔یہ انیس اور گزشتہ اکسٹھ **الحمد اللہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم**۔کل 80 بنتے ہیں۔شراب پینے والے کی شرعی سزا 80 کوڑے ہیں۔اس کو پڑھنے والا دائمی طور پر شراب سے دور ہو جاتا ہے۔ ☆ پھر فرمایا۔کہ! **صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین**۔میں حروف کی تعداد چوالیس ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں مخصوص چوالیس ہزار انبیاءؑ دعوت دینے کے لئے بھیجے۔ان حروف کے پڑھنے والے کو ان چوالیس ہزار انبیاءؑ کی دعوت دینے جتنا ثواب ملتا ہے۔یہ چوالیس حروف گزشتہ 80 حروف میں جمع کرنے سے کل مجموعہ 124 بنتا ہے۔ایک بار اس پوری سورہ فاتحہ کے 124 حروف پڑھنے والے کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل کا ثواب ملتا ہے۔سورہ فاتحہ کا عامل اعلیٰ ظرف ہوا کرتا ہے۔

یہ سب تمھارا کرم ہے آقا کہ بات اَب تک بنی ہوئی ہے

سورہ اخلاص کے فوائد : (کتاب ''اربعین حدیثا فی فضل سورۃ اخلاص'' مصنف الشیخ محمد یوسف بن عبداللہ الارمیونیؒ)

☆ صاحب شمس المعارف حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونیؒ رقم طراز ہیں کہ! جو شخص **سورہ اخلاص** کو ایک ہی مجلس میں (ایک ہزار مرتبہ) مع تسمیہ بناء کسی سے بات چیت کئے پڑھ لے۔اور اثنائے قرأت میں نہ ہی کوئی دنیاوی کام کرے۔اور وہ شخص ہمیشہ اسی ترتیب سے سورہ اخلاص کا ورد کرتا رہے۔تو ایسے شخص سے روحانیات اچھے تعلقات استوار کرنے کے بے حد متمنی و ملتجی ہوتے ہیں۔اور ایسے شخص کے خواب میں اور کبھی بیداری میں روحانیات اس وظیفہ کے پڑھنے والے کی استعداد کے مطابق آن حاضر ہوتے ہیں۔جس کی کچھ علامات تو یہ ہیں۔کہ! بعض روحانی تو نور بن کر آتے ہیں ،بعض برق کی مانند ،بعض سورج کی روشنی کی طرح بن کر آتے ہیں۔اور بعض تو سبز یا سفید پرندوں کی اشکال میں کہ جن کے چہرے خوبصورت آدمیوں کی طرح ہوتے ہیں۔اور صاحب وظیفہ سے مختلف زبانوں میں آکر بات چیت کرتے ہیں۔اور بعض روحانی ایسے شخص کے پاس شرابِ طہورا لے کر آن حاضر ہوتے ہیں۔جو شخص اِس شراب کو پی لے تو اُس شخص پر سے حجابات اُٹھ جاتے ہیں۔اور اُسے انکشافات تام اور خوارق عادات حاصل ہوتے ہیں۔لہذا چاہیئے۔کہ اِس سورہ کے ساتھ ساتھ درود و سلام کا ورد بھی لازمی رکھا جائے۔تاکہ دین و دنیا کے کثیر و بے شمار فوائد کے علاوہ بار بار زیارت النبی ﷺ کا شرف اور اِس شرابِ طہورا کو پینے کی سعادات و انعامات بھی نصیب ہوسکیں۔(انشاءاللہ) ☆ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کہ تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن کیوں نہیں پڑھتا ؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔(کہ) کوئی شخص تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے۔ارشاد فرمایا۔**قل ھو اللہ احد**۔۔تہائی قرآن کے برابر ہے۔(صحیح مسلم) ☆ ترمذی نے حضرت انسؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس نے ہر روز دوسو مرتبہ **قل ھو اللہ احد** ۔۔۔کو پڑھا اس کے پچاس (50) برس کے گناہ محو کردئے گئے مگر یہ کہ اس پر کوئی قرض ہو (یعنی کہ وہ شخص مقروض نہ ہو کیونکہ قرض دار کا بار معاف نہ ہوگا) اور جس شخص نے اپنے بستر پر سونے کے ارادے سے داہنے پہلو پر لیٹ کر **قل ھو اللہ احد**

۔۔۔سومرتبہ پڑھا (جب) قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ اِس (سورہ اخلاص پڑھنے والے) سے ارشاد فرمائیں گے کہ! اے میرے بندے! تو اپنی داہنی جانب سے جنت میں داخل ہوجا۔" ☆ طبرانی سے ابن الدیلمیؒ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! "جس شخص نے ایک سو مرتبہ **قل ھو اللہ احد**۔۔۔ بحالتِ نماز یا غیر نماز میں پڑھا تو اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے برأت کا فرمان لکھ دے گا۔" ☆ اسی راوی نے اپنی کتاب الاوسط میں ابی ہریرہؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ! "جس شخص نے دس مرتبہ **قل ھو اللہ احد**۔۔۔ پڑھا اس کے واسطے جنت میں ایک قصر (محل) تعمیر ہوگیا اور جس نے بیس مرتبہ پڑھا اس کے واسطے دو قصر، اور جس نے تیس مرتبہ اس کی قرأت کی اس کے واسطے تین قصر جنت میں بنا دیئے جاتے ہیں۔" ☆ اسی راوی نے اپنی کتاب الصغیر میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! "جو شخص بعد نمازِ فجر بارہ (12) مرتبہ **قل ھو اللہ احد**۔۔۔ پڑھتا ہے۔ تو گویا وہ پورا قرآن پاک چار مرتبہ پڑھ لیتا ہے۔ اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے بھی۔ تو اُس دن وہ اہلِ زمین میں سب سے افضل شخص ہوگا۔" ☆ ابوداؤد اور ترمذی نے عبداللہ بن حبیب سے روایت کی ہے۔ کہ! "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تُو شام وصبح دونوں اوقات میں تین مرتبہ سورہ اخلاص اور معوذتین (یعنی تینوں سورتوں کو تین تین مرتبہ) پڑھا کر کہ یہ تیرے لئے ہر ایک چیز سے کفایت کرے گی۔" ☆ ابن السنیؒ نے حضرت عائشۃ الصدیقہؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! "جس شخص نے نمازِ جمعہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص اور معوذتین (یعنی تینوں سورتوں کو سات سات مرتبہ) کو پڑھ لیا (تو) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے (یعنی آنے والے اگلے) جمعہ تک بُرائی سے اپنی پناہ میں رکھے گا۔" ☆ امام بیہقی نے ابی امامہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! "جس شخص نے کسی رات یا دن میں سورہ حشر کو پڑھ لیا ہوا اور اُسی دن یا رات میں مر گیا تو بے شک اللہ تعالیٰ نے اُس کے لئے جنت واجب کر دی ہے۔" ☆ حضرت علی المرتضیٰؓ سے سورہ فاتحہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ! مجھ سے اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ! یہ (یعنی سورہ فاتحہ) عرش کے نیچے ایک خزانے سے نازل کی گئی ہے۔ (**کنز العلوم**) ☆ پاک وہند کے مشہور ومعروف شاعر (شاعرِ مشرق) جناب علامہ محمد اقبالؒ نے ایک شب حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو خواب میں دیکھا۔ اور ان سے **ملتِ اسلامیہ کے ادبار اور زوال ٹالنے** اور خسران سے بچنے کا نسخہ دریافت کیا۔ تو آپؓ نے فرمایا۔ کہ! "**آب و تاب از سورہ اخلاص گیر**" (یعنی کہ! سورہ اخلاص سے روشنی حاصل کرو) ☆ حضرت انس بن مالکؓ نے حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ کہ جب تو اپنا پہلو اپنے بچھونے پر رکھا کرے۔ یعنی لیٹے۔ تو سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد۔۔۔ پڑھ لیا کر۔ کہ ان سے تو موت کے سوا ہر شئے سے امن میں رہے گا۔ (ان شاءاللہ) ☆ صحیح مسلم میں روایت ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کے تین جزء فرما دیئے۔ اور **قل ھو اللہ احد**۔۔۔ کو قرآن کے اجزاء میں سے ایک جزء بنا دیا۔ ☆ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ! حضرت خضرؑ سے ملنے کی آرزو میں کثیر تعداد میں لوگ متجسس، متحقق اور متلاشی رہتے ہیں۔ لیکن حضرت خضر نبیؑ اُن لوگوں سے ملنے کے لئے بیقرار و بے چین رہتے ہیں۔ جو روزانہ کثرت سے سورہ اخلاص کا ورد فقط رضائے الٰہی کے لئے بھرپور اخلاص کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ ☆ یاد رہے۔ کہ سورہ اخلاص (سورہ صمدیہ) کے بہت ہی زیادہ خواص ہیں۔ اس سورہ طیبہ وطاہرہ کے ورد کرنے اور رکھنے والے نیک بخت انسان پر اس کے خواص خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ العظیم۔ صاحب خزینۃ الاسرار فرماتے ہیں۔ کہ! جو شخص سورہ اخلاص کو ایک ہی مجلس میں (ایک ہزار مرتبہ) مع تسمیہ بناء کسی سے بات چیت کئے پڑھ لے۔ اور اثنائے قرأت میں نہ ہی کوئی دنیاوی کام کرے۔ تو یہ وِرد اُس کے لئے **اسمِ اعظم** کے مثل سریع الاثر والا اجابت ثابت ہوگا۔ اور جو شخص ہمیشہ اِسی ترتیب سے سورہ اخلاص کا ورد کرتا رہے گا۔ تو وہ شخص دنیا و آخرت کے ہر شر سے بچ کر ہر بھلائی و نیکی کو بآسانی پالے گا۔ اور ایسے شخص پر تجلیاتِ الٰہیہ کا دروازہ کھل جائے گا۔ جس کی علامات یہ ہیں۔ کہ! وہ تجلیات کا بعین مشاہدہ تمام موجودات میں کرے گا۔ انشاءاللہ۔

☆ حضرت شیخ العلمائے ہند شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص روزانہ **سورہ اخلاص** (ایک ہزار مرتبہ) کو مع تسمیہ بحالتِ تنہائی (دَر یک نشست) روزانہ پڑھنے کا معمول بنا لے۔ تو ایسے شخص کو شروع میں عالمِ رویاء کے اندر اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد بحالت بیداری بھی زیارت النبی ﷺ کا بار بار شرف حاصل ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا چاہیئے۔ کہ **سورہ اخلاص** کو ایک ہزار مرتبہ اِس طرح پڑھتا رہے۔ کہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود وسلام پڑھا جائے۔ ایسے شخص کی تمام دینی و دنیاوی حاجات از خود پوری ہوتی رہتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم ہمیشہ اس کے ساتھ رہتے ہیں۔

سورہ یٰسین شریف کے فضائل و خصائص :

☆ حضرت انسؓ، آنحضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہر شئے کا قلب ہوتا ہے۔ اور قرآن شریف کا قلب یٰسٓ (یعنی سورہ یسین شریف) ہے۔ جو اس کو پڑھے گا۔ تو اس کے پڑھنے سے اس کو دس قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (جامع ترمذی شریف) ☆ حضرت علی المرتضیٰؓ، آنحضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ! آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ یٰسٓ پڑھا کرو۔ کیونکہ اس میں دس برکتیں ہیں۔ اگر بھوکا اس کو پڑھتا ہے۔ تو آسودہ ہوجاتا ہے۔ اگر پیاسا پڑھتا ہے۔ تو اسے سیرابی حاصل ہوتی ہے۔ اگر ننگا پڑھتا ہے۔ تو اسے لباس میسر آتا ہے۔ اور اگر کوئی مجرد اسے پڑھتا ہے۔ تو اس کا نکاح ہوجاتا ہے۔ اور اگر کوئی دہشت زدہ اس کو پڑھتا ہے۔ تو امن نصیب ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی قیدی اسے پڑھتا ہے۔ تو اسے قید سے رہائی ملتی ہے۔ اور اگر کوئی مسافر اسے پڑھتا ہے۔ تو سفر میں اس کی اعانت ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص اسے پڑھتا ہے۔ جس کی شئے گم ہوگئی ہو۔ تو وہ اسے مل جاتی ہے۔ اور اگر کوئی مریض اسے پڑھتا ہے۔ صحت یاب ہوجاتا ہے۔ اور اگر کسی میت کے پاس اسے کوئی پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر آسانی فرما دیتا ہے۔ ☆ طبرانی سے مروی ہے۔ کہ! جو یٰسٓ کے پڑھنے پر مداومت کرے گا۔ تو وہ شہید مرے گا۔ (ان شاءاللہ) ☆ حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورہ

یٰسین شریف غور سے سنی تو یہ اس کے لئے راہ خدا میں بیس دیناروں کے برابر ہوگی۔ اور جس نے سورہ یٰسین پڑھی یہ اس کے لئے بیس مقبول حجوں کے برابر ہوگی۔ اور جس نے اسے لکھا اور پی لیا اس کے پیٹ میں ایک ہزار نور، ایک ہزار رحمتیں اور ایک ہزار برکتیں داخل ہوگئیں اور اس کے دل سے ہر کھوٹ اور بیماری نکل گئی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) (**کنز العلوم**) ☆ حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **سورہ یٰسین** پڑھ، کیونکہ! سورہ یٰسین میں دس برکتیں ہیں (جو کہ مندرجہ ذیل ہیں) ☆ جو بھوکا اسے پڑھے گا۔ وہ سیر ہو جائے گا۔ ☆ جو پیاسا اسے پڑھے گا۔ وہ سیراب ہوگا۔ ☆ جو ننگا اسے پڑھے گا۔ وہ کپڑا پہنے گا۔ ☆ جو غیر شادی شدہ اسے پڑھے گا۔ اس کی شادی ہو جائے گی۔ ☆ جو خوفزدہ اسے پڑھے گا۔ وہ بے خوف ہو جائے گا۔ ☆ جو قیدی اسے پڑھے گا۔ وہ رہا ہو جائے گا۔ ☆ جو مسافر اسے پڑھے گا۔ اس کے سفر پر اس کی مدد کی جائے گی۔ ☆ جو مقروض اسے پڑھے گا۔ اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔ ☆ ایسا آدمی جس کی کوئی چیز کھوگئی ہو۔ وہ (جب سورہ یٰسین کو) پڑھے گا۔ تو اسے وہ (کھوئی ہوئی) چیز مل جائے گی۔ ☆ جو اسے (سورہ یٰسین کو) میت کے قریب پڑھے گا تو اس (سورہ یٰسین کے پڑھنے سے) سے (اس میت کے عذاب میں) تخفیف ہوگی۔ (**کنز العلوم**) ☆ جامع ترمذی شریف اور دارمی میں حضرت انس ؓ روایت ہے۔ فرمایا کہ! ہر شئے کا دل ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید کا دل سورہ یٰسٓ ہے۔ جس نے (سورہ) یٰسین پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کی قرآت پر دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ ☆ شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ ؓ روایت ہے۔ فرمایا کہ! جس نے ہر رات (سورہ) یٰسین پڑھی۔ اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ ☆ شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ ؓ روایت ہے۔ فرمایا کہ! جس نے رات کو یٰسین پڑھی۔ صبح کو بخشش شدہ اُٹھے گا۔ ☆

ابوداؤد، نسائی اور ابنِ حبان نے معقل بن یسار کی حدیث سے روایت کی ہے کہ (سورہ) یٰسین قرآنِ پاک کا قلب ہے کوئی شخص اُس کو اللہ تعالیٰ سے ثواب اور آخرت کی خوبی حاصل کرنے کا ارادہ کر کے نہ پڑھے گا مگر یہ کہ اُس کی مغفرت ہو جائے گی تُم اِس (سورہ یٰسین شریف) کو اپنے مُردوں پر پڑھو۔" ☆ ترمذی اور دارمی نے انس ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! "ہر ایک چیز کا ایک قلب ہوا کرتا ہے اور قرآنِ پاک کا قلب سورہ یٰسین ہے۔ (لہذا) جو شخص محض رضائے الٰہی کی طلب میں رات کے وقت سورہ یٰسین پڑھے گا۔ اُس کی مغفرت کردی جائے گی۔" ☆ طبرانی نے انس ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! "جو شخص ہر رات کو (محض رضائے الٰہی کی طلب میں) سورہ یٰسین کی قرأت پر مداومت کرے گا اور پھر وہ مرجائے۔ تو وہ شہید ہو کر مرے گا۔"

(بقول **البلوشی**) حق کو پانے اور اپنی عبادات (اذکار، مشاغل و مراقبات وغیرہا) میں لذت و تاثیر کے حصول کے لئے بہترین وقت تہجد کا ہے۔ اس وقت سورہ یسین سے قربِ الٰہی ضرور حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت قرآن کا دل سورہ یسین، رات کا دل (وقت تہجد) اور انسان کا دل، یہ تینوں (دل) مجتمع ہوتے ہیں۔

قضائے حوائج کے مجرب المجرب اعمال: (فضائلِ سورہ یٰسین شریف)

اگر کوئی شخص (مسلمان صحیح العقیدہ) بعد نمازِ عشاء دو رکعت بنیتِ قضائے حاجت سورہ یٰسین کو اکتالیس (41) مرتبہ اِس طرح سے پڑھے۔ کہ! ہر خاتمہ سورہ یٰسین شریف کے عقب پر تین مرتبہ یہ کہے۔ **یا من یقول للشئی کن فیکون. افعل بی کذا و کذا (حاجت کا نام) بحق سلٰم قف قولا من رب رحیم۝** چنانچہ مقصد و مطلب اِس سورہ مبارکہ کو اس ترتیب سے پڑھنے والے کا ضرور بالضرور پورا کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت سید محمد یوسف شریف اہندی افغانی ؒ فرماتے ہیں۔ سورہ یٰسین شریف کو اکتالیس مرتبہ پڑھنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔ (کیونکہ بعض علمائے کرام اور عوام الناس نے جب بھی سورہ یٰسین شریف کو **41** مرتبہ اپنی کسی جائز حاجت برآری کے لئے پڑھا ہے۔ اسے کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اور یہ طریقہ بھی لوگوں کا انتہائی مجرب المجرب طریقہ ہے۔ بہر حال) سورہ یٰسین کو کم وقت میں اور سرعتِ اجابت کے حوالے سے اُن کا اپنا ایک نہایت ہی مجرب طریقہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ (یاد رہے۔ کہ اِس طریقہ کو احقر (**عبدالرؤف البلوشی**) نے خود بھی آزمایا۔ اور چند احباب کو بھی بتایا۔ ہم سب نے بہت مجرب پایا)

سورہ یٰسین شریف کو فقط **11** مرتبہ ایسے پڑھنا ہے۔ کہ! پہلی مرتبہ مکمل سورہ یٰسین خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے پڑھیں۔ اس کے بعد اپنی حاجت برآری کے تصور و تخیل کے ساتھ **10** مرتبہ سورہ یٰسین شریف اس طرح سے پڑھے۔ کہ! پہلے نو مرتبہ تک سورہ یسین شریف میں آیتِ کریمہ (**سلٰم قف قولا من رب رحیم۝**) کی تکرار کو ہر مرتبہ میں **81** مرتبہ پڑھا جائے گا۔ مگر دسویں اور آخری مرتبہ میں اسی آیتِ کریمہ کو **89** مرتبہ پڑھا جائے گا۔ (یعنی کہ! سورہ یٰسین شریف کی کل تعداد **11** ہوگی۔ جبکہ آیتِ کریمہ کی کل تعداد **818** ہو جائے گی۔ انشاء اللہ) یہ واقعی بہت ہی مجرب طریقہ ہے۔ اگر چند ایام میں حاجت پوری نہ ہو۔ تو صاحب عمل ہذا کو چاہیئے۔ کہ! اپنے تئیں ذرا سا غور و فکر کرے۔ اُس نے لازماً کہیں کوئی غلطی یا کوتاہی کی ہوگی۔ **و ما توفیقی الا باللہ**۔

اسلام وہ نہیں شجر کہ جس نے پائی پانی سے غذا دیا خون صحابہ ؓ نے تو اس میں آئی بہار کی فضاء

سورہ یٰسین کے خصائص: حضرت قدرت اللہ شہاب ؒ اپنی کتاب "**شہاب نامہ**" کے آخری باب "**چھوٹا منہ بڑی بات**" میں رقم طراز ہیں۔ کہ! گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ یٰسین شریف اس طرح پڑھی جائے۔ کہ ہر مبین پر رک کر سورہ فاتحہ معہ تسمیہ سات مرتبہ پڑھی جائے۔ سورہ یٰسین شریف ختم کرنے کے بعد آخر میں بھی گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے۔ اس کے بعد اپنی حاجت برآری کی دعا مانگی جائے۔ یہ تلاوت اس وقت تک ہر روز جاری رکھی جائے۔ جب تک کہ دل میں اپنی حاجت کے بارے میں سکون یا اطمینان پیدا نہیں ہو جاتا۔ یوں بھی کسی خاص حاجت یا ضرورت کے بغیر ہر جمعتہ المبارک کو ایک مرتبہ ایسا کرنا باعثِ برکت ہے۔ اور زندگی میں سہولت اور تازگی کے عناصر بڑھاتا ہے۔

بندوں کے فہم و عقل کی ایک حد ہے وہ بھی ہیچ کرتا ہے خود وہ اپنی خدائی کا انتظام آپ

آیت الکرسی کے خصائصِ قدسیہ : (عمل از خزینۃ الاسرار جناب علامہ حقی نازلی)

جو شخص آیت الکرسی شریف کو اُس کے حروف کی تعداد (170) مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ تو دنیا کی ہر منزل، جس کو طلب کرے گا پالے گا۔ اور اگر رزق کے کشائش کے لئے پڑھے، یا قرض کے پورا کرنے کے لئے یا کسی غم کے دور کرنے کے لئے یا قید سے آزاد ہونے کے لئے یا ہلاکت و تکلیف سے بچنے کے لئے پڑھے۔ تو یہ سب مرادیں اُس کی پوری ہوں گی۔ (انشاء اللہ) لیکن اگر جلدی آیت الکرسی کی تاثیر کا ظاہر ہونا منظور ہو تو پانچوں فرض نمازوں کے بعد اور نصف شب میں بھی روبقبلہ بحالت وضو اِسی تعداد میں پڑھنے کا معمول بنالے۔ اور اگر حروف کی تعداد کے مطابق کسی بادشاہ یا حکمران کے سامنے پڑھے تو بادشاہ و حکمران اُس (آیت الکرسی کو 170 مرتبہ پڑھنے والا) کی بہت عزت و تکریم کرے گا۔ انشاء اللہ۔ ☆ آیت الکرسی شریف کے کچھ مزید فوائد یہ بھی ہیں۔ کہ! صاحب مجربات دیربیؒ فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ! آیت الکرسی کے ٹوٹل حروف ایک سو ستر (170) ہیں۔ اور اِس کے کُل کلمات (یعنی الفاظ) کی تعداد پچاس (50) ہے۔ اور اِس کے فصول سات ہیں۔ بعضوں نے کہا ہے۔ سترہ ہیں۔ ☆ چنانچہ جو کوئی (مسلمان شخص) اِس کو (یعنی آیت الکرسی کو) اول روز پڑھے۔ تو وہ شخص پورا دن شرِ شیطان و ایذائے انسان سے مکمل امان میں رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ اور جو شخص اول شب سے (یعنی بعد نماز مغرب) آیت الکرسی کو پڑھے گا۔ تو وہ بھی پوری رات شر شیطان وایذائے انسان سے مکمل امان میں رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ اور جو شخص نصف شب اُٹھ کر بطریقِ احسن وضو کر کے تنہائی میں آوازِ مردم سے دور ہو کر آیت الکرسی کو بعدد حوف (یعنی ایک سو ستر مرتبہ) تلاوت کرے گا۔ اور حق تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا۔ تو اُس کی حاجت برآئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ اور جو شخص آیت الکرسی کو رسولوںؑ، اصحابِ بدر اور اصحابِ طالوت کے شمار (یعنی 313 مرتبہ) کے مطابق تلاوت کر کے اِنہیں کے توسط و توسل سے دعا مانگے۔ اور حق تعالیٰ سے اپنی بابت دَرا ُمورِ دین و دُنیا کسی قسم کی کوئی حاجت طلب کرے گا۔ تو اُس کی حاجت (اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اذن سے) ضرور برآئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ ابن مردویہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ! ''جس وقت رسول اللہ ﷺ آیت الکرسی پڑھا کرتے تھے۔ تو ہنس کر فرماتے۔ کہ یہ آیت زیرِ عرش سے کنز الرحمان کا تحفہ ہے۔'' ☆ ابو عبید نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا۔ کہ! ''آیت الکرسی تمہارے نبی ﷺ کو زیرِ عرش کے ایک خزانہ سے عطا کی گئی ہے۔ اور تمہارے نبی ﷺ سے قبل یہ آیت کسی (نبیؑ) کو نہیں عطا کی گئی تھی۔'' ☆ حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اس منبر مبارک کی لکڑیوں پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اُسے (یعنی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والے کو) جنت میں داخل ہونے سے فقط موت ہی روکے ہوئے ہے۔ اور جس نے بستر پر لیٹے وقت آیت الکرسی پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کے اپنے گھر اور اردگرد کے گھر والوں پر امن عطا فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) ☆ حضرت ابی بن کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ مجید) کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا (کہ) اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ (یہی) دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ مجید) کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا (کہ) **اللہ لا الٰہ الا ھو . الحی القیوم** ۔۔۔ (یعنی آیت الکرسی) آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا، اے ابوالمنذر! تمھیں اِس بات کا علم مبارک ہو۔ (صحیح مسلم)

☆ حضرت علیؓ نے آنحضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ کہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ! آیت الکرسی اور سورہ فاتحہ اور سورہ آلِ عمران کی دو آیات (**شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو** ۔ اور **قل اللھم ما لک الملک** ۔۔) کو جب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمانے کا ارادہ کیا۔ تو یہ (سورہ اور آیتیں) عرش میں معلق ہوگئیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ کیا آپ ہم کو زمین پر اور گناہ گاروں پر نازل کئے دیتے ہیں۔ (تو) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ (مجھے) اپنی عزت وجلال کی قسم! میرے بندوں میں کوئی ایسا نہیں۔ کہ ہر نماز کے بعد تم کو پڑھا کرے۔ اور پھر بھی (میں) اُس کا ٹھکانہ جنت نہ بناؤں۔ اور حظیرۃ القدس میں اُس کو سکونت پذیر نہ کروں۔ اور ہر روز اس کی طرف نظر نہ کروں۔ اور ہر روز اُس کی ستر حاجتیں پوری نہ کر دیا کروں۔ کہ جن میں سے ادنیٰ درجہ مغفرت (کا) ہے۔ ☆ حدیثِ پاک میں آیا ہے۔ کہ! جو بے چینی کے وقت آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھے گا۔ (تو) اللہ تعالیٰ اُس کی فریاد رسی کرے گا۔ (ابنِ سنی)

آیت الکرسی کے خصائص: (امام ابوالعباس احمد بن علی البونی القرشیؒ)

آیت الکرسی کے حروف کی تعداد 170 پر جو مشتمل ہے) کو جو شخص اپنی تمام عمر میں فقط ایک مرتبہ آیت الکرسی کو ایک سو ستر مرتبہ پڑھے گا۔ تو کوئی شخص اُس کے دین و دنیا میں اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور وہ تمام ظالمین کے شر اور شیطانی وساوس سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص بتعدادِ مذکورہ کسی خالی مکان (یا کمرے) میں آیت الکرسی کو اِسی تعداد میں پڑھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی تمام حاجات کو پورا فرمائے گا۔ ایک سو ستر مرتبہ پڑھنے والی بات ایک مصدقہ و مجربہ امر ہے۔ جس میں کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور جو شخص اسی تعداد کے موافق پانچوں نمازوں میں فرائض یا سنن کے بعد پڑھنے کا معمول بنالے۔ تو وہ تمام لوگوں کے نزدیک محبوب ہوگا۔ بلکہ تمام علوی و سفلی روحانیات چند ہی ماہ میں اُس کے تابع فرمان ہو جائیں گیں۔ اور جو شخص وسعتِ رزق چاہے۔ تو وہ آیت الکرسی کو ایک سو ستر مرتبہ پڑھ کر اِن اسمائے الٰہیہ کو تین ہزار مرتبہ پڑھا کرے۔ اسماء یہ ہیں۔ **یا کافی . یا غنی . یا فتاح . یارزاق** ۔ تو کچھ ہی عرصے میں اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رزق کے وسیع دروازے کھول دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیز امام بونیؒ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آنحضرت رسالت مآب ﷺ کے اسمائے مقدسہ کی تعداد (200) کے مطابق آیت الکرسی پڑھے گا۔ اور آیت الکرسی کی اِس تعداد کی تکمیل کے بعد وہ شخص اپنے کسی دینی یا دنیاوی امر میں اللہ تعالیٰ سے اپنا کوئی مقصد و غایت طلب کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت ضرور پوری فرمائے گا۔ **سبحان اللہ** .

صاحب خزینۃ الاسرار جناب علامہ حقی نازلیؒ فرماتے ہیں کہ! جو شخص آیت الکرسی میں سے مستخرج پانچ اسمائے الٰہیہ (**یا اللہ . یا حی . یا قیوم . یا علی . یا عظیم**) کو تین سو تیرہ مرتبہ یا اِس سے زیادہ پڑھنے کا روزانہ معمول بنالے۔ تو یہ وظیفہ اُس کے لئے بمثل کبریت احمر اور اکسیرِ اعظم کے ہوگا۔ اور اِس عظیم وظیفہ کے سبب وہ ہر قسم کے تصرفات کا حامل ہوگا۔ کیونکہ اِن مخصوص اعداد (**313**) میں ایک ایسی خاصیت اور سرِ عظیم موجود ہے۔ جو اور عددوں میں نہیں پائی جاتی۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے جملہ انبیائے کرامؑ کی تعداد (کم وبیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اور اِن جملہ انبیائے کرامؑ میں رسولوںؑ کی تعداد تین سو تیرہ (**313**) ہے۔ اور یہی تعداد اصحاب بدرؓ اور اصحابِ طالوتؓ کی بتائی جاتی ہے۔

آیت الکرسی کے وہ خصائص: (جن کو امام محی الدین ابنِ عربیؒ نے بیان فرمایا ہے)

جو شخص آیت الکرسی کو اُس کے حروف کی تعداد (**170**) کے مطابق پڑھے گا۔ تو ایسا شخص سلاطین، وُزراء اور قضاء کے نزدیک نہایت معزز و مکرم و مرغوب و محبوب و معظم مانا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اُس پر ہر ہر حرف کے عوض نیکی و بھلائی کے دروازے کھول دے گا۔ اور ایسے شخص کو علم خزائن، علوم مکنونہ، علوم معالجہ اور علوم کشفیہ اُسے سکھلائے گا۔ اور اُس کے ظاہر و باطن کو علم و حکمت سے مالا مال کردے گا۔ علاوہ ازیں تمام مردوں و عورتوں اور جنات و شیاطین کو اُس کے تصرف میں کردے گا۔ اور جو شخص آیت الکرسی کو رات یا دن میں روزانہ چالیس ایام تک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ تو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔ جو لائق پرستش وعظمت و بزرگی والا ہے۔ ایسے شخص پر تمام عالم روحانی منکشف ہوگا۔ اور فرشتے اُس کی زیارت کو آئیں گے۔ اور اُس کی تمام مُرادیں پوری ہوں گی۔ اور جو شخص ہر روز ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی کو (ہمیشگی کے ساتھ) پڑھنے کا معمول بنالے۔ تو اُسے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسا شخص نان ونفقہ، مال و دولت اور دیگر ضرویات زندگی سے مستغنی و بے نیاز ہو جائے گا۔ کیونکہ اُس کی تمام حاجات دینی و دنیاوی از خود پوری ہوتی رہیں گی۔ یہ بات یاد رہے کہ حاجات برآری، علوم و اسرار کے انکشاف کے لئے آیت الکرسی کا ہمیشہ ہزار مرتبہ پڑھنا اِس قدر بے نظیر، عظیم الشان وظیفہ ہے جس کا کوئی ثانی وظیفہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ آیت الکرسی قرآنِ کریم کی اعظم ترین آیت ہے۔ نیز اِس میں عجائب وغرائب کے اسرار، علوم وانکشافات کے ساتھ ساتھ بحالتِ خواب و عالم بیداری میں آنحضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت ہونے کی سعادتِ عُظمیٰ بھی پوشیدہ راز ہے۔ یعنی زیارت النبی ﷺ اور زیاراتِ انبیائے کرامؑ بھی اِس وظیفۂ عظیمہ کی خصائص میں شامل ہے۔ بہر حال ایسے شخص کو کسی اور ریاضت و وظیفہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ ☆ حدیثِ پاک میں آیا ہے۔ کہ! جس کو یہ بات پسند ہو۔ کہ اس کا گھر خیر و برکت سے بھر جائے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ آیت الکرسی کو بکثرت پڑھا کرے۔ اور جو کوئی وضو کے بعد اسے پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے چالیس درجے بلند فرمائے گا۔ اور ہر حرف سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا۔ جو قیامت تک پڑھنے والے کے لئے دُعا کرتا رہے گا۔ (ان شاءاللہ) **سبحان اللہ و بحمدہ** ☆ حدیثِ پاک میں آیا ہے۔ کہ! جو کوئی اس (یعنی آیت الکرسی) کو سوتے وقت پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر صبح تک رحمت کے دروازے کھلے رکھے گا۔ اور اس کے بدن پر جتنے بال ہوں گے۔ ہر بال کے عوض اس کو نور کا ایک شہر ملے گا۔ اور اگر اسی شب اس کا انتقال ہو جائے۔ تو وہ (یعنی وہی شخص کہ جس نے پڑھتے وقت آیت الکرسی پڑھی ہوگی) شہید مرے گا۔ **سبحان اللہ و بحمدہ** ☆ حدیثِ پاک میں آیا ہے۔ کہ! جو کوئی اس (آیت الکرسی) کو غروبِ آفتاب کے وقت چالیس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے چالیس حج کا ثواب لکھے گا۔ ☆ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔ کہ! جو گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادے گا۔ جو سامنے سے، پیچھے سے، داہنے سے، بائیں سے، غرض یہ کہ چاروں اطراف سے اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اور واپسی سے قبل مرجائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر شہیدوں کا ثواب عنایت فرمائے گا۔ (ان شاءاللہ) ☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ کہ جو شخص گھر سے نکل کر آیت الکرسی پڑھے گا۔ (تو) اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجے گا۔ جو اس کے لئے دُعا اور استغفار کیا کریں گے۔ اور جب واپس آکر اپنے گھر میں داخل ہوگا۔ اور آیت الکرسی پڑھے گا۔ (تو) اللہ تعالیٰ اُس کی آنکھوں کے سامنے سے فقر کو دور فرمادے گا۔ (ان شاءاللہ) ☆ حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔ کہ! جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھا کرے۔ تو اُس کی روح قبض کرنے والا خود خدائے ذوالجلال والاکرام ہو۔ اور ایسا رتبہ پائے۔ گویا کہ انبیاءؑ کی ہمراہی میں یہاں تک لڑا۔ کہ شہید ہوگیا۔ ☆ حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔ کہ! جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھا کرے۔ اس کے لئے ساتوں آسمان شگاف یافتہ ہو جائیں گے۔ اور اُن کا شگاف ہرگز نہ جڑے گا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کی طرف نظر نہ کرلے۔ ☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ کہ! میں نے تمھارے نبی کریم ﷺ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا۔ اس کو سوائے موت کے دخولِ جنت سے کوئی شئے نہ روکے گی۔ (ان شاءاللہ) اور اگر اس کو سوتے وقت پڑھے گا۔ (تو) اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے پڑوسی کو اور اس کے پڑوسی کے پڑوسی کو اور (اُن) جملہ مکانات کو جو اس کے اردگرد ہوں گے۔ امن میں رکھے گا۔ (ان شاءاللہ) ☆ حضرت سلمان فارسیؓ، آنحضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جو آیت الکرسی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر سکرات الموت کو آسان فرمادے گا۔ اور فرشتوں کا گزر جب کبھی (کسی) ایسے مکان پر ہوتا ہے۔ جس میں آیت الکرسی ہو۔ تو وہ تالی بجاتے ہیں۔ اور جب کبھی ایسے مکان پر ہوتا ہے۔ جس میں "قل ہو اللہ احد۔۔۔" ہو تو سجدہ کرتے ہیں۔ اور جب کبھی ایسے مکان پر ہوتا ہے۔ جس میں سورہ حشر کی آخری آیتیں ہوں۔ تو گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے ہیں۔ ☆ حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔ کہ! جس گھر میں شیطان ہو۔ اور (اُس شیطان سکونت گھر میں) آیت الکرسی پڑھی جائے۔ تو وہاں سے شیطان نکل جاتا ہے۔ ☆ حدیثِ پاک میں آیا ہے۔ کہ! حضرت جبرائیلؑ نے حضرت رسالت مآب ﷺ کو خبر دی۔ کہ اے محمد ﷺ! ایک سرکش جن آپ ﷺ سے مکر و دغا کرنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ آیت

الکرسی پڑھ کراُس ے بھگا دیجئے۔ ☆ حدیثِ پاک میں ہے۔ جواس کو (یعنی آیت الکرسی کو) ایک مرتبہ پڑھتا ہے۔اس کا نام اشقیاء کے دفتر سے مٹا دیا جاتا ہے۔اور جو دومرتبہ پڑھتا ہے۔اس کا نام نیک بختوں کے دفتر میں لکھ دیا جاتا ہے۔اور جوتین مرتبہ اس کو پڑھتا ہے۔تو فرشتے اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور جواس کو چار مرتبہ پڑھتا ہے۔تو انبیائے کرامؑ اس کی شفاعت کرتے ہیں۔اور جو پانچ مرتبہ اس کو پڑھتا ہے۔اس کا اسرار کے دفتر میں نام درج کر دیا جاتا ہے۔اور جواس کو چھ مرتبہ پڑھتا ہے۔اس کے لئے سمندر کی مچھلیاں استغفار کرتی ہیں۔اور (آیت الکرسی کے پڑھنے والا) شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔اور جوکوئی اس کو سات مرتبہ پڑھتا ہے۔جہنم کے ساتوں دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں۔اور جواس کو آٹھ مرتبہ پڑھتا ہے۔تواس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔اور جواس کونو مرتبہ پڑھتا ہے۔تو دنیا وآخرت کی فکر سے آزاد ہو جاتا ہے۔اور جودس مرتبہ پڑھتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ کی اس پر نظر ہو جاتی ہے۔اور پھر وہ اس کو (یعنی آیت الکرسی پڑھنے والے کو) کبھی عذاب نہ دے گا۔(ان شاءاللہ)

فضیلت سورہ قرآنیہ :

☆ جامع ترمذی میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ! حبیب العالمین ﷺ نے فرمایا۔جوکسی رات میں **سورہ دُخان** پڑھے گا۔توصبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔(انشاءاللہ) ☆ جامع ترمذی میں آیا ہے۔کہ! حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ! رسولِ معظم ﷺ نے فرمایا۔کہ! بے شک قرآنِ مجید میں تیس آیتوں پرمشتمل ایک سورہ ایسی ہے۔جواپنے قاری کے لئے شفاعت کرتی رہے گی۔یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔(اسی لئے یہ قدیم رواج ہے۔کہ لوگ رات کوسونے سے پہلے **سورہ ملک** لازمی پڑھ کرہی سوتے ہیں) ☆ جامع ترمذی میں آیا ہے۔کہ! حضرت انسؓ سے روایت ہے۔کہ! نبی مکرم ﷺ نے ایک صحابیؓ سے فرمایا۔کہ! اے فلاں! کیاتم نے شادی کرلی ہے؟ تواس نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کی قسم! نہیں۔(کیونکہ) میرے پاس شادی کرنے کے لئے کچھ نہیں۔فرمایا۔کیاتمھیں'' **قل ھو اللہ احد** ---''یادنہیں۔اس نے عرض کیا۔کیوں نہیں۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایا۔یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ پھرفرمایا۔ کیاتمھیں'' **اذا جاء نصر اللہ والفتح** ---''یادنہیں۔اس نے عرض کیا۔کیوں نہیں۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایا۔یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔پھرفرمایا۔ پھردریافت فرمایا۔ کیاتمھیں''**قل یا یھا الکفرون** ---''یادنہیں۔اس نے عرض کیا۔کیوں نہیں۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایا۔یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔پھرفرمایا۔پھردریافت فرمایا۔ کیاتمھیں''**اذا زلزلت الارض** ---''یادنہیں۔اس نے عرض کیا۔کیوں نہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔پھرفرمایا۔ پھردومرتبہ ارشادفرمایا۔شادی کرلو۔ ☆ جامع ترمذی میں ہے۔کہ! حضرت سیدنا ابنِ عباسؓ سے روایت ہے۔کہ! نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔کہ! **اذا زلزلت الارض** ---''نصف قرآن کے برابر ہے۔**قل ھو اللہ احد** ---''تہائی قرآن کے برابر ہے۔اور **قل یا یھا الکفرون** ---''چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ ☆ نمیں ابنِ مسعودؓ روایت ہے۔کہ! جس نے رات کے پہرسورہ بقرہ کی آخری دوآیات پڑھیں۔یہ اس کے لئے کافی ہوجائیں گیں۔(انشاءاللہ) ☆ صحیح مسلم میں ابی امامہؓ روایت ہے۔کہ! قرآن پڑھو۔کیونکہ یہ روزِ قیامت اپنے اصحاب کے لئے شفاعت گاربن کرآئے گا۔دوروشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اورسورہ آلِ عمران پڑھو۔کیونکہ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی۔یا صف درصف پرندوں کے غول کی مانند آئیں گی۔اوراپنے پڑھنے والوں کی حمایت میں جھگڑا کریں گی۔سورہ بقرہ پڑھو۔کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اورترک کرنا باعثِ حسرت وندامت ہے۔باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔ **سبحان اللہ و بحمدہ .** ☆ صحیح مسلم میں آیا ہے۔کہ! حضرت سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے۔کہ! نبی مکرم ﷺ نے ارشادفرمایا۔کیاتم جانتے ہوکہ گذشتہ رات کچھ ایسی آیتیں نازل ہوئیں۔جن کی مثل کوئی آیت نہیں۔وہ **قل اعوذ برب الفلق** -- اور **قل اعوذ برب الناس** --- ہیں۔ ☆ سنن ابوداؤد ونسائی،جامع ترمذی اوراحمد نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ آنحضور نبی مکرم ﷺ ہرشب کوسونے سے قبل **سورۃ المسبحات** (**سبح** سے شروع ہونے والی سورتیں۔جوکہ چار ہیں۔سورہ حدید،سورہ حشر،سورہ الصّف اورسورہ اَعلیٰ) کی قرأت فرمایا کرتے تھے اورکہتے تھے کہ اِن سورتوں میں ایک آیت ایسی ہے جوایک ہزار (1000) آیات سے بہتر ہے۔'' ☆ صحیحین (بخاری ومسلم)،سنن نسائی اورمستدرک للحاکم میں حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ نے مخلوق کوتخلیق کرنے سے دوہزار برس قبل ایک کتاب لکھی۔جوعرش کے پاس ہے۔اسی سے دوآیات نازل کیں۔جن پرسورہ بقرہ کا اختتام فرمایا۔یہ دوآیات کسی گھر میں نہیں پڑھی جاتیں۔مگر شیطان تین رات تک اس گھر کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔ ☆ صحیحین (بخاری ومسلم) اورسنن ابنِ ماجہ میں حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے۔کہ! جس نے رات کے (پہلے) پہرسورہ بقرہ کی آخری دوآیات پڑھیں۔یہ اس کے لئے (پوری رات کے لئے) کافی ہوجائیں گی۔(انشاءاللہ العظیم) ☆ جامع ترمذی شریف میں ابوہریرہؓ روایت ہے۔کہ! ہرچیز کی کوہان بلند ہوتی ہے۔اور قرآنِ حکیم کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔جوآیاتِ قرآنیہ کا سردار ہے۔وہ آیتُ الکرسی ہے۔ ☆ جامع ترمذی شریف میں حضرت عمرؓ روایت ہے۔(حضور ﷺ) فرمایاکہ! مجھ پردس ایسی آیات نازل ہوئیں۔جس نے اِن پرعمل کیا۔(وہ) جنت میں داخل ہوجائے گا۔شروع آیت'' **قد افلح** ---سے دس آیات تک (**اولئک ھم الوٰرثون** -تک) ☆ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں۔اگرتمھارے قلوب پاک ہوں جائیں۔تواللہ تعالیٰ کے کلام سے تم (کبھی بھی) سیرنہ ہو۔(**کنز العلوم فی سنن الاقوال والافعال**) ☆ سعید بن منصور اوربیھقی وغیرہ نے ابی سعید خدریؓ کی حدیث نبوی

ﷺ سے روایت کی ہے کہ فاتحۃُ الکتاب سم (زہر) سے شفاء ہے۔ ☆ حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے زیادہ بہتر، زیادہ نیک اور زیادہ ممتاز وہ ہے جس نے قرآنِ کریم سیکھا اور (دوسروں کو) سکھایا۔ **(کنزالعلوم)** ☆ حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین وانصار سے فرمایا تم پر قرآنِ کریم لازم ہے اسے پیشوا اور رہبر بناؤ کیونکہ رب العالمین کا وہ کلام ہے جو اسی سے نکلا ہے اور دوبارہ اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔ **(کنزالعلوم)** ☆ حضرت ابوسعید رافع بن معلی ؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآنِ کریم کی عظیم سورت نہ سکھا دوں؟ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے لیا پھر جب ہم مسجد سے نکلنے لگے، میں نے عرض کی کہ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ آپ ﷺ مجھے قرآنِ کریم کی عظیم سورت سکھائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (وہ سورہ) **الحمد للہ رب العالمین** ۔۔۔سبع مثانی ہے اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا۔ (صحیح بخاری)

☆ حضرت عثمان بن عفان ؓ کی حدیث سے روایت ہے کہ! ''جو شخص کسی رات میں سورہ آلِ عمران کا آخر پڑھے گا اُس کے حق میں تمام رات قیام کرنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔'' ☆ حاکم نے ابنِ مسعود ؓ سے موقوفاً حدیث روایت کی ہے کہ! ''**حوامیم قرآن** کی دیباج (دیباج یعنی ایک بیش بہا نہایت اعلیٰ درجے کا انتہائی قیمتی ریشمی لباس) ہیں۔'' ☆ ترمذی وغیرہ نے ابو ہریرہ ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! جس شخص ت میں **سورہ دُخان** پڑھی وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ اُس کے واسطے ستر ہزار (**70000**) فرشتے استغفار کرتے ہوں گے۔''

☆ بیہقی ؒ نے حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ! ''ہر شئے کی ایک عروس ہوا کرتی ہے۔ اور اور قرآنِ پاک کی عروس **سورہ رحمٰن** ہے۔'' ☆ ابن کثیر ؒ اپنی تفسیر میں اِس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث نبوی ﷺ میں جس آیات کی بابت فضیلت بیان ہوئی ہے وہ دراصل سورہ حشر کی آخری آیات **(لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ ۔۔۔۔۔** آخر تک) ہیں۔ ☆ ابن السنی ؒ نے حضرت انس ؓ سے روایت کی ہے کہ! ''نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ہدایت فرمائی کہ جب تو اپنی خواب گاہ میں آیا کرے تو سورہ حشر پڑھ لیا کر۔ اور فرمایا کہ اگر تو اِس اثناء میں مَر جائے گا تو شہید مرے گا۔'' ☆ حضرت امام ترمذی ؒ نے یسار بن معقل ؓ کی ایک حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ **اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم** پڑھ کر ایک مرتبہ سورہ حشر کی آخری آیات **(ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو** ۔۔۔آخر تک) ایک مرتبہ صبح پڑھے۔ تو شام تک ستر ہزار (**70000**) فرشتے اُس کے لئے استغفار کریں۔ اور اس دن مرے تو شہید ہو۔ اور شام کو پڑھے تو صبح تک یہی حکم ہے۔'' ☆ ایک حدیث میں ہے کہ! ''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ **اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم** پڑھ کر ایک مرتبہ سورہ حشر کی آخری آیات **(ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو** ۔۔۔۔ آخر تک) ایک مرتبہ صبح پڑھے۔ تو خداوند کریم اِس پر ستر ہزار (**70000**) فرشتے مقرر کر دے گا۔ کہ وہ شام ہونے تک اُس شخص کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔ اور اس دن مرے تو تو شہید ہو۔ اور شام کو پڑھے۔ تو وہ بھی بمنزلہ اُسی شخص کے ہوگا۔ جس طرح صبح پڑھنے والے کی فضیلت ۔۔۔'' ☆ فن حدیث کے آئمہ اربعہ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے! ''کہ منجملہ قرآن پاک کے ایک سورہ اکتیس (31) آیات کی ہے اپس نے ایک مرد کی یہاں تک شفاعت کی کہ وہ بخش دیا گیا۔'' (وہ سورہ **سورہ مُلک** ہے) ☆ ترمذی نے ابن عباس ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''یہی سورہ (**مُلک**) مانعہ و منجیہ ہے۔ جو عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔ ☆ ترمذی نے حضرت انس ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''**اذا جاء نصراللہ والفتح** ربع قرآن ہے۔'' ☆ احمد اور حاکم نے نوفل بن معاویہ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''**قل یا ایھا الکٰفرون** ۔۔۔ کو پڑھ اور پھر اس کے خاتمے پر سو جا کہ بے شک وہ شرک سے برأت ہے۔'' ☆ ابو یعلیٰ نے حضرت ابنِ عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ! ''کیا میں تم کو (ایک ایسا عظیم الشان) کلمہ نہ بتاؤں؟ جو کہ تمھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے نجات دلاتا ہے تم اپنے سونے کے وقت **قل یا ایھا الکٰفرون** ۔۔۔ پڑھا کرو۔'' ☆ حضرت انس ؓ، حضرت نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں سے فرمایا۔ کہ (کیا) تم نے نکاح کر لیا۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ نہیں۔ اے نبی اللہ ﷺ! میرے پاس اتنا مال نہیں کہ میں نکاح کر سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ تمھیں ''**قل ھو اللہ احد** ۔۔۔'' بھی یاد نہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں یاد تو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا ''**قل یا ایھا الکٰفرون** ۔۔۔'' یاد نہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ نکاح کر لے۔ نکاح کر لے۔ آپ ﷺ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔ (ترمذی شریف) ☆ حضرت ابنِ عباس ؓ کی روایت میں ہے۔ کہ! ''**اذا زلزلت الارض** ۔۔۔'' نصف قرآن کے برابر ہے۔ ☆ حاکم نے نے ابی سعید ؓ کی حدیث سے روایت کی ہے کہ! ''جس شخص نے روزِ جمعہ کو سورہ کہف پڑھی اُس کو اِس قدر نور عطا کیا جائے گا جو جمعہ اور اُس کے بعد آنے والے جمعہ کے مابین امانہ کو تاباں رکھے گی۔'' ☆ ابو عبیدہ نے موقوفاً حضرت ابنِ عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ! ''ہر ایک شئے کا لب لباب ہوا کرتا ہے اور قرآنِ مجید کا لب لباب حوامیم (وہ تمام سورتیں جو **حٰمٓ** سے شروع ہوتی ہیں) ہیں۔'' ☆ صحیح مسلم شریف میں آیا ہے۔ کہ! حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے۔ کہ! آنحضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیات کو پڑھے۔ وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ ☆ جامع ترمذی شریف میں آیا ہے۔ کہ! حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے۔ کہ! آنحضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! جو شخص سورہ کہف کی

ابتدائی تین آیات کو یاد کرے۔ وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ ☆ حضرت ابو درداءؓ حضور نبی مکرم ﷺ کا فرمانِ عالیشان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص سورہ کہف شریف کی ابتدائی دس۔ 10۔ آیات کو (زبانی) یاد کرلے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (انشاء اللہ) صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم۔ سنن ابوداؤد و نسائی۔ ☆ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ کہ جو شخص سورہ کہف شریف کی آخری دس۔ 10۔ آیات کو (زبانی) یاد کرلے گا۔ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (انشاء اللہ) صحیح مسلم۔ ☆ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسی سورت نہ بتاؤں؟ (کہ) جس کی عظمت نے زمین و آسمان کے مابین تمام خلاء کو بھرلیا ہے اور ستر ہزار فرشتے اِس (سورہ) کی مشایعت میں آئے ہیں۔ یہ **سورۃ الکھف** ہے۔'' ☆ حضرت سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے۔ کہ! **سورہ انعام** جس مریض پر بھی پڑھی گئی۔ اسے اللہ تعالیٰ نے شفاء عطا فرمائی۔ (بیہقی شریف فی شعب الایمان) ☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسا آدمی اُٹھایا جائے گا (یعنی زندہ کیا جائے گا) کہ جس نے گناہوں میں کوئی چیز نہیں چھوڑی ہوگی (یعنی اس نے ہر قسم کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں کو کثرت سے کیا ہوگا) مگر یہ کہ اس پر سوار ہوا ہوگا ہاں مگر یہ ہے کہ! وہ اللہ تعالیٰ کی یکتائی کا اقرار کیا کرتا تھا (یعنی کہ وہ مسلمان تھا) اور قرآنِ کریم سے فقط ایک ہی سورت پڑھا کرتا تھا تو اسے دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم دیا جائے گا تب اس کے پیٹ سے شہابِ ثاقب کی مانند کوئی چیز اُڑے گی تو وہ (چیز) عرض کرے گی۔ اے اللہ تعالیٰ! میں اس میں سے ہوں جو آپ نے اپنے (آخری رسول) سید المرسلین ﷺ پر اُتارا، اور تیرا یہ بندہ اسے پڑھا کرتا تھا چنانچہ وہ (چیز) اُس آدمی کے لئے (اُس وقت تک) سفارش کرتی رہے گی حتیٰ کہ اُسے جنت میں لے جائے گی اور وہ نجات دلانے والی ہے یعنی سورہ **تبارک الذی بیدہ الملک** ۔۔ (سورہ مُلک شریف)، (کنزالعلوم) ☆ حضرت ابنِ مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی وفات پا گیا تو عذاب (یعنی عذابِ قبر) اس کی قبر کے دونوں پہلوؤں کی طرف سے آیا تو قرآنِ کریم کی ایک سورہ اس آدمی (سورہ کے پڑھنے والے) کی طرف سے جھگڑنے لگی یہاں تک کہ اس نے اس عذاب کو روک دیا۔ میں نے اور مسروق نے دیکھا تو وہ سورت **تبارک الذی بیدہ الملک** ۔۔۔ (سورہ مُلک شریف) تھی۔ ☆ اسی طرح کی ایک اور روایت بھی ابنِ مسعودؓ سے ہے کہ سورہ **تبارک الذی بیدہ الملک** ۔۔۔ (سورہ مُلک شریف) اپنے ساتھی کی طرف سے (یہاں تک) جھگڑی۔ حتیٰ کہ اسے جنت میں لے گئی۔ (کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال) ☆ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ! حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ! میری خواہش ہے کہ یہ سورت ہر مومن کو (زبانی) یاد ہو۔ **تبارک الذی بیدہ الملک** ۔۔۔ (آخر تک) **مستدرک علی الصحیحین** ۔ ☆ حاکم نے حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایک رات میں ایک ہزار **1000** ۔ آیات پڑھیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اُس کے چہرے پر مسکراہٹ ہوگی عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! (ہر رات کو) ایک ہزار **1000** ۔ آیات پڑھنے کی بھلا کون رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے پڑھا۔ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر** ۔۔۔ آخر تک۔ پھر (آنحضور ﷺ نے) فرمایا قسم ہے اس ذات کی۔ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہ (سورہ تکاثر معہ تسمیہ) ایک ہزار **1000** ۔ آیات کے برابر ہے (کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال) ☆ حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں۔ جس نے (ہر روز) نماز فجر کے بعد دس مرتبہ **سورہ اخلاص** پڑھی۔ تو اس دن اس سے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا۔ اگر چہ شیطان زور لگالے۔ (کنزالعلوم فی سنن الاقوال والافعال) ☆ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی مکرم ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا! اے عقبہ بن عامرؓ! جو تجھ سے ناطہ توڑے تُو اُس سے ناطہ جوڑ، جو تجھے محروم رکھے تُو اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تُو اُسے معاف کر۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا، اے عقبہ بن عامرؓ! کیا میں تمھیں ایسی سورتیں نہ سکھاؤں کہ اِن (سورتوں) جیسی نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تورات میں، نہ ہی زبور میں، نہ ہی انجیل میں اور نہ قرآنِ کریم میں نازل فرمائیں؟ اِن (یعنی رسول اللہ ﷺ) پر کوئی رات ایسی نہیں آتی۔ کہ جس میں، مَیں اِنہیں (یعنی اِن سورتوں کو) نہ پڑھوں۔ وہ سورتیں یہ ہیں۔ سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ والناس۔ چنانچہ مجھ (عقبہ بن عامرؓ) پر بھی ایسی کوئی رات نہیں آئی جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے اِن کا حکم دیا ہے کہ جس میں، مَیں نے اِنہیں (یعنی اِن تین سورتوں کو) نہ پڑھا ہو۔ اور میرے لئے یہ حق ہے کہ میں اِنہیں نہ چھوڑوں جبکہ رسولِ معظم ﷺ نے مجھے اِن (کے پڑھنے) کا حکم دیا ہے۔ (کنزالعلوم) ☆ حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا اس کے پاس ایک گھوڑا کھڑا تھا جو دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس شخص کو بادل نے ڈھانپ لیا جو اس کے قریب آتا گیا اور گھومنے لگا۔ اس کے گھوڑے نے بدکنا شروع کردیا صبح وہ شخص نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ (سورہ کہف مبارکہ) سکینت تھی جو قرآنِ مجید کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) ☆ عبدالرحمٰن بن یزیدؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میری ملاقات حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ آپؓ کے حوالے سے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کے بارے میں ایک حدیث نبوی ﷺ مجھ تک پہنچی ہے، تو اُنہوں نے فرمایا، ہاں! اللہ تعالیٰ کے رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیات **(آمن الرسول بما انزل الیہ** ۔۔۔ **علی القوم الکٰفرین ○)** پڑھ لے گا وہ دونوں آیات اِس کے لئے کافی ہوں گی۔ صحیح مسلم، صحیح بخاری، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، سنن ابن ماجہ و ابوداؤد و دیگر کئی کتب احادیث نبویہ ﷺ ۔۔۔ ☆ حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیلؑ، نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اسی دوران حضرت جبرائیل امینؑ نے اوپر کی جانب سے ایک آواز سنی۔ اُنہوں نے اپنا سر اُٹھایا اور عرض کی آسمان کا یہ دروازہ جسے آج کھولا گیا ہے آج سے پہلے کبھی (بھی) نہیں کھولا گیا پھر اس میں سے ایک فرشتہ اُترا تو حضرت

جبرائیل امینؑ نے عرض کی یہ جوفرشتہ زمین پر اُترا ہے آج سے پہلے کبھی بھی نہیں اُترا۔ (اُس آسمانی) فرشتے نے آکر (بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوکر) سلام کیا اورعرض گزارہوا آپ ﷺ کودوایسےنوروں کی خوشخبری ہوجوآپ ﷺ سے پہلے کسی نبیؑ کوعطانہیں کیئے گئے۔ایک سورہ فاتحہ شریف اوردوسرا سورہ بقرہ کی آخری آیات (**آمن الرسول بما انزل الیه ۔۔۔ علی القوم الکٰفرین**o) آپ ﷺ اِس کا جوبھی حرف پڑھیں گے۔آپ ﷺ کواس کا مصداق عطا کردیا جائے گا۔(انشاءاللہ) صحیح مسلم،صحیح ابن حبان،مستدرک حاکم۔☆ حضرت ابو درداءؓ حضور نبی مکرم ﷺ کا فرمانِ عالیشان نقل کرتے ہیں ، کیا کوئی شخص روزانہ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کی،(اِتنی زیادہ) تلاوت کیسے کی جاسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا **قل ھو اللہ احد ۔۔۔**(یعنی سورہ اخلاص) تہائی قرآن شریف کے برابر ہے۔صحیح مسلم،مستدرک حاکم،سنن نسائی وابن ماجہ،جامع ترمذی وغیرہ۔۔ ☆ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ! حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ! **سورہ زلزال** (کا ثواب) آدھے قرآن کے برابر ہےاورسورہ کافرون (کا ثواب) چوتھائی قرآن کے برابر ہےاورسورہ اخلاص (کا ثواب) تہائی قرآنِ مجید کے برابر ہے۔**مستدرك علی الصحیحین**۔ ☆ حضرت ابنِ عمرؓ سے مروی حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ! **سورہ کافرون** کا ثواب چوتھائی قرآنِ پاک کے برابر ہے،صحیح ہے۔جامع ترمذی شریف، **مستدرك**۔ ☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ! اورتم قرآنِ پاک کواپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔ **مستدرك**۔ ☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ! حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ! تُم اپنے گھروں کومقابر نہ بناؤ ، بےشک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہےجس میں **سورہ بقرہ** (روزانہ) پڑھی جاتی ہے۔صحیح مسلم شریف۔ ☆ صاحب ''**الابریز**'' فرماتے ہیں۔کہ! جوشخص وقتِ قبولیت کو پانا چاہے۔تو اُسے چاہیئے۔کہ وہ شخص سوتے وقت (بحالتِ وضو) سورہ کہف شریف کی آخری آیات (طاق مرتبہ) پڑھ کرپاک وصاف بستر پرسوجائے۔وہ آیات یہ ہیں۔ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**o **اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۔۔۔ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖۤ اَحَدًا** o پھرصاحب عمل ہذا یہ دُعا کرے۔کہ! یااللہ تعالیٰ (رات کےجس وقت) ساعتِ قبولیت ہو مجھے اپنے خصوصی فضل وکرم سے بیدارفرمادے۔یہ شیخ عبدالرحمٰن ثعالبیؒ کا بیان ہے۔کہ! ہم نے بارہااس (عمل) کوآزمایا۔اوراس کواوروں نے بھی تجربہ کیا۔حتیٰ کہ اکثرایسا ہوا۔کہ متعدداشخاص نے یہ آیات پڑھ کر (ساعتِ قبولیت کے وقت) جاگنے کی دعا مانگی۔اورکسی ایک کودوسرے کی نیت کا بھی علم نہیں تھا۔مگرجب بیدارہوئے توایک ہی وقت میں۔☆ تصوف کی مشہورومعروف کتاب ہشت بہشت کے حصہ انیس الارواح میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے اپنے خلیفہ خاص حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ سے فرمایا۔کہ پیغمبرخدا ﷺ کی ایک حدیث ہے۔کہ جوشخص سوتے وقت سورہ فاتحہ اورسورہ اخلاص پڑھتا ہے۔وہ قیامت کے دن امینوں سے ہوگا۔اورپیغمبروں کے بعدسب سے پہلے بہشت میں داخل ہوگا۔اوربہشت میں جاتے وقت حضرت عیسٰیؑ کے نزدیک ہوں گے۔(انشاءاللہ) (ازکتاب ہشت بہشت) ☆ جوشخص سوتے وقت ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اورتین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا ہے۔وہ گناہوں سےایسا پاک ہوجاتا ہےگویا کہ ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہو۔ ☆ کتاب ہشت بہشت میں آیا ہے۔کہ! ''حدیقہ'' میں لکھا ہے کہ میں نے دیکھا ہے۔کہ حضرت ابوہریرہؓ اورحضرت ابنِ عمرؓ نے فرمایاکہ جوشخص سوتے وقت ''**قل یا یھا الکٰفرون** ۔آخرتک'' پڑھے گا۔ ایک ہزار۔**1000**۔آدمی بہشت میں اُس کی گواہی دیں گے۔ ☆ کتاب ہشت بہشت میں آیا ہے۔کہ! حضرت خواجہ قطبؒ نے فرمایا۔کہ میں شیخ معین الدین حسن سنجریؒ کی زبانی سُنا۔جنہوں نے اپنے پیرومرشد خواجہ عُثمان ہارونیؒ کو یہ فرماتے سُنا۔کہ ابویوسف چشتیؒ کوقُرآنِ پاک حفظ نہ تھا۔ایک رات آپؒ اسی متردد حالت میں سوگئے۔خواب میں نہوں نے اپنے پیرومرشد کو دیکھا۔انہوں نے فرمایا۔آپؒ اِتنامُتردد کیوں ہیں ؟ انہوں نے عرض کی۔کہ قرآنِ حکیم یادکرنے کے لئے۔آپؒ کے پیرومرشد نے فرمایا۔کہ! آپؒ ہرروز **1000** ہزارمرتبہ سورہ اخلاص اِس نیت سے پڑھا کرو۔کہ مجھے قرآنِ پاک (جلد) حفظ ہوجائے۔انشاءاللہ تعالیٰ ، اللہ تعالیٰ تیرے نصیب کرے گا۔اوراگرکوئی اوربھی پڑھے گا تو اسے بھی نصیب ہوگا۔جب میں جاگا تو ہرروز حسبُ الہدایت سورہ اخلاص پڑھا کرتا تھا۔تھوڑے ہی دنوں میں اللہ عزوجل کے خصوصی فضل وکرم سے مجھے (پورا) قرآن شریف حفظ ہوگیا۔آخری عمر میں یہاں تک کہ کمال حاصل کیا کہ ہرروز پانچ ختم کلام اللہ شریف کے کیا کرتا۔پھرکسی دوسرے کام میں مشغول ہوتا۔

کسی بھت بڑی اور عظیم غلطی کا ازاله : کتاب ارژنگِ فقیر کے صفحہ نمبر 60 پرحضرت سیدسرفرازاحمدشاہ صاحب فرماتے ہیں۔کہ! انسان غلطیاں اورکوتاہیاں کرتا ہے۔اوراُن کی وجہ سے خسارے میں چلا جاتا ہے۔''**سورہ تغابن**''(رات کوسونے سےقبل) پڑھنے سے انسان کی وہ غلطیاں،خطائیں اورکوتاہیاں معاف ہوجاتی ہیں۔اس سورہ کی تلاوت کے اثرات بہت آہستہ آہستہ سامنے آئیں گے۔

فضائل و فوائد و خواص آیاتِ تورات و انجیل:

حضرت موسٰی کلیم اللہؑ کوایک ایسی آیت عطا کی گئی۔جوکہ آنحضور نبی کریم ﷺ کوعطانہیں ہوئی۔وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تُوۡلِجِ الشَّیۡطَانَ فِیۡ قُلُوۡبِنَا وَخَلِّصۡنَا مِنۡہُ مِنۡ اَجَلِ اَنَّ لَکَ الۡمَلَکُوۡتَ وَالۡاَیۡدَ وَالسُّلۡطَانَ وَالۡمُلۡکَ وَالۡحَمۡدَ وَالۡاَرۡضَ وَالسَّمَآءَ وَالدَّھۡرَ وَالدَّاھِرَ اَبَدًا اَبَدًا o اٰمِیۡن. اٰمِیۡن.

☆ حاکم نے ابی میسرہ سے روایت کی ہے۔کہ مندرجہ ذیل آیت (**یسبح للہ ۔۔۔الحکیم**) تورات میں سات سوآیات کے برابرمرتبہ رکھتی ہے۔

یسبح للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیمo (سورہ جمعہ۔آیت نمبر1)

ختــوم سو رہ ھا ئے قرآنیہ مع فضا ئل و فوا ئد و خواص : ملفوظاتِ حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکرا جودھنیؒ (بنامِ اسرارالاولیاء) کے مرتب حضرت شیخ بدرالدین اسحاقؒ اورفوائد وفضائل حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ فرماتے ہیں۔کہ اے درویش!

☆ جو کوئی سورہ فاتحہ (ام الکتاب، سبع مثانی) کو بیماری کی شفاء یابی کے لئے یا کسی بھی اہم کام (یعنی حاجت روائی) کے لئے اکتالیس مرتبہ تعوذ وتسمیہ کے ساتھ اس طرح کہ تسمیہ کے اسم ''رحیم'' کی میم کو ''الحمد'' کے ''ال'' میں ملا کر پڑھے۔(یعنی **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔۔۔**) اور مریض پر دَم کرے۔فوراً شفاء پائے۔کیونکہ! سورہ فاتحہ شریفہ کاختم اکتالیس مرتبہ ہی ہے۔اور حدیث شریف میں آیا ہے۔کہ! **الفا تحۃ شفاء لکل داء**۔ یعنی کہ! سورہ فاتحہ شریفہ ہر مرض کی دواء ہے۔ ☆ پھر فرمایا کہ! سورہ بقرہ کا ختم ہر روز ایک مرتبہ پڑھنا ہے۔ جوشخص صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان تین ایام تک سورہ بقرہ کسی بھی نیت سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی نیت (مُراد) پوری ہوگی۔پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ (میرے پیرومرشد) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشیؒ کو رب ذوالجلال سے کچھ حاجت تھی۔اس سورہ کا پڑھنا اختیار کیا ابھی ایک روز بھی پورے طور سے پڑھنے نہ پائے تھے کہ (اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور سورہ بقرہ کی برکت سے) حاجت پوری ہوگئی۔ ☆ پھر فرمایا کہ دینی و دنیاوی حاجتوں کے لئے ہرروز دومرتبہ سورہ آلِ عمران پڑھنی چاہیئے۔(اسرارالاولیاء میں ہے۔کہ! سورہ آلِ عمران کاختم دن میں دس مرتبہ پڑھنا ہے۔چاہیئے۔کہ! دین ودنیا میں کشائش کے لئے اس سورہ کو پڑھے) پھر فرمایا۔کہ! اے بدرالدین درویش! جوکچھ میں بیان کررہاہوں۔یہ سب تیری ترغیب کے لئے ہے۔تا کہ تجھے تیرے حال کی کمالیت حاصل ہو۔جو ہم سے علاقہ رکھتے ہیں اس واسطے کہ پیرا پنے مرید کوسنوارنے والا ہوتاہے۔ ☆ پھر فرمایا کہ! جوشخص سورہ النساء ہرروز سات مرتبہ پڑھتاہے وہ دینی ودنیاوی عذابوں سے بے کھٹکے (لاپرواہ) ہوجائے گا۔ ☆ جوشخص سورہ مائدہ کو ہرروز سات مرتبہ پڑھے اس کے شہر میں بارش کی کبھی قلت نہ ہوگی۔ ☆ اسی طرح سورہ انعام کاختم سات مرتبہ پڑھنا چاہیئے ایک روایت کے مطابق اکتالیس مرتبہ، پس جوبھی شخص برائے حاجت اس (سورہ انعام) کاختم کرے گا اس کی حاجت برآئے گی۔

☆ پھر فرمایا کہ سورہ اعراف، توبہ کے قبول ہونے کی خاطر اس طرح پڑھنی چاہیئے کہ پہلے ستر (70) مرتبہ استغفار پڑھنی چاہیئے پھر دو رکعت (صلاۃ التوبہ کی نیت سے) اس طرح پڑھنی چاہیئے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو (100) مرتبہ سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو (100) مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر سات مرتبہ سورہ اعراف پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی وانکساری سے رو رو کر اور گڑگڑا کر معافی کا خواستگوار ہو۔انشاء اللہ توبہ قبول ہوگی۔ ☆ قیدی کی رہائی کے لئے سورہ انفال کا چار مرتبہ پڑھنا پُراثر ہے۔اور اگر کوئی شخص سورہ انفال کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے دنیا کی قید اور قیدخانے سے نجات عطا فرمائے گا نیز آخرت میں بھی اُسے محفوظ رکھے گا۔انشاء اللہ۔ ☆ بعد ازاں فرمایا کہ اس جہان میں عاقبت بخیر ہونے اور اپنے جمیع امور (تمام کاموں) پر فتح مندی حاصل کرنے کے لئے سورہ توبہ چالیس (40) مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔پس جوشخص اس طرح روزانہ پڑھے گا وہ دائمًا فتح مند رہے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ پھر فرمایا اے درویش! سورہ ہود کا ختم دس مرتبہ پڑھنا ہے۔یہ ختم دراصل کفار پر مظفر ومنصور ہونے کے لئے پڑھا جاتا ہے۔

☆ سورہ ابراہیمؑ کا دس مرتبہ پڑھنا، کسی کے بخشے جانے، حصولِ عزت، قرآنِ پاک پڑھنے اور حفظ کرنے کے وقت پڑھی جاتی ہے۔جو بھی سورہ ابراہیم کو اس طرح دس مرتبہ روزانہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے حافظِ قرآن بنائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ پھر فرمایا کہ! رسولِ مقبول ﷺ فرماتے ہیں کہ! جوشخص سورہ یوسف پڑھے۔اُسے ضرور بالضرور قرآنِ پاک حفظ ہوجائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ دشمنانِ دین کے ڈر وخوف سے بے کھٹکے ہونے کے لئے سورہ رعد سات مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ کوئی شخص مرگی یا جنون کے مریض پر سورہ حج کو ستر مرتبہ پڑھ کر مریض پر دَم کرے گا تو مریض فوراً صحت یاب ہوجائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆ جوشخص سورہ نحل کو ہرروز دس مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جوکچھ (اللہ تعالیٰ سے) مانگے گا (یقینًا) پائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ سورہ بنی اسرائیل کاختم دس مرتبہ پڑھنا ہے۔ ☆ ہرایک مہم کے پورا ہونے کے لئے سورہ کہف کا بروزِ جمعۃ المبارک چالیس (40) مرتبہ پڑھنا حاجت کو پورا کرتا ہے۔ ☆ سورہ مریم ہرروز بلاناغہ بیس مرتبہ پڑھنا فراخی نعمت اور فراخی کام کے لئے مجرب ہے۔(جبکہ اسرارالاولیاء میں مذکور ہے۔کہ! مال ودولت کی فراوانی اور اموری عظیمہ کے لئے سورہ مریم ہرروز بیس مرتبہ بلاناغہ پڑھنی چاہیئے) ☆ سورہ طٰہٰ ہر جمعرات کو تین مرتبہ پڑھنی چاہیئے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ اِس سورہ کو بغیر زبان وتالو کے پڑھتاہے۔جواس سورہ کو جمعرات کے روز (تین مرتبہ) پڑھے گا۔**گویا وہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہے**۔ ☆ پھر فرمایا کہ دشمنوں کی مقہوری کے لئے سورہ انبیاء پچھتر (75) مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ دین ودنیا کی خلاصی کے لئے سورہ مؤمنون (**قد افلح المؤ منون ۔۔۔**) سات مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ قسم قسم کی بلاؤں کے دفیعے کے لئے سورہ نور سات مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔(اسرارالاولیاء میں مرقوم ہے۔کہ! سورہ نور کا ختم تمام مصائب کو دور کرنے کے لئے سات مرتبہ کرنا (یعنی پڑھنا) چاہیئے) ☆ پھر فرمایا کہ سورہ فرقان کاختم سات مرتبہ کا پڑھنا ہے۔ ☆ سورہ شعراء کاختم پچھتر (75) مرتبہ کا پڑھنا ہے۔اس سورہ کاختم دشمنانِ دین کے دفیعہ کے پڑھنا مفید ومتفع ہوتا ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکرادا کرنے کے لئے (شاید گیارہ مرتبہ) سورہ نمل کاختم پڑھنا چاہیئے۔ ☆ اگر سورہ قصص دس مرتبہ پڑھی جائے تو اس قدر ثواب ہوتا ہے جتنا کہ انبیاءؑ کو ہوا۔اتنا ہی ثواب اس سورہ کے قاری کو ہوگا۔ ☆ سورہ عنکبوت دس مرتبہ، وساوس شیطانی کے دفیعے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ ☆ دفیعہ دشمن کی نیت سے سورہ الروم اکیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ درجہ شہادت پانے کے لئے سورالسجدہ اکیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ دینی ودنیاوی سعادت کے حصول کے لئے سورہ لقمان ستر مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول (اور دشمنوں سے صلح کرنے) کے لئے **سورہ السباء** اکتالیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ بلاؤں سے محفوظ رہنے اور بزرگوں کو ثواب پہنچانے کے لئے سورہ

فاطر ستر مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ سورہ یٰسین شریف کا ختم ہر ایک مہم کے لئے کافی ہے۔(بشرطیکہ اس سورہ کو ایک ہی نشست میں اکتالیس مرتبہ پڑھا جائے۔اس دوران کسی سے کوئی بات نہ کی جائے اور نہ ہی وقفہ کیا جائے) ☆ بے کھٹکے ہونے (یعنی امن وامان میں رہنے) کے لئے سورہ الصافات اکیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ پھر فرمایا کہ اے درویش! اللہ تعالیٰ کی عبادت کے دوران شیطان کے دفیعہ کے لئے بروزِ جمعرات پانچ مرتبہ سورہ تنزیل الکتاب پڑھنی چاہیئے۔(اسرار الاولیاء میں مرقوم ہے۔کہ! یہ سورہ پانچ مرتبہ بروزِ جمعرات، اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سستی وغفلت دور کرنے کے لئے پڑھیں) ☆ طاعون کے دفیعہ کے لئے دو مرتبہ سورہ سجدہ پڑھنی چاہیئے۔(جبکہ اسرار الاولیاء میں ہے۔کہ! ظالموں کے دفع کرنے کے لئے سورہ سجدہ کا ختم دس مرتبہ کرنا چاہیئے) ☆ مصائب کے دفیعہ کے لئے اور سعادت کے حصول کے لئے سورہ **حٰمٓ عٓسٓقٓ** سات مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ حفظ الایمان کے لئے اکیس مرتبہ سورہ زخرف پڑھنی چاہیئے۔ ☆ سعادت کے حصول کے لئے پچھتر مرتبہ (75) سورہ دُخان پڑھنی چاہیئے۔ ☆ اسرارِ الٰہی کے ظہور کے لئے سورہ **محمد** ﷺ اکتالیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ ☆ فوائد الفواد میں ہے کہ! تنگی معاش دور کرنے کے لئے ہر شب سورہ جمعہ پڑھا کرو۔ ☆ مہمات کے سرہونے کے لئے (یعنی برائے امورِ مشکلہ کے حل کے لئے) سورہ الم نشرح پچھتر (75) مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ جب حضرت شیخ الاسلامؒ یہاں تک پہنچے۔تو فرمایا۔کہ! اے درویش! عاقل تلاوتِ قرآن سے غافل نہیں رہ سکتا۔کیونکہ! اسی قرآنِ حکیم کا ایک ایک حرف اپنے اندر اسرار وانوار کے بحرِ زخار رکھتا ہے۔جب کسی چیز سے نعمتِ الٰہیہ کا ظہور ہو تو انسان کیسے اپنے آپ کو اس سے محروم رکھ سکتا ہے۔☆ بقولِ حدیث! اپنے گھروں کو مقبرے مت بناؤ۔شیطان اُس گھر سے بھاگتا ہے۔جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

فضائل و فوائد و خواص آیاتِ قرآنیہ :

☆ طبرانی میں حضرت ابنِ عباسؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ! ''میری اُمت کو ایک ایسی چیز ملی ہے۔جو کسی پیغمبر کی اُمت کو نصیب نہیں ہوئی۔اور وہ مصیبت کے وقت **''انا لله و انا الیه راجعون''** کہنا ہے۔'' ☆ دارِقطنی نے حضرت بریدہؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ! ''میں تجھ کو ایک ایسی آیت بتاتا ہوں۔جو حضرت سلیمان نبیؑ کے بعد میرے سوا اور کسی نبیؑ پر ہرگز نازل نہیں ہوئی (وہ آیت یہ ہے) **بسم الله الرحمٰن الرحیم o**۔'' ☆ فوائد الفواد ملفوظاتِ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ میں فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو سوتے وقت یہ دو آیات پڑھ کر سویا کرے۔اسے ضرور قرآنِ پاک حفظ ہو جاتا ہے۔**والٰهکم اله واحد لا اله الا ... یعقلون o** علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی الشافعیؒ اپنی یگانہ روزگار تصنیف مبارکہ'' **الاتقان** ''میں فرماتے ہیں۔کہ دارمی نے ابن مسعودؓ سے موقوفاً روایت کی ہے۔کہ جو شخص سورہ بقرہ کی پہلی چار آیات، آیت الکرسی (شاید **هم فیها خٰلدون o** تک)، آخر سورہ بقرہ (**آمن الرسول بما انزل ...** آخر تک) پڑھے گا۔تو اُس دن نہ تو اُس کے اور نہ ہی اُس کے گھر والوں کے کسی کے نزدیک بھی شیطان نہیں آسکے گا۔اور نہ ہی اُس کو کوئی چیز رنج پہنچا سکے گی۔(انشاءاللہ تعالیٰ) اور یہی آیات اگر کسی مجنون پر پڑھ کر دَم کر دی جائیں۔تو وہ اسی لمحہ تندرست ہو جائے گا۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

ھفت روزہ ختمِ قرآن برائے قضائے حوآئج :

فوائد نافعہ سے واسطے برآمد حاجات کے ختمِ قرآن مجید مجرب المجرب اور مستند قرار پایا ہے۔اس میں قطعاً کوئی شک نہیں۔لیکن تلاوت اس ترتیب و طریق سے موجب نشانی قبولیتِ دُعا یا قضائے حاجات کے اس طرح سے ہے۔کہ! ☆ بروزِ جمعہ **سورہ بقرہ** سے **سورہ مائدہ** تک قرأت کرے۔ ☆ بروزِ ہفتہ **سورہ انعام** سے **سورہ توبہ** تک قرأت کرے۔ ☆ بروزِ اتوار **سورہ یونس** سے **سورہ مریم** تک قرأت کرے۔ ☆ بروزِ سوموار **سورہ طٰہٰ** سے **سورہ قصص** تک قرأت کرے۔ ☆ بروزِ منگل **سورہ عنکبوت** سے **سورہ صٓ** تک قرأت کرے۔ ☆ بروزِ بدھ **سورہ زمر** سے **سورہ رحمٰن** تک قرأت کرے۔ ☆ بروزِ جمعرات **سورہ واقعہ** سے **سورہ والناس** تک قرأت کرے۔

پھر ختمِ قرآن مجید کے، سجدے ادا کرے۔اور حق تعالیٰ حاجت روائی فرمائے گا۔ان شاءاللہ۔

ھر نیک عمل کا پورا اجر ملنا : حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں۔جسے یہ بات خوش کرتی ہو۔کہ اسے پورا پورا تولنے والے پیمانے سے اجر تول عطا کیا جائے۔تو اسے یہ آیت مبارکہ آخر تک تین مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔**سبحانک رب العزة عما یصفون . و سلام علی المرسلین . والحمد لله رب العالمین**۔(سورہ الصافات۔آخری آیات) اگر کوئی بھی شخص کسی نماز، ذکر، یا کسی بھی نیک عمل کے بعد یہ آیات تین مرتبہ پڑھ لے گا۔تو اُس شخص کو اس کی کی گئی نیکی کا پورا پورا اجر و ثواب (انشاءاللہ تعالیٰ) ملے گا۔(کنز العلوم فی سنن الاقوال والافعال)

رحمت برس رہی ہے، محمد ﷺ کے شہر میں
ہر شئے میں تازگی ہے، محمد ﷺ کے شہر میں

ہر ایک بھر رہا ہے، یہاں دامنِ مراد
مخلوق آرہی ہے، محمد ﷺ کے شہر میں

دولت سکوں کی ہر جگہ ہم ڈھونڈتے رہے
آخر یہ مل گئی ہے، محمد ﷺ کے شہر میں

ہر سمت آرہی ہیں، صدائیں درود کی
ایک دھوم سی مچی ہے، محمد ﷺ کے شہر میں

اعمال مقبول ہونے کی دُعا : حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ فرماتے ہیں۔ کہ! جو شخص یہ چاہے کہ اس کے (تمام نیک) اعمال مقبول ہوں۔ تو اس کے لئے یہ آیت ہے۔ **ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم** o (سورہ البقرہ۔ آیت نمبر 127)

لوگ مجھ سے بھی کہہ دیتے ہیں اکثر دعا کے لئے   دیکھو کس قدر خُدا نے چھپا رکھے ہیں میرے عیب

فراخی رزق کا مجرب وظیفہ :

جامع راحت القلوب نقل کرتے ہیں۔ کہ! احادیثِ نبویہ ﷺ میں ہے۔ کہ جو شخص فرض نمازوں کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص، تین مرتبہ درودِ پاک اور ایک مرتبہ یہ آیت **ومن یتق اللہ یجعل لہ ... لکل شیء قدرًا** o پڑھے گا۔ (تو) اللہ تعالیٰ اُسے تین نعمتیں عطاً فرمائے گا۔

ا۔ درازی عمر۔ ۲۔ مالِ بسیار۔ ۳۔ اِقبال مندی۔ نیز وہ (یعنی یہ وظیفہ ہر نماز کے بعد روزانہ پڑھنے والا شخص) بے حساب جنت میں داخِل ہوگا۔

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی   اس کھیت کے ہر خوشہء گندم کو جلا دو

دنیاو آخرت میں بھلائی کی دُعا :

جامع راحت القلوب نقل کرتے ہیں کہ! اگر کوئی شخص دنیا و آخرت میں بھلائی چاہے اور آتشِ دوزخ سے محفوظ رہنا چاہے۔ تو یہ آیت پڑھا کرے۔ **ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار** o (سورہ البقرہ۔ آیت نمبر 201)

حد چاہیئے سزا میں عقوبت کے واسطے   آخر گناہ گار ہوں کافر نہیں ہوں میں

صالحین کے ساتھ حشر ہونے کی دُعا : جامع راحت القلوب نقل کرتے ہیں۔ کہ! جب (کوئی) آدمی یہ چاہے۔ کہ اس کا حشر نیک مَردوں کے ساتھ ہو۔ اور وہ عرصاتِ قیامت کو بھی دیکھ لے۔ تو یہ آیت پڑھے۔ **ربنا و آتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمة ط انک لا تخلف المیعاد** o (سورہ آلِ عمران۔ آیت نمبر 194) ایک شخص فسق وفجور کے سبب مشہور تھا۔ جب وہ مَرا۔ تو اس شخص کو کسی نے خواب میں اولیاء اللہ اور دوستانِ خُدا کے ساتھ دیکھا۔ تو اس سے پوچھنے پر پتا چلا۔ کہ وہ اس آیت کو خلوصِ دل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا۔

دلی اطمینان و امان کی دُعا : (از جامع راحت القلوب) اگر یہ منظور ہو کہ اس کا دل ایمان اور امان کے ساتھ رہے اور رحمت الٰہی اس کے ساتھ شامل حال ہو تو یہ آیت پڑھے۔ **ربنا لا تزغ قلوبنا بعد از ھدیتنا و ھب لنا من لدنک رحمة ط انک انت الوھاب** o (آل عمران.8)

نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا   ڈبویا مجھ کو ہونے نے، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

ظالموں سے نجات پانے کی دُعا : حضرت بابا فرید گنج شکرؒ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص ظالموں کے ہاتھ سے نجات پانا چاہے تو لازم ہے کہ اس آیت کا وِرد کرے۔ **ربنا اخرجنا من ھذہ القریة الظالم اھلھا** ج **واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرًا** o اس آیت کا پڑھنے والا ہمیشہ مظفر و منصور رہے گا۔

دستار کے ہر پیچ کی تحقیق ہے لازم   ہر صاحبِ دستار معزز نہیں ہوتا

ایک اہم ترین وظیفہ : حضرت امام مبارکؒ اپنے پیرو مرشد حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغؒ کے ملفوظات بنام "**الا بریز**" میں بیان کرتے ہیں کہ سیدی دباغؒ نے فرمایا کہ سورہ ملک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ **الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر** o جو شخص اِس آیت کو کثرت سے تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے فقر، جہالت، آزمائش، گناہ، اور نقصان سے محفوظ رکھے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

جو اعلیٰ ظرف ہوتے ہیں، ہمیشہ جھک کے ملِتے ہیں   صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

صالحین کے درجے پر پہنچنے کی دُعا : (بمطابق جامع راحت القلوب) اگر کوئی چاہے کہ صالحین کے درجے تک پہنچے۔ تو یہ آیت پڑھا کرے۔ **رب قد آتیتنی من الملک و علمتنی من تاویل الاحادیث** ج **السموت والارض ط انت ولی فی الدنیا والآخرة** o **توفنی مسلما و الحقنی بالصلحین** o (سورہ الیوسف۔ آیت نمبر 101)

مُرِیۡدِیۡ لَا تَخَفۡ وَاشٍ فَاِنِّیۡ   عَزُوۡمٌ قَاتِلٌ عِنۡدَ الۡقِتَالِ

رحمت و برکت اور وسعتِ رزق کے حصول کی دُعا : حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ رحمت و برکت اس پر نازل ہو اور وہ اپنی روزی میں وسعت پائے اور وہ کسی کا مُحتاج نہ رہے۔ تو یہ آیت پڑھا کرے۔ **ربنا انزل علینا مآئدة من السماء ... وانت خیر الرازقین** o

میں نے سیکھا ہے سمندر سے جینے کا سلیقہ   چپ چاپ سے بہنا، اپنی موج میں رہنا

حصولِ اولاد یا واپسی گریختہ کے لئے دُعا : جامع راحت القلوب نقل کرتے ہیں۔ کہ! جب کسی کو کوئی مہم درپیش ہو یا کسی کا غُلام بھاگ گیا ہو یا وہ نیک و پارسا فرزند کا خواہاں ہو تو وہ یہ آیت پڑھا کرے۔ **رب ھب لی من لدنک ذریة طیبة . انک سمیع الدعاء** o بعدازاں فرمایا کہ حضرت زکریاؑ نے یہی آیت پڑھی تھی کہ رب ذوالجلال نے حضرت یحییٰؑ جیسا فرزند عطا فرمایا۔

امام جعفر صادقؓ کا تعجب :

آپؓ نے فرمایا مجھے اس آدمی پر تعجب ہوتا ہے جو چار آزمائشوں میں مبتلا کیا جائے اور وہ (اِن چار آزمائشوں سے نکلنے کے لئے) چار باتوں سے غافل ہو۔ ا۔ مجھے اس آدمی پر تعجب ہے جو کسی تکلیف میں مبتلا ہو۔ اور اس آیت کو نہ پڑھے۔ **رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین** o حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **فا ستجبنا له فکشفنا ما به من ضر** ۔ (تو ہم نے اس کی دُعا قبول کر لی۔ اور اس کی تکلیف دور کر دی) ۲۔ مجھے اس شخص پر بھی تعجب ہے جسے کوئی غم پہنچے اور وہ اس آیت کو نہ پڑھے۔ **لا اله الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین** o جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **فا ستجبنا له ونجینه من الغم وکذلک ننجی المؤمنین** o (تو ہم نے اس کی دُعا قبول کر لی۔ اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور اسی طرح سے ہم مومنوں کو بچا لیا کرتے ہیں) ۳۔ مجھے اُن لوگوں پر بھی تعجب ہوتا ہے۔ جو کسی سے ڈرتے ہیں کہ اِن کی نگاہ سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کیسے اوجھل رہتا ہے؟ (حالانکہ یہ پڑھنا مشکل نہیں) **حسبی اللہ و نعم الوکیل** ﴿ ایک جگہ آیا ہے۔ **حسبنا اللہ و نعم الوکیل** ﴾ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے۔ **فانقلبوا بنعمة من الله و فضل** ۔ (اور وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضل پر خوشیاں مناتے ہیں) ۴۔ چوتھا مجھے اِن آدمیوں پر تعجب آتا ہے جو کسی کے مکر (دھوکہ بازی) سے ڈرتے ہوں وہ یہ آیت پڑھنا کیوں بھول جاتے ہیں۔ **و افوض امری الی الله☆ ان الله بصیر م بالعباد**☆ حالانکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ **فوقاه الله سیأت ما مکروا** ۔ (تو بچایا اللہ تعالیٰ نے اُسے (یعنی حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ کو) لوگوں کے مکروفریب سے) اسی ضمن میں صاحب راحت القلوب نے نمبر والی بات کو چھوڑ دیا جبکہ نمبر چار پر یہ لکھا ہے کہ ! ۴۔ چوتھا مجھے تعجب ہے اُن لوگوں پر جو بہشت کے تو مشتاق ہیں مگر یہ نہیں پڑھتے۔ **ما شاء الله لا حول ولا قوة الا با لله** ۔ کیونکہ ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **!فعسی ربی ان یؤتین خیرًا من جنتک** ۔ کچھ بعید نہیں۔ کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا فرما دے۔

وہ مجھ سے ہوئے ہم کلام اللہ اللہ   کہاں میں کہاں یہ مقام اللہ اللہ
یہ رنگینیٔ نو بہار اللہ اللہ   یہ جامِ مَے خوش گوار اللہ اللہ

ثابت قدم رھنے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر کوئی بڑے بڑے کاموں میں صابر رہنے کا آرزومند ہو۔ اور ہر معاملے میں ثابت قدم اور دشمنوں پر ظفریاب رہنا چاہتا ہو۔ تو یہ آیت مجرب ہے۔ **ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکٰفرین** o ایک اور جگہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اسلام کے ساتھ اپنی زندگانی خوش خوش گزارنا چاہے وہ یہ آیت (مذکورہ) بکثرت پڑھا کرے۔ **ربنا افرغ علینا۔۔۔ وانصرنا علی القوم الکٰفرین** o (سورہ البقرہ۔ آیت نمبر250)

ظُلم سے بچنے کی دُعا :

جامع راحت القلوب نقل کرتے ہیں۔ کہ! جب کوئی یہ چاہے کہ دنیا و آخرت میں ظالمین کے ساتھ شریک نہ ہو تو یہ آیت پڑھا کرے۔ **ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمینo و نجنا بر حمتک من القوم الکٰفرین** ۔

کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ طلسم ہستی   اس کی قدرت کے کرشمے بھی عجیب ہوتے ہیں

کفار پر فتح یاب ھونے کی مجرب دعا :

پیر و مرشد حضرت بابا فرید گنج شکرؒ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے۔ کہ کُفار اس پر حاوی نہ ہوں۔ تو وہ یہ آیت پڑھا کرے۔ **ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا واغفرلنا ربنا انک انت العزیز الحکیم** o **(ترجمه)** اے ہمارے پروردگار! ہمیں کفار کا تختۂ مشق نہ بنائیے۔ اور اے ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت فرما دیجئے۔ یقیناً آپ اور صرف آپ کی ذات وہ ہے۔ جس کا اقتدار بھی کامل ہے۔ جس کی حکمت بھی کامل۔ **(سورہ ممتحنة** ۔ آیت نمبر05) (چاہیئے کہ پہلے تو پیر خود عمل کرے۔ اور پھر مرید سے کروائے۔ تاکہ فوائد سے مستفیض و متنفع ہو سکے)

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی   گھر پیر کا بجلی کے قمقموں سے ہے روشن

دل میں نورِ ایمان کامل ھونے کی دُعا :

جامع راحت القلوب نقل کرتے ہیں۔ کہ! جب کوئی شخص یہ چاہے۔ کہ نور ایمان اس کے دل میں کامل ہو۔ تو یہ آیت (بکثرت) پڑھا کرے۔ **ربنا اتمم لنا نورنا و اغفرلنا انک علی کل شیٔ قدیر** o

جہاں میں اہلِ ایماں، صورتِ خورشید جیتے ہیں   اِدھر ڈوبے، اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے، اِدھر نکلے

اولیاء اللہ میں شامل ھونے کی دُعا :

جامع راحت القلوب جناب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ اپنے پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دوستانِ خُدا میں جمع ہونا چاہے۔ تو وہ یہ آیت بکثرت پڑھے۔ **ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیه ط ان الله لا یخلف المیعادo**

حدیث : احادیث نبویہ ﷺ کے مطابق افضل ذکر **لا اله الا الله** اور افضل دعا ''**الحمد لله**۔۔۔ آخر تک'' ہے۔

صاحبِ عقل ہو اگر، اِک مشورہ تو دو   احتیاط سے عشق کروں یا عشق سے احتیاط کروں

آیاتِ کفایات کے چند فوائد و منافع: (بمطابق حضرت امام غزالی الشافعیؒ)

سونے سے قبل بحالت وضو و شوق تین مرتبہ بقصد زیارت النبی ﷺ یہ آیات پڑھے۔ کسی مریض پر سات مرتبہ آیات کفایہ پڑھ کر پھونکنے سے مرض جاتا رہے گا۔ حصولِ غناء کے لئے روزانہ سونے سے بیشتر ستر مرتبہ آیاتِ کفایہ پڑھنا پرتاثیر ہے۔ ملوک و امراء سے مقابلہ میں کامیابی کے لئے آیاتِ کفایہ کو سترہ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ دینی و دنیاوی حاجات برآری کے لئے آیاتِ کفایہ کو بعد ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ اور سونے سے بیشتر تین سو مرتبہ دائمًا پڑھنا نہایت اکسیر و پرتاثیر خاصیات رکھتا ہے۔ **آیاتِ کفایہ** یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ و کفی باللہ ولیا ۔ و کفی باللہ نصیرا ۔ و کفی باللہ حسیبا ۔ و کفی باللہ و کیلا ۔ و کفی بربک ھادیا و نصیرا ۔ و کفی بربک بذنوب عبادہ خبیرا بصیرا ۔ و کفی اللہ المؤمنین القتال و کان اللہ قویا عزیزا ۔ فسیکفیکھم اللہ و ھو السمیع العلیم ۔ برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ و بارک و سلم اجمعین ۔ آمین ۔ بجاہ سید المرسلین ۔

آؤ اِک سجدہ کریں عالمِ مدہوشی میں لوگ کہتے ہیں کہ **ساغر** کو خدا یاد نہیں

پانچ آیات کے فوائد : شریف ابن طباط پر تین ہزار قرض تھا۔ جسے وہ ادا نہ کر سکا۔ ولی عہد نے اسے مسجد میں قید کر کے اس پر نگران مقرر کر دیئے۔ شریف نے وہ رات نہایت پریشانی کے عالم میں گذاری۔ خواب میں حضرت سرکارِ دو عالم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ ﷺ نے رمایا۔ وہ پانچ آیات تم کیوں نہیں تلاوت کرتے۔ جنہیں بارگاہ ربوبیت میں پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ ان آیات ہی کے طفیل تمھیں رہائی نصیب ہو جائے گی۔ شریف نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ کون سی آیات ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ وہ آیات مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ **وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ۔الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ ۔اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رَحۡمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ۔**

☆ **اَلَّذِیۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَکُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِیۡمَانًا ۔وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ ۔فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ یَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِیۡمٍ ۔**

☆ **وَاَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۔فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَکَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَیۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَذِکۡرٰی لِلۡعٰبِدِیۡنَ ۔**

☆ **وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ۔ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۔ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَکَذٰلِکَ نُـنۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۔**

☆ **فَسَتَذۡکُرُوۡنَ مَاۤ اَقُوۡلُ لَکُمۡ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیۡرٌ ۢ بِالۡعِبَادِ ۔فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوۡا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ ۔**

حضرت شریف ابن طباط فرماتے ہیں۔ کہ! جب مَیں نیند سے بیدار ہوا۔ تو مجھے یہ پانچ آیات زبانی یاد تھیں۔ صبح مسجد کا دروازہ کھلا۔ چند لوگ میرے پاس آئے۔ مَیں ان لوگوں سے آشنا نہ تھا۔ وہ مجھے ولی عہد کے پاس لے گئے۔ ولی عہد نے مجھ سے سوال کیا۔ (کہ) کیا تم نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں میری شکایت کی ہے۔ مَیں نے اس سے کہا۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ سے ایسی کوئی شکایت نہیں کی۔ تو اس نے کہا۔ کہ نبی محترم ﷺ نے مجھے تمھارے متعلق ایک خصوصی حکم دیا ہے۔ ولی عہد نے مقروض افراد کی فہرست منگوائی۔ اور وہاں سے میرے نام کو حزف (کاٹ) دیا۔ اور میری ناداری کو دیکھ کر مجھے ایک ہزار دینار دیئے۔ اور مجھے قید و بند کی سختیوں سے رہائی دی ہے۔ اِس طرح سے مَیں نے مذکورہ بالا پانچ آیات کی برکت خود ملاحظہ کی۔

ندامت کے چراغوں سے بدل جاتی ہیں تقدیریں اندھیری رات کے آنسو، خُدا سے بات کرتے ہیں

دشمن سے حفاظت کا وظیفہ : حضرت موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے۔ کہ! حضرت نبی مکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے کوئی اندیشہ ہوتا۔ تو اس طرح دُعا فرماتے۔ قنکم **اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم۔** (سنن ابی داؤد)

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی، گھر کے چراغ سے

ام الصبیان کا مجرب المجرب علاج : حضرت علی المرتضیٰؓ سے مروی ہے۔ کہ! آنحضرت رسولِ مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ! جس شخص کے گھر میں بچہ پیدا ہو۔ اور اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ تو وہ ام الصبیان سے محفوظ رہے گا۔ (ان شاء اللہ العظیم)

فقر مقامِ نظر، علم مقامِ خبر فقر میں مستی ثواب، علم میں مستی گناہ

نزولِ باراں کا مجرب و بے مثل عمل: (بارگاہِ الٰہیہ میں التجاء):

مولانا مولوی حقی نازلیؒ نے اپنی گراں مایہ تصنیف مبارکہ **خزینۃ الاسرار جلیلۃ الاذکار** میں فرمایا ہے۔ کہ سنگر یزوں پر طلب بارش کیلئے آیات قرآنیہ کا پڑھنا ایک مستحسن امر ہے۔ کہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ، علامہ ابن سیرینؒ وغیرہ کبار تابعینؒ سے اس طرح مروی ہے کہ ستر ہزار کنکریوں پر یہ آیت پڑھی جائے۔ **وَهُوَ الَّذِی یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ م بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ** ۔ (سورہ شوریٰ **نمبر ۲۸**) اور ہر سینکڑہ کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔ **اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِکْ بِلَادَکَ بِذُنُوْبِ عِبَادِکَ وَلٰکِنْ بِرَحْمَتِکَ الشَّامِلَةِ اَسْقِنَا مَآءً غَدَقًا تُحْیِیْ بِهِ الْاَرْضَ وَتُرْوِیْ بِهِ الْعِبَادَ . اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo** پھر ان تمام سنگریزوں کو پاک صاف بہتے ہوئے پانی میں یا کسی پاک صاف حوض کے کھڑے پانی میں ڈال دیں۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور باران رحمت کا نزول فرمائے گا۔ ان شاء اللہ العظیم۔

☆ اسی طرح سے صاحب **خزینۃ الاسرار** (حقی نازلیؒ) نے لکھا ہے۔ کہ! جو شخص کسی طاہر و مغسول، خشک شدہ گھوڑے کی پیشانی پر یہ آیت کریمہ لکھے۔ (**ففتحنا ابواب السمآء بما منهمر. و فجرنا الارض عیو نا فا لتقی المآء علیٰ امر قد قدر**) پھر اُس گھوڑے کو جاری پانی یا ٹھہرے پانی میں ڈال لے۔ تو (اللہ کریم کے خصوصی فضل و کرم و مہربانی سے) فوراً بارش اُتر پڑے گی۔ اور جب بقدرِ ضرورت بارش برس جائے گی۔ مزید بارش کی ضرورت نہ ہو۔ تو وہ تحریر شدہ سر پانی سے نکال لیں۔ اس عمل کا بارہا تجربہ کیا گیا۔

ہزار خویش کہ بیگانہ از خُدا باشد ندائے یک تن بیگانہ کاشنا باشد

اخلاق و احوال میں اصلاح پیدا کرنے کا مجرب و مستند عمل :

اخلاق و احوال میں درستی و اصلاح پیدا کرنے کے حصول کے لئے ایک عمل یہاں پر پیش کیا جارہا ہے۔ جو کہ دراصل حضرت مولانا مولوی حقی نازلیؒ کی گراں مایہ تصنیف مبارکہ **خزینۃ الاسرار الکبری** میں درج ہے۔ آپؒ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! کہ جو شخص **سورۃ اخلاص (1000)** ایک ہزار بار معہ تسمیہ اور **آیت الکرسی (313)** تین سو تیرہ مرتبہ اور **درود تنجینا** بھی **(1000)** ایک ہزار بار پڑھ کر ایسے شخص کی قمیص پر دَم کر دے۔ جو کہ زنا، شراب نوشی، جوا اور والدین کی نافرمانی جیسے محرمات و گناہوں میں مبتلا ہو۔ جب وہ زانی، شراب خور، جواری اور والدین کا نافرمان شخص اس پڑھی ہوئی قمیص کو پہنے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اخلاق اور احوال کی اصلاح فرمادے گا۔ اور ہم نے بارہا اسکا تجربہ کیا ہے۔ بشرطِ کہ! صدقِ نیت سے اس عمل کو کم از کم تین یا پانچ مرتبہ عاصی کی قمیص پر کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کلی فوائد حاصل ہوں گے۔

مجھے یاد ہے کبھی ایک تھے مگر آج ہم ہیں جدا جدا وہ جدا ہوئے تو سنور گئے، ہم جدا ہوئے تو بکھر گئے

بُرے لوگوں کے لئے اصلاحی عمل :

اگر کوئی شخص شراب نوشی، جوئے، سود خوری، زناکاری اور جھوٹ و چغلی وغیرہ جیسے معاصی میں مبتلا ہو تو بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ کسی پیالے یا طشتری (جو کہ سفید رنگ کی ہو اور اس پر کوئی ڈیزائن، لائینیں، یا پھول وغیرہ نہ ہو) پر ان آیتوں کو لکھے پھر جب یہ آیتیں خشک ہو جائیں تو پیالے یا طشتری میں آب باراں (بارش کا پانی) ڈال کر پھر اس پانی پر ستر مرتبہ ان آیتوں کو پڑھ کر پانی پر پھونک ماریں پھر بحالت وضو ہی میں اس پانی کے ساتھ گیہوں کا آٹا گوندھ کر روٹی پکائیں پھر جس شخص کی اصلاح کا ارادہ ہوا سے ہفتے کے دن صبح نہار منہ (خالی پیٹ) روٹی کھلائیں اور اسی طرح سے اتوار اور پیر کی صبح بھی، متواتر تین، پانچ یا زیادہ سے زیادہ نو دن تک روٹی کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اس معاصی شخص سے برائیوں کو ختم فرمادے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اس طرح گناہوں میں پھنسے ہوئے آدمی کی حالت تبدیل ہو کر کچھ یوں ہو جائے گی۔ پردہ دامان اکابر ہیں نگاہیں دل علم کا گنجینہ انوار ہے گویا آزادی کامل کے لئے رزم عمل میں اخلاص کی چلتی ہوئی تلوار ہے گویا اور اگر ہر جمعۃ المبارک کو یہ عمل کیا جائے اور ہفتہ سے جمعہ تک یہ روٹی اس معاصی کو کھلائیں۔ پھر دوسرے جمعہ اور تیسرے جمعہ تک بھی یہ عمل کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے۔ کہ وہ شخص تاحیات ہمہ قسم برائیوں سے دور ہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو بھی شخص یہ عمل کسی معاصی کے لئے کرے وہ نمازی متقی اور دیندار ہو تا کہ عمل میں سرعت و تاثیر یقینی ہو۔ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ☆ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ☆ (سورہ مائدہ نمبر **92 - 90**)

اس عمل کو صاحب **خزینۃ الاسرار** (حقی نازلیؒ) نے اس عمل کو اپنے مجربات میں کافی تعریف و توصیف کے ساتھ لکھا ہے۔

کیا مفت کا زاہدوں نے الزام لیا ہے تسبیح کے دانوں سے عبث کام لیا ہے
یہ وہ نام ہے کہ! جس کو بے گنتی لیں کیا لطف جو، گن گن کے تیرا نام لیا ہے

لقد جآءکم ...العرش العظیم کے تعویذ کے فوائد و فضائل اور خواص:

حضرت ابن الحاج تلسمانی المغربیؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''شموس الانوار'' میں رقم طراز ہیں۔ کہ! جو اِس آیت کو ہر دن یا رات سات مرتبہ پڑھا کرے۔ وہ اُس دن یا رات لوہے سے ہلاک نہ ہو۔ اور نہ ہی اچانک اُسے موت آئے گی۔ انشاءاللہ۔

تعویذ و نقش آیت: اِس آیت کا تعویذ عجیب وغریب اور کئی اقسام کے خواص وفوائد کا حامل ہے۔ چند ایک یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔ جو کہ عرق گلاب، مشک وزعفران سے بنایا جاتا ہے۔ (اس نقش کی دو چالیں بھی دی گئی ہیں۔ دونوں درست ومستعمل عام وخواص ہیں)

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی　　بڑا بے اَدب ہوں سزا چاہتا ہوں

1۔ جو کوئی اِس نقش کو اپنے پاس رکھے گا۔ لوہا یا تلوار وخنجر کا اثر نہ ہوگا۔ (بمثل تیغ بند) حاملِ تعویذ ہذا جنگ میں محفوظ رہتا ہے۔ ان شاءاللہ۔

2۔ اِس تعویذ کو پاس رکھنے والا مرجع خلائق ہو جاتا ہے۔ اور دشمنان کی زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔ انشاءاللہ۔

3۔ اِس تعویذ کو پاس رکھنے والا اگر کسی خوفناک جگہ یا کسی درندوں وخطرناک جانوروں کے جنگل میں چلا جائے۔ تو حفظ میں رہے۔ ان شاءاللہ۔

4۔ حامل تعویذ ھذا کی لوگوں و جنات پر عجیب ہیبت طاری رہتی ہے۔ اِسی لئے جن وانس حامل تعویذ ہذا کو ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ ان شاءاللہ۔

5۔ ہر عارضہ اور جمیع امراض سے نجات مل جاتی ہے۔ بشرطِ کہ تعویذ کو گلے میں ڈال کر آیت کو روزانہ 313 مرتبہ پڑھا بھی جائے۔ ان شاءاللہ۔

6۔ اِس تعویذ کو رکھنے والا ہر شخص (مرد وعورت) ہر قسم کی برائیوں، زنا ونشہ جات سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔ انشاءاللہ۔

7۔ اِس تعویذ کو اگر مال واسباب میں رکھا جائے تو وہ مال واسباب چوری ہونے سے محفوظ رہے گا۔ انشاءاللہ۔

8۔ اگر اِس تعویذ کو کسی برتن میں لکھ کر اُس میں آب باراں ڈال کر وہ پانی کسی پھل دار درخت میں ڈالا جائے تو اُس درخت کے پھل ضائع نہیں ہوں گے۔ بفضلِ خُدا اُن درختوں کے پھل وفروٹ میں بھی خیر و برکت ہو جاتی ہے۔ انشاءاللہ۔

9۔ حامل تعویذ ھذا پر کسی قسم کا سحر و جادو یا آسیبی و جناتی اثر نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی ایسا شخص کسی قسم کی قید و بند کا شکار ہوتا ہے۔ ان شاءاللہ۔

10۔ حامل تعویذ ھذا کو ہر قسم کے زہر، دردِ کمر، دردِ سر، دردِ پیٹ، دردِ جوڑ و پٹھے سے نجات رہتی ہے۔ ان شاءاللہ۔

11۔ اگر اِس تعویذ کو لکھ کر اپنے مکان کے بالا خانے یا درخت پر باندھا جائے تو اُس گھر میں سارق کبھی داخل نہ ہو سکے۔ ان شاءاللہ۔

12۔ اگر کوئی سوداگر اِس تعویذ کو اپنے مال میں یا کوئی دکاندار اپنی دکان میں رکھے تو وہاں خیر و برکات کا نزول ہو۔ انشاءاللہ۔

13۔ اگر کوئی شخص انہیں آیات کو بعد ہر نماز صد مرتبہ ہمیشہ پڑھتا رہے۔ اور یہ تعویذ بھی گلے میں موجود ہو۔ تو ایسا شخص لمبی عمر پائے۔ ان شاءاللہ

بس کر میاں محمد بخشا! موڑ قلم دا گھوڑا　　ساری عمراں دکھ نہیں مکنے، ورقہ رہ گیا تھوڑا

مذکورہ **13** فوائد و منافع کا حامل تعویذ مع دونوں چالوں کے یہ ہے۔

العظیم	العرش	رب	وهو	توکلت	علیه	الاهو	لا اله	الله	العظیم
الله	حسبی	فقل	تولوا	فان	رحیم	رؤف	بالمؤمنین	حسبی	العرش
لا اله	بالمؤمنین	علیکم	حریص	ماعنتم	علیه	عزیز	علیکم	فقل	رب
الاهو	رؤف	عزیز	انفسکم	من	رسول	انفسکم	حریص	تولوا	وهو
علیه	رحیم	علیه	رسول	لقدجآءکم	لقدجآءکم	من	ماعنتم	فان	توکلت
توکلت	فان	ماعنتم	من	لقدجآءکم	لقدجآءکم	رسول	علیه	رحیم	علیه
وهو	تولوا	حریص	انفسکم	رسول	من	انفسکم	عزیز	رؤف	الاهو
رب	فقل	علیکم	عزیز	علیه	ماعنتم	حریص	علیکم	بالمؤمنین	لا اله
العرش	حسبی	بالمؤمنین	رؤف	رحیم	فان	تولوا	فقل	حسبی	الله
العظیم	الله	لا اله	الاهو	علیه	توکلت	وهو	رب	العرش	العظیم

جنہیں یقین ہو مقدر لکھنے والے پہ　　انجام سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

اسی نقش کی متعدد چالیں ہیں۔لیکن یہاں دو بیان کی جاتی ہیں۔ایک **Clockwise** جبکہ دوسری **Anti Clockwise** ۔

99	68	69	74	79	84	85	90	95	**100**
94	63	38	43	48	49	54	59	64	65
89	58	33	18	23	28	29	34	39	70
88	53	32	13	8	9	14	19	44	75
83	52	27	12	**3**	**4**	5	24	45	80
78	47	22	7	**2**	**1**	10	25	50	81
73	42	17	16	11	6	15	30	55	86
72	37	36	31	26	21	20	35	60	91
67	62	57	56	51	46	41	40	61	96
98	93	92	87	82	77	76	71	66	**97**

اسی نقش کی ایک اور چال اس طرح سے بھی ہے ۔

100	66	70	74	78	82	86	90	94	**99**
95	62	37	41	45	49	53	57	61	65
91	59	33	20	24	28	32	36	40	69
87	54	29	30	8	12	16	19	44	73
83	50	25	9	**4**	**3**	7	23	48	77
79	46	21	5	**1**	**2**	11	27	52	81
75	42	17	14	10	6	15	31	56	85
71	38	34	30	26	22	18	35	60	89
67	63	59	55	51	47	43	39	64	93
97	96	92	88	84	80	76	72	68	**98**

احادیثِ نبویہ ﷺ میں ہے ۔کہ جو کوئی نمازِ فجر کے بعد سات مرتبہ یہ آیت پڑھے ۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم o فان تولو فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیه توکلت وھو رب العرش العظیم o** تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دن بھر کافی ہوگا ۔اگر چہ (پڑھنے والا) توکل میں سچا نہ ہو۔اگر شام کو پڑھے ۔تو صبح تک یہی اثر رہے گا ۔(انشاء اللہ العظیم)

کثیر علوم کے حفظ کا مجرب عمل :امام غزالیؒ خواص القرآن میں رقم طراز ہیں ۔کہ جو شخص تمام علوم کے حفظ کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیئے ۔کہ ایک نہایت پاکیزہ برتن (مثل طشتری بغیر لائن وڈیزائن) پر درج ذیل آیات لکھ کر صبح سویرے نہار منہ آب زم زم سے دھوکر پیا کرے ۔تو ایسا شخص جو بھی چیز سنے گا یا پڑھے گا ۔تو ان آیات کی برکات سے یاد کرلے گا (یہ آیات روزانہ لکھ کر خشک ہونے کے بعد آب زم زم یا عرق گلاب سے دھوکر پیتا رہے) یہ عمل نہایت مجرب المجرب اور مستند ہے ۔آیات شریفہ یہ ہیں ۔ **الرحمن . علم القرآن .. و الشجر یسجدا ن** ۔(سورہ رحمٰن) **لا تحر ك به لسا نك .. ان علینا بیا نه** (سورہ القیمۃ آیت نمبر ۱۶ سے ۱۹ تک) **بل ھو قرآ ن مجید... فی لوح محفوظ** ۔(سورہ بروج آیت نمبر ۲۱-۲۲) **سنقر ئك فلا تنسی** ۔(سورہ اعلیٰ آیت نمبر ۶) **اقراء وربك .. ما لم یعلم** ۔(سورہ علق آیت نمبر ۳ سے ۵ تک)

ہر حاجت کے پورا ہونے کا نبوی ﷺ وظیفہ : ☆ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ۔کہ! انؓ کا گذر ایک ایسے بیمار کے پاس سے ہوا ۔جو سخت امراض میں مبتلا تھا ۔تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے اس (غالباً مرگی میں مبتلا شخص) کے گوش میں سورہ مومنون کی آخری آیات (**افحسبتم انما خلقنکم ... وانت خیر الراحمین** ۔) پڑھیں ۔تو وہ اسی وقت اچھا ہوگیا ۔(بعدہ) حضرت رسولِ مکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ ابنِ مسعودؓ سے دریافت فرمایا ۔کہ! آپؓ نے اس (بیمار آدمی) کے کان میں کیا پڑھا تھا ۔تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا ۔کہ! یہ آیتیں (**افحسبتم انما ...**) پڑھیں ۔تو حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔کہ! قسم ہے اس ذاتِ ذوالجلال کی! جس کے قبضۂ (قدرت) میں میری جان ہے ۔اگر کوئی آدمی ، جو یقین رکھنے والا ہو ۔یہ آیتیں پہاڑ پر پڑھ دے ۔تو پہاڑ (بھی) اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے ۔

☆ بروایت حافظ ابو نعیمؒ ! ہمیں رسولِ مکرم ﷺ نے ایک لشکر میں بھیجا ۔اور حکم فرمایا ۔کہ! ہم صبح وشام (**افحسبتم ...**) پڑھتے رہیں ۔ہم نے مسلسل اس (آیات) کی تلاوت دونوں اوقات جاری رکھی ۔الحمد للہ ! ہم سلامتی وغنیمت کے ساتھ واپس لوٹے ۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا — پر تُو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تھی تدبیریں — لیکن تیری رحمت نے گوارہ نہ کیا

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰسٓ ۝١ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤ تَنْزِيْلَ
الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى
اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ
مُّقْمَحُوْنَ ۝٨ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ
۝٩ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ
وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا
اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا
بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝١٤ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ
شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝١٥ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝١٦ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ۝١٧ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝١٨ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۗ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۗ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝١٩ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا
الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى ز قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢٠ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ
مُّهْتَدُوْنَ ۝٢١ وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٢٢ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ
يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝٢٣ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۝٢٤ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝٢٥ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۗ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦
بِمَا غَفَرَلِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝٢٧ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ
مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝٢٨ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝٢٩ يٰحَسْرَةً
عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٠ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا
قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝٣١ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٣٢ وَاٰيَةٌ
لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝٣٣ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝٣٤ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۗ اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ ۝٣٥ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٦ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝٣٧ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۗ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝٣٨ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
الْقَدِيْمِ ۝٣٩ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۗ وَكُلٌّ فِيْ

فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۴۰ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝۴۱ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ
مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝۴۲ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝۴۳ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا
وَمَتَاعًا اِلٰی حِيْنٍ ۝۴۴ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۴۵
وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴۶ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ لا قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ق اِنْ اَنْتُمْ
اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۴۷ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۸ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝۴۹ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۵۰ ع
وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝۵۱ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ
مَّرْقَدِنَا سكته هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۵۲ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝۵۳ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝۵۴ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝۵۵ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی
الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ ۝۵۶ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝۵۷ سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝۵۸
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝۵۹ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۶۰ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۱ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط
اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۲ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۶۳ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُوْنَ ۝۶۴ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝۶۵ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی يُبْصِرُوْنَ ۝۶۶
وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝۶۷ ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ
نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ط اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝۶۸ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِیْ لَهٗ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝۶۹ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۰ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ
مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝۷۱ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝۷۲
وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ط اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ۝۷۴ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ لا وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝۷۵ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ م
اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝۷۶ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ
خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝۷۷ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ط قَالَ مَنْ يُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِيْمٌ ۝۷۸ قُلْ
يُحْيِيْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ط وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۝۷۹ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ
الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝۸۰ اَوَلَيْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ
يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ط بَلٰی ق وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝۸۱ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۸۲
فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۸۳

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ۝١ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ۝٢ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ۝٣ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ۝٤
وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ۝٥ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ۝٦ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ
مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩ وَالسّٰبِقُوْنَ
السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَقَلِيْلٌ مِّنَ
الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝١٩
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝٢٠ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢١ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝٢٢ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ
الْمَكْنُوْنِ ۝٢٣ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢٤ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝٢٥ اِلَّا قِيْلًا
سَلٰمًا سَلٰمًا ۝٢٦ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝٢٧ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝٢٨ وَّطَلْحٍ
مَّنْضُوْدٍ ۝٢٩ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝٣٠ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝٣١ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝٣٢ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝٣٣
وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝٣٤ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝٣٥ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝٣٦ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝٣٧ لِّاَ
صْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝٣٨ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝٣٩ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝٤٠ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ
مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝٤١ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝٤٢ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝٤٣ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝٤٤
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝٤٥ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝٤٦ وَكَانُوْا
يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝٤٧ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝٤٨ قُلْ اِنَّ
الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝٤٩ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٥٠ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ
الْمُكَذِّبُوْنَ ۝٥١ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝٥٢ فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝٥٣ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ
الْحَمِيْمِ ۝٥٤ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝٥٥ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝٥٦ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ
فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝٥٧ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝٥٨ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝٥٩ نَحْنُ قَدَّرْنَا
بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٦٠ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
۝٦١ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝٦٣ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ
اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝٦٤ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝٦٥ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝٦٦ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُوْمُوْنَ ۝٦٧ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝٦٨ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ
الْمُنْزِلُوْنَ ۝٦٩ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝٧٠ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝٧١ ءَ
اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۝٧٢ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝٧٣
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝٧٤ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝٧٥ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ
عَظِيْمٌ ۝٧٦ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝٧٧ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝٧٨ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝٧٩ تَنْزِيْلٌ مِّنْ

رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨٠ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝٨١ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝٨٢
فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝٨٣ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝٨٤ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ
وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝٨٥ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝٨٦ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٨٧ فَاَمَّآ اِنْ
كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝٨٨ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۥ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝٨٩ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ
الْيَمِيْنِ ۝٩٠ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝٩١ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝٩٢ فَنُزُلٌ
مِّنْ حَمِيْمٍ ۝٩٣ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝٩٤ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝٩٥ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝٩٦

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝٢ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا
تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝٣ ثُمَّ ارْجِعِ
الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝٤ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝٥ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝٧
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ط كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝٨ قَالُوْا
بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۥ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ صلے اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩
وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ج فَسُحْقًا
لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١١ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢ وَاَسِرُّوْا
قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٣ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَهُوَ
اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝١٤ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ
رِّزْقِهٖ ط وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝١٥ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ
۝١٦ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ج فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝١٧ وَلَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝١٨ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ
يَقْبِضْنَ ۝ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ط اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ ۝١٩ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ
يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ط اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝٢٠ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ
اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ج بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝٢١ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ
يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٢٢ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ط قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝٢٣ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ۝٢٤ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٢٥ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ص

وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝26 فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
تَدَّعُوْنَ ۝27 قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۝28 قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝29 قُلْ اَرَءَ
يْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝30 ع

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ ۝1 قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ ۝2 نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ ۝3 اَوْ زِدْ عَلَيْهِ
وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝4 اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝5 اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً
وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝6 اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝7 وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ
تَبْتِيْلًا ۝8 رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝9 وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝10 وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝11 اِنَّ لَدَيْنَآ
اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝12 وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝13 يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ
الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝14 اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۵ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى
فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝15 فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝16 فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ
كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝17 السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝18 اِنَّ هٰذِهٖ
تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝19 اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ
الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ
تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ
يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ
مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝20 ع

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝1 وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝2 وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝3 وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝4
وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝5 وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝6 وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝7 فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰىهَا ۝8 قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝9 وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝10 كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝11 اِذِ
انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝12 فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝13 فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۵ فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝14 وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝15 ع

سُوْرَۃُ الَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝١ وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۝٢ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰٓی ۝٣ اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی ۝٤
فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝٥ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝٦ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ۝٧ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی
۝٨ وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۝٩ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ۝١٠ وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗٓ اِذَا تَرَدّٰی ۝١١ اِنَّ عَلَیْنَا
لَلْھُدٰی ۝١٢ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی ۝١٣ فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی ۝١٤ لَا یَصْلٰھَآ اِلَّا الْاَشْقَی ۝١٥
الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝١٦ وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی ۝١٧ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ۝١٨ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ
تُجْزٰٓی ۝١٩ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی ۝٢٠ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۝٢١

سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

وَالضُّحٰی ۝١ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝٢ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۝٣ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ
الْاُوْلٰی ۝٤ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝٥ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝٦ وَوَجَدَکَ
ضَآلًّا فَھَدٰی ۝٧ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝٨ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ۝٩ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ۝١٠
وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۝١١

سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ۝٢ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ۝٣
وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝٤ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝٦ فَاِذَا فَرَغْتَ
فَانْصَبْ ۝٧ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝٨

سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا ۝١ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا ۝٢ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَھَا ۝٣ یَوْمَئِذٍ
تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا ۝٤ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا ۝٥ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۵ لِّیُرَوْا اَعْمَالَھُمْ ۝٦ فَمَنْ
یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝٧ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝٨

سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۝٣ فَاَثَرْنَ بِہٖ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِہٖ
جَمْعًا ۝٥ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ ۝٦ وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَھِیْدٌ ۝٧ وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ
لَشَدِیْدٌ ۝٨ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۝١٠ اِنَّ رَبَّھُمْ بِھِمْ
یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۝١١

سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اِحْدٰے عَشَرَۃَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اَلْقَارِعَۃُ ۝ مَا الْقَارِعَۃُ ۝ وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْقَارِعَۃُ ۝ یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِھْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ ۝ فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ ۝ فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا ھِیَہْ ۝ نَارٌ حَامِیَۃٌ ۝

سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۝ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَلٰثُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ تِسْعُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ہ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ہ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗٓ اَخْلَدَہٗ ۝ کَلَّا لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ ہ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْحُطَمَۃُ ہ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ ہ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ ہ اِنَّھَا عَلَیْھِمْ مُّؤْصَدَۃٌ ہ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ہ

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَلٰثُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝

سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ سِتُّ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝

سُوْرَۃُ النَّصْرِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ ثَلٰثُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۝

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۝ؕ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَا لُہٗ وَمَا کَسَبَ ۝ؕ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ۝ۚۖ وَّامْرَاَتُہٗ ؕ حَمَّا لَۃَ الْحَطَبِ ۝ۚ فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ع

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ☆ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ☆ لَمْ یَلِدْ ۵ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ☆ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ☆

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ع

سُوْرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ سِتُّ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ۙ مَلِکِ النَّاسِ ۝ۙ اِلٰہِ النَّاسِ ۝ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ۙ الْخَنَّاسِ ۝ۙص الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ۙ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝ع

دُعائے ماثورہ قرآن حکیم کو مکمل پڑھ لینے کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ ۵ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً ۵ اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۵

آیات سورہ آل عمران بسم اللہ الر حمٰن الر حیم ٥

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِکَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝

آیات سورہ آل عمران **بسم اللہ الر حمٰن الر حیم** ٥

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ م بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَۃً مِّنْکُمْ ۙ وَطَآئِفَۃٌ قَدْ اَھَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاھِلِیَّۃِ ؕ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ ؕ یُخْفُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ مَّالَا یُبْدُوْنَ لَکَ ؕ یَقُوْلُوْنَ لَوْکَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰھُنَا ؕ قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِھِمْ ج وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰہُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

آیات سورہ کہف (اِبتداائی آیات) **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ☆قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا☆ مَّاکِثِیۡنَ فِیۡہِ اَبَدًا ۙ وَّیُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ٭ مَالَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِہِمۡ ؕ کَبُرَتۡ کَلِمَۃً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ ؕ اِنۡ یَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا کَذِبًا☆ فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ عَلٰۤی اٰثَارِہِمۡ اِنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنُوۡا بِہٰذَا الۡحَدِیۡثِ اَسَفًا ۝ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَی الۡاَرۡضِ زِیۡنَۃً لَّہَا لِنَبۡلُوَہُمۡ اَیُّہُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۝ وَاِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَیۡہَا صَعِیۡدًا جُرُزًا☆اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَہۡفِ وَالرَّقِیۡمِ ۙ کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ☆ اِذۡ اَوَی الۡفِتۡیَۃُ اِلَی الۡکَہۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً وَّہَیِّیٴۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ۝

آیات سورہ کہف (آخری آیات) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

الَّذِیۡنَ کَانَتۡ اَعۡیُنُہُمۡ فِیۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِکۡرِیۡ وَکَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا ۝ اَفَحَسِبَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ دُوۡنِیۡۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَہَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ نُزُلًا ۝ قُلۡ ہَلۡ نُنَبِّئُکُمۡ بِالۡاَخۡسَرِیۡنَ اَعۡمَالًا ۝ اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَہُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ وَلِقَآئِہٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فَلَا نُقِیۡمُ لَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَزۡنًا ۝ ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمۡ جَہَنَّمُ بِمَا کَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡۤا اٰیٰتِیۡ وَرُسُلِیۡ ہُزُوًا ۝ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتۡ لَہُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا لَا یَبۡغُوۡنَ عَنۡہَا حِوَلًا ۝ قُلۡ لَّوۡ کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِہٖ مَدَدًا ۝ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشۡرِکۡ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖۤ اَحَدًا ۝

آیات سورہ طٰہٰ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ○

رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ☆ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ☆ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ☆ یَفۡقَہُوۡا قَوۡلِیۡ☆

آیات سورہ مؤمنون بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ☆الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خَاشِعُوۡنَ ☆وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ☆ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فَاعِلُوۡنَ ☆ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ ☆ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ☆ فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ ☆ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ ☆وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ☆ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ☆الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ☆

آیات سورہ طلاق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا ۝

آ یات سورہ مؤمنون　　بسم اللہ الر حمٰن الر حیم O

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰكُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّكُمۡ اِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ☆ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ ☆ وَمَنۡ يَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ
عِنۡدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ☆ وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ☆

آ یات سورہ نور　　بسم اللہ الر حمٰن الر حیم O

اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِىۡ
زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوۡكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ لَّا شَرۡقِيَّةٍ
وَّلَا غَرۡبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيۡتُهَا يُضِىۡٓءُ وَلَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡهُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰى نُوۡرٍ ؕ يَهۡدِى اللّٰهُ لِنُوۡرِهٖ مَنۡ
يَّشَآءُ ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۙ ۝

آ یات سورہ حدید　　بسم اللہ الر حمٰن الر حیم O

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ☆ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ
يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ☆ هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ وَهُوَ
بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ☆ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ ؕ
يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِى الۡاَرۡضِ وَمَا يَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا يَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيۡهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمۡ اَيۡنَ
مَا كُنۡتُمۡ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ☆ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ
☆ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ ؕ وَهُوَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝

آ یات سورہ حشر　　بسم اللہ الر حمٰن الر حیم O

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ
الرَّحِيۡمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ
الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ
الۡحُسۡنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝

نعتِ رسولِ اعظم ﷺ (جناب مظفر وارثی)

میرا پیغمبرؐ عظیم تر ہے ، کمالِ اخلاقِ ذات اس کی　　جمالِ ہستی حیات اس کی ، بشر نہیں عظمتِ بشر ہے
وہ شرحِ احکام حق تعالیٰ ، وہ خود ہی قانون خود ہی حوالہ　　وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری ، وہ آپ مہتاب، آپ ہالہ وہ عکس بھی اور
آئینہ بھی، وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی　　وہ خود نظارہ ہے، خود ل نظر سے، میرا پیغمبر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا ، وہ حشر تک کا نصاب لایا　　دیا بھی کامل نظام اس نے ، اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی، ازل بھی اس کا اور ابد بھی　　وہ ہر زمانہ کا راہبر ہے ، میرا پپیغمبر عظیم تر ہے
بس ایک مشکیزہ اِک چٹائی ، ذرا سی جَو، ایک چارپائی　　بدن پہ کپڑے بس واجبی سے ، نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
یہی کل کائنات جس کی، گنی نہ جائیں صفات جس کی　　وہی تو سلطان بحر و بر ہے، میرا پیغمبر عظیم تر ہے
وہ خلوتوں میں بھی صف بہ صف ہے ، وہ اِس طرف بھی وہ اُس طرف بھی　　محاذ و منبر ٹھکانے اُس کے ، وہ سر بسجدہ بھی سر بکف بھی
کہیں وہ موتی کہیں ستارہ ، وہ جامعیت کا استعارہ　　وہ صبح تہذیب کا گجر ہے ، میرا پیغمبر عظیم تر ہے